بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندومت میں

ذکر محمدی ﷺ

-:تالیف:-

محمد محسن رضا بریلوی

Mobile-9458695931

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : ہندومت میں ذکر محمدی ﷺ

تالیف : محمد محسن رضا

تصحیح : حضرت مولانا محمد عطاء اللہ رضوی (استاذ القادسہ)

نظر ثانی : خلیفۂ حضور تاج الشریعہ ڈاکٹر محمد فاضل رضوی کاول کٹے

ٹائپنگ : محمد محسن رضا

ناشر : مسجد اعظم فراری

باہتمام : اہل جماعت مسجد اعظم فراری

قیمت : 60.00روپئے

:- ملنے کے پتے :-

مسجد اعظم فراری ارواتور پداو، ضلع منگلور.

القادسہ کالج آف اسلامک سائنس کاول کٹے، ضلع منگلور.

بروج انگلش میڈیم ہائی اسکول رضانگر، ضلع منگلور.

" اور ان (کفار) نے بڑی زور دار قسم کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس

کوئی ڈر سنانے والا آیا تو وہ ہر ایک امت سے زیادہ ہدایت

قبول کرنے والے ہوں گے پھر جب ان کے پاس ایک

ڈر سنانے والے پیغمبر (حضرت محمد ﷺ)

تشریف لائے تو بس ان کی نفرت ہی میں

اضافہ ہوا. "

(سورہ-فاطر، آیت-42)

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلّي على رسوله الكريم.

أمّا بعد :

فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ.

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا. (الأعراف-158)

تم فرماؤاے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں.

اس کتاب میں ہم نے ان اوصاف کو بیان کیا ہے جو وید اور پرانوں میں "کلکی اوتار اور نراشنس" کے لئے وارد ہوئے ہیں، ہم دعوے کے ساتھ یہ تو نہیں کہہ رہے ہیں کہ یہ اوصاف صرف ہمارے نبی کے لئے ہی وارد ہوئے ہیں، البتہ اتنا ضرور ہے کہ جیسا کہ ہم نے ہندو دھرم کی کتابوں میں پڑھا اور دیگر ہندو بھائیوں سے سنا ہے کہ جب زمین میں ظلم و ستم عام ہو جاتا ہے تو بھگوان کسی انسان کے روپ میں جنم لیتے ہیں جسے "اوتار" کہا جاتا ہے، آج کے دور میں اگر دیکھا جائے تو پہلے کے مقابل ظلم و ستم اور زیادہ ہو رہا ہے، لیکن کوئی بھی بھگوان کا اوتار جنم نہیں لے رہا ہے، لہذا جو "کلکی اوتار" (شیو کے دسویں اوتار) انتم رشی کے روپ میں جنم لیں گے انہیں آج کے دور میں آجانا چاہیئے تھا، لیکن ان کے آنے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دے رہی ہے، اور نہ ہی ہندو دھرم میں ایسی کوئی ذات نظر آئی جو ان اوصاف سے متصف ہو، لہذا ان کے جو اوصاف وید اور پرانوں میں آئے ہیں وہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر پورے طور پر صادق آتے ہیں.

اور ہم نے اس کتاب میں خاص کر انھیں اوصاف کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو سنسکرت کے ماہر ڈاکٹر

پنڈت وید پرکاش اوپادھیائے نے اپنی کتاب "کلکی اوتار اور محمد صاحب" اور "نراشنس اور انتم رشی" اور ڈاکٹر ایم اے شری واستونے اپنی کتاب "حضرت محمد اور بھارتیہ دھرم گرنتھ" میں بیان کئے ہیں.

اس میں ہم نے ممکنہ حد تک کوشش کی ہے کہ تعصّب اور غیر علمی رویہ سے اجتناب کیا جائے، بے جا تنقید سے گریز کیا جائے اور دل آزاری سے بچا جائے بلکہ حتی الوسع ہمدردانہ نقطہ نظر اپنانے کی کوشش کی ہے.

اب کوئی یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ مسلمان تو ان کتب کو مانتے ہی نہیں ہیں تو پھر آپ ﷺ کی بابت بشارتیں اور پیشگوئیاں کیوں نکالتے ہیں؟ اور گواہی کے طور پر پیش بھی کرتے ہیں، تو یاد رہے ہم نے اس کتاب میں انہیں اوصاف کو ذکر کیا ہے جو وید اور پرانوں کے ساتھ اسلامی کتب میں بھی جن کو صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اس لئے ہم وید اور پرانوں کے حوالہ کے ساتھ اسلامی کتب کا بھی حوالہ پیش کر دیں گے تاکہ اعتراض کی گنجائش نہ رہے.

ہندو دھرم ہی نہیں بلکہ مذاہب عالم کی دھارمک کتب میں آپ ﷺ کی بعثت کی خبریں اور آپ کے اوصاف کثرت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، میں تو یہ کہتا ہوں کہ حضور ﷺ کی عظمت کا صرف یہی ایک پہلو ہی آپ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے کافی ہے، بشرطیکہ طلب صادق سے آپ کی پاکیزہ زندگی کا مطالعہ کیا جائے اور تعصّب کی عینک اتار کر مختلف مذہبی کتب کو دیکھا اور پرکھا جائے.

محمد محسن رضا بریلوی

ہندومت ایک مطالعہ

ہندو دھرم کا تعارف

ہندو دھرم علماء تقابل ادیان کے نزدیک اس معنی میں کوئی مذہب نہیں ہے، جس معنی میں عام طور پر یہ لفظ استعمال ہوتا ہے، اور نہ ہی یہ لفظ ہندو دھرم کی مذہبی کتب میں ملتا ہے، مذہب کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ایک مرکزی عقیدہ ہو، جس پر اس کی بنیاد رکھی گئی ہو، مگر ہندو دھرم میں ایسا کوئی مرکزی عقیدہ نہیں ملتا.

بلکہ مختلف طبقے اور گروہ جن کے عقائد و شعائر اور عبادات یہاں تک کہ کتب دینیہ بھی ایک دوسرے سے بالکل جدا ہوں وہ سب ہندو کہلاتے ہیں، دور جدید میں اگرچہ ہندوؤں میں مسالک کا اختلاف اب بھی باقی ہے، لیکن چند مخصوص کتابوں پر اپنی مذہبی عقیدت کو مرکوز کرنے کی طرف ہندوؤں کا میلان بڑھتا جارہا ہے، اور ان کی ایک بڑی اکثریت نے ان کتابوں کو اپنے دین کی اساس و بنیاد کے طور پر تسلیم کرلیا ہے، علاوہ ازیں اصنام پرستی اور عقیدہ تناسخ پر ان کے جملہ مذہبی اور معاشرتی اداروں کی بنیاد رکھی گئی ہے، مورتی پوجا، مندر اور اوتار کا عقیدہ ہندو دھرم کی جان قرار دیئے جاتے ہیں.

لفظ ہندو کے معانی: لفظ ہندو جغرافیائی معنی رکھتا ہے اور اس کے متعدد معانی آتے ہیں.

(1) دریائے سندھ کی جانب نسبت کرکے اس دریا کے آس پاس بسنے والوں کو سندھو کہا جاتا تھا، سنسکرت کا "س" فارسی میں "ہ" سے بدل جاتا ہے، چنانچہ آریوں کا جو پہلا گروپ ہندوستان آیا انھوں نے "سندھو" ندی کو "ہندو" کہا، اور اس سندھو ندی کے پار جتنے لوگ بستے تھے انھیں بھی "ہندو" کہا.

(2) 'ہندو' فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "سیاہ" (کالا) کے ہیں، ہندوستان کی اصل آبادی دراوڑ قوم جو یہاں آباد تھی وہ کالے تھے، اس لئے آریہ قوم جب یہاں آکر بسی تو وہ انھیں "ہندو" کہتے تھے، اور اپنے لئے "آریہ" کا لفظ استعمال کرتے تھے.

(3) فارسی میں 'ہندو' کے ایک معنی "غلام" کے بھی آتے ہیں، اس ملک میں عام طور سے لوگ اپنے کانوں میں چھوٹی چھوٹی بالیاں پہنا کرتے تھے، لوگ جب باہر سے یہاں آئے اور یہ بالیاں دیکھیں تو انھیں خیال ہوا کہ شاید یہ غلام ہیں، کیونکہ ان کے یہاں امتیاز کے صور پر یہ غلاموں کا نشان سمجھا جاتا تھا، اس لئے انھیں ہندو کہا۔

لفظ "ہندو" پہلی مرتبہ ایرانیوں نے استعمال کیا تھا جو ہندوستان میں وارد ہوئے تھے، مسلمانوں کی آمد سے قبل اہل ہند اس لفظ سے نا آشنا تھے، مذہبی حوالہ سے قطع نظر کرتے ہوئے یہ نام ایک خطہ کے لئے مروج ہوا اور دھیرے دھیرے ہندوستان کے باشندوں کا مفہوم دینے لگا.

ہندومت کی اصطلاحی تعریف: ہندو دھرم میں کسی متفق علیہ عقیدہ اور اصول نہ ہونے کی بنیاد پر ہندو محققین کوئی معین تعریف نہ کر سکے ہیں، کسی نے کہا ہندو وہ ہے جو ہندوستان میں پیدا ہوا، لیکن اس قسم کی تعریف ان تمام غیر ہندی اشخاص کو ہندومت کے حلقہ سے خارج کر دیتی ہے جو شدھی کرن کے ذریعہ اس میں داخل کیے گئے ہیں، بلکہ یہ تعریف خاص ہندمت کے پیروکار اور ہندوستان کے دیگر مذاہب کے پیروکاروں میں تمیز بھی نہیں کرتی، بعض کہتے ہیں ہندو وہ ہے جو چار ذاتوں میں سے کسی ایک ذات میں پیدا ہوا ہو، لیکن موجودہ زمانے کے ہندو ذات پات کو مٹانے کے درپے ہو رہے ہیں، اور بعض نے تو یہاں تک کہا کہ ہندو وہ ہے جو اپنے آپ کو ہندو کہے.

مہاتما گاندھی کہتے ہیں: پر امن طریقہ سے حق کی جستجو کا نام "ہندومت" ہے، آدمی خدا کو مانے بغیر بھی اپنے آپ کو ہندو کہہ سکتا ہے، ہندومت حق کی جستجو کا دوسرا نام ہے، ہندومت حق و صداقت کا مذہب ہے، حق ہمارا خدا ہے، ہمارے یہاں خدا سے انکار کی مثالیں موجود ہیں لیکن حق سے انکار کی کوئی مثال نہیں.

یوں سمجھ لیجیۓ کہ ہندومت ایک چڑیا گھر کی طرح ہے جہاں ہر قسم کے جانور رہتے ہیں، بعض ایک دوسرے کے جانی دشمن بھی ہوتے ہیں لیکن پھر بھی جمع کیۓ جاتے ہیں، اور ہندومت کے حلقہ بگوش متناقض اور متضاد خیالات کے باوجود ہندومت کے اندر جمع ہیں، جس طرح چڑیا گھر میں شیر بکری کا اور عقاب چڑیا کا نقصان جان نہیں کر سکتا اسی طرح وہ سمجھتے ہیں کہ متضاد خیالات کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ رہ سکتے ہیں.

پس ہندو دھرم میں درحقیقت کوئی عقائد نہیں جو ہندومت کے ساتھ مخصوص ہوں، چنانچہ ہندومت کو اس بات پر ناز بھی ہے کہ وہ کسی خاص عقیدہ کے ساتھ وابستہ نہیں ہے، سوامی ویویکانند کہتے ہیں کہ تمام مذاہب میں ہندو مذہب ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کا جہاز تاریخ کی چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش نہیں ہوتا.

ہندو دھرم کی بنیاد: ہندو دھرم کا اصل نام تو "سناتن دھرم" ہے جس کا معنی ہے " لازوال قانون، ہمیشہ باقی رہنے والا دھرم" سناتن" کا لفظ اتھر وید کے کانڈ-10 سوتر-8 منتر-23 میں آیا ہے، اور اسے شاشوَت اور ویدک دھرم بھی کہتے ہیں، لیکن آج کے دور میں ہندو دھرم کے نام سے جانا جاتا ہے.

مذاہب عالم کا مطالعہ کرنے والوں اور خود اہل ہنود کے لئے یہ متعین کرنا بہت مشکل رہا ہے کہ ان کے مذہب کی بنیاد کب اور کس نے ڈالی؟ ہمارے پاس بھی ایسا کوئی رکارڈ نہیں ہے جس کی بنا پر وثوق کے ساتھ یہ کہا جا سکے کہ فلاں دور میں ہندومت کا آغاز ہوا، لیکن اتنا ضرور ہے کہ ہندوستان ایک قدیم ملک ہے، دنیا کے جن خطوں میں سب سے پہلے انسانی تہذیب وتمدن نے آنکھیں کھولیں ان میں ہندوستان کو بھی شمار کیا جاتا ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ اب تک کی تحقیقات کے مطابق ہندوستان میں آریوں سے پہلے کی مذہبی روایات کے بارے میں مستند اور تفصیلی معلومات مہیّا نہیں ہو سکی ہے، وادیٔ سندھ (موہن جو داڑو اور ہڑپّا) کی کھدائی میں جو قبل از آریہ تمدن کے آثار ملے ہیں اس کی زبان اب تک نہ پڑھی جاسکنے کی وجہ سے اس کے مذہب کے

بارے میں ہماری معلومات بالکل نہ کی برابر ہے، اس صورت میں ہم آریوں کی آمد سے اس کا بیان شروع کرتے ہیں.

تاریخی نظریہ سے دیکھا جائے تو تقریبا (1500) قبل مسیح جب وسط ایشیائی قوم آریوں کی ہندوستان آمد ہوئی تو اس وقت کالی کالی اور ناٹے قد کی دراوڑ قوم یہاں آباد تھی، آریوں نے اس دراوڑ قوم کو مار مار کر ہندوستان کے جنوبی علاقہ میں بھگا دیا، اس لئے آج بھی ہندوستان کے جنوبی علاقہ میں کالے لوگ کثرت سے پائے جاتے ہیں.

آریہ جب ہندوستان آئے تو انھیں وید تو زبانی یاد تھے مگر ان کے پاس کوئی بت نہیں تھا، اور دراوڑ قوم اس وقت شیو کی پوجا کرتے تھے، آریوں نے دراوڑ قوم کو بھگا تو دیا مگر ان کے دیوتا شیو کو پوجنے لگے، (بادیٔ سندھ سے برآمد کئی ایسے نشانات ملے ہیں جن سے اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ شیو کی پرستش قدیم دور میں بھی کی جاتی تھی) آریوں نے دراوڑوں کے مذہب سے بہت کچھ لیا، مگر اب یہ چھانٹ کر الگ الگ کرنا مشکل ہے کہ ہندو دھرم میں کتنا آریوں کا ہے اور کتنا دراوڑوں کا.

برہمنی دور: جو تقریبا (900 سے 600) قبل مسیح تک رہا، یہ دور ہندوؤں کی مقدس کتاب وید ہی کی تعلیمات پر مبنی، دینیات کی ان کتابوں سے منسوب ہے جس کا عرصہ ہندوستان میں آریوں کے فتوحات کے بعد تک رہا، اس عہد میں آریوں اور ہندوستانی کی مقامی مذہبی روایات آپس میں مل چکی تھیں، آریائی قوم میں اپنے کچھ عادات واطوار موجود تھے جو وہاں کے مقامی لوگوں نے اپنا لئے تھے، اسی طرح آریوں نے بھی قدیم ہندوستانی تہذیب کے ساتھ ہی ان کے دیوتا بھی اپنا لئے تھے، کیونکہ اس دور میں موہن جو دارو اور ہڑپا کی تہذیب اپنے آپ میں ایک الگ پہچان رکھتی تھی، اس لئے آریوں نے ان کی تہذیب سے بہت کچھ لیا، لیکن اس دور میں مذہبی رسومات بہت پیچیدہ ہوتی جارہی تھیں اور ان پر ایک خاص طبقہ (برہمن) کا اجارہ داری

قائم ہو گئی تھی جن کے بارے میں یہ تاثر عام ہو گیا تھا کہ وہ تمام لوگوں میں سب سے افضل اور ممتاز ہیں، مخصوص مہارت حاصل کرنے کے نتیجے میں پیشے موروثی ہو چکے تھے اور پیشوں کے لحاظ سے طبقاتی نظام رائج ہو چکا تھا، مذہبی پیشوا برہمن کہلانے لگے، جنگ کرنے والے اور ملک کے سیاسی معاملات کو سنبھالنے والے چھتری (کھتری) کہلائے اور زراعت و تجارت سے وابستہ لوگ ویش کہلائے، اور مقامی لوگ شودر (داس) کہلائے، ابتداء میں اس طبقاتی نظام میں کوئی ذات پات اور اچھوت کا مسئلہ نہیں تھا بلکہ ان میں باہم رشتے وغیرہ بھی ہوتے رہتے تھے، لیکن بعد کے کسی نامعلوم زمانہ میں ایک مخصوص مذہبی طبقے کی طرف سے طبقاتی نظام کو مذہبی حیثیت دے دی گئی اور از روئے قانون ذاتیں آپس میں نہ شادی کر سکتی تھیں اور نہ ہی ایک نشست میں بیٹھ سکتی تھیں، اس کے بعد یہ نظام جامد ہوتا چلا گیا اور اس نے اعلی سمجھی جانے والی ذاتوں کی جانب سے نچلی سمجھی جانے والی ذاتوں کے لوگوں پر ظلم و ستم کی انتہاء کر دی.

لیکن اگر ہندو دھرم کے نظریہ سے دیکھا جائے تو اس دھرم کا پہلا بانی برہمہ ہے اور آخری شری کرشن.

اسی ہندو دھرم سے بدھ دھرم اور جین دھرم نے جنم لیا، اور آج کے دور میں لنگایت بھی اسی کی پیداوار ہیں.

ہندو دھرم میں دیوی اور دیوتا: ہندوؤں کے یہاں کوئی ایک ہستی بھگوان یا خدا نہیں ہے بلکہ ہر شخص کا الگ الگ بھگوان یعنی خدا ہے، ہندومت میں ہر فرقے میں ان کے بھگوان یعنی خدا کے لئے جدا جدا تصوّر قائم ہیں، ہندو دھرم میں ہمیں دیوتاؤں کی کثرت ملتی ہے، جن میں "برہما، وشنو، شیو، ہنومان، رام، کرشنا، گنیش، جگنّاتھ، سیتا، رادھا، سرس وتی، پاروتی، رکمنی، درگا، لکشمی، ساوتری، گنگا، مایہ، دھومرتی، سورج، چاند، اگنی، ہوا، کرما، شکتی، سوتا، سوم، رڈّر، اندر دیو، سانپ، بندر اور بے شمار اشیاء کی پوجا کی جاتی ہے.

ہم نے تو جنرل نالج، تقابل ادیان اور تاریخی کتب میں یہ پڑھا ہے کہ ہندو دھرم میں 33 کروڑ دیوی اور دیوتا ہیں، یا یوں کہیئے کہ "جتنے کنکر اتنے شنکر" آج کے دور میں تقریبا 100 کروڑ ہندو ہیں یعنی اگر ان کو تقسیم کیا

جائے تو ہر ایک معبود کے حصہ میں تین پجاری آئیں گے، اور یہ تعداد آج کے دور کی ہے پہلے کے دور میں تو 33 کروڑ بھی ہندوؤں کی تعداد نہیں تھی تو مطلب یہ ہوا کہ پجاریوں سے زیادہ ان کے دیوی اور دیوتا تھے.

لیکن ان میں حقیقی خدا یا دیوتا صرف تین ہیں " برہما، وشنو، شیو" جن کو ترمورتی کے نام سے جانا جاتا ہے، باقی تمام دیوی دیوتا انھیں کے ماتحت ہیں.

پہلا "برہما" سے مراد خالق ہے، یہ دیوتا کائنات کا نقطۂ آغاز مانا جاتا ہے، لہذا اس کا درجہ سب سے بلند ہے، لیکن بلند مقام ہونے کے باوجود بھی اس کو ہندوؤں کی مذہبی زندگی میں کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں، اس دیوتا کے مندر ہندوستان میں شاذ و نادر ہیں، دوسرا "وشنو" ہے، جو نگہبان اور کائنات کا نظام چلانے والا ہے، جیسا کہ برہما اس کائنات کا خالق تھا اسی طرح اس کائنات کا محافظ اور نگہبان وشنو ہے، جس کا درجہ برہما کے بعد ہے، وشنو کا کردار رحم دل بتایا گیا ہے جو مخلوق کی حفاظت و معاونت کے لئے وقتاً فوقتاً جزئی یا کبھی کلّی طور پر بشری اور مختلف صورتوں میں دنیا میں آتا ہے جسے "اوتار" کہا جاتا ہے، شری رام چندر بھی وشنو کے ساتویں اوتار ہیں، تیسرا "شیو" ہے، جو کائنات کو تباہ کرنے والا ہے، ہندوؤں میں یہ دیوتا ایک غضبناک حیثیت رکھتا ہے، جو اپنی وحشت اور جلال سے سب کو اپنے آگے جھکا دیتا ہے، اس کی پرستش شیولنگ کے توسط سے کی جاتی ہے.

ہندو دھرم کے کچھ اہم عقائد اور رسومات

(1) خدا کا نزول- جسے "اوتار" کہتے ہیں، جس کا معنی ہوتا ہے خدا کا ظہور یا اس کی طرف سے تنزّل، اس سے مراد زمین پر کسی بھی صورت میں دیوتا یا خدا کا نزول ہے، اس عقیدے کے مطابق خدا نیک لوگوں کی مدد، دھرم کا قیام اور برائی کے خاتمہ کے لئے اکثر لباس بشری و حیوانی میں دنیا میں آتا ہے، اس کے لئے خدا

کوئی بھی صورت اختیار کر سکتا ہے، اس کا ذکر بھگوت گیتا اور پرانوں میں ہے۔

(2) تناسخ - جسے "آواگون" کہتے ہیں، یہ وہ عقیدہ ہے جو تمام ہندوؤں میں مشترکہ طور پر مسلّم ہے، جس کا مطلب انسان کا اپنے پچھلے کرم یعنی گناہوں کے باعث بار بار جنم لینا ہے، جزا و سزا کے اس تصوّر کو ہندو "کرم" کہتے ہیں، اعمال کے جزا و سزا کے سلسلہ میں ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ حیوانات، نباتات، معذور، غریب وغیرہ اپنے پہلے جنم میں غموں سے آزاد شخص تھے لیکن اپنے برے اعمال کے سبب ان کی روح یہ صورت یہ شکل اختیار کر گئی، اور تمام خوشحال انسان اپنے اچھے کاموں کا ثمرہ حاصل کر رہے ہیں۔

(3) نجات - جسے "مکتی" کہتے ہیں، ہندو دھرم میں اس پر بہت اہمیت دی گئی ہے، جس کے مطابق خدا انسان کے گناہوں کو معاف نہیں کرتا اور نہ ہی بعد الموت اس کے گناہوں کو پاک کر سکتا ہے، چونکہ انسان کی روح خدا ہی سے نکلی ہے اور اسی میں ضم ہونا ہے، لیکن یہ روح اس وقت تک ضم نہیں ہوتی جب تک کہ وہ گناہوں سے پاک نہ ہو، لہذا پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے روح کو اس وقت تک جنم لینا ہوتا ہے جب تک کہ وہ اپنے اعمال کا صلہ مختلف صورتوں میں بُھگت کر پاک نہ ہو جائے، جب یہ روح مکمل طور پر پاک ہو جاتی ہے تو بھگوان میں جاکر ملتی ہے، نجات یعنی مکتی کے ہندوؤں کے نزدیک بنیادی طور پر تین طریقے ہیں، جن کو مارگ کہا جاتا ہے، کرم مارگ، گیان مارگ، بھکتی مارگ۔

(4) عدم تشدد - جسے "اہنسا" کہتے ہیں، حالانکہ پہلے ہندو دھرم میں قربانی کی رسم رائج تھی، لیکن بعد کے لوگوں میں عدم تشدد کا فلسفہ رائج ہوا، لوگوں میں یہ تصوّر اس قدر طاری ہوا کہ بلاضرورت کسی بھی جاندار کو مارنا ان کے نزدیک جائز نہیں، ان کا کہنا ہے کہ خدا ہر شیٔ میں ہے لہذا اسے کیوں کسی طرح کا نقصان پہنچایا جائے، حالانکہ آج کے دور میں کچھ سیاسی جماعات کے بہکاوے میں آکر کچھ لوگوں نے مسلمانوں سے عداوت ہی کو اپنا دھرم سمجھ رکھا ہے جو کہ ہندو نظریہ کے بالکل خلاف ہے۔

(5) عبادت - جسے "پوجا" کہا جاتا ہے، ہندوستان بتوں کی پوجا ایک قدیم تہذیب اور رواج ہے، سب سے پہلے فنکاروں نے پہلی صدی عیسوی میں گوتم بدھ کا بت بنایا گیا، پھر دوسری صدی عیسوی میں یہ مجسّمہ سازی کا فن "متھرا، بنارس اور آندھرا" تک پہنچ چکا تھا، ہندو، بدھ اور جین سبھی نے اپنے معبودوں کو نظر آنے والی صورت میں پسند کیا اور پھر اپنے دیوتاؤں کی مورتیاں مقدس کتابوں میں بیان کردہ خدوخال کو سامنے رکھتے ہوئے بنائیں، اس طرح دیگر بت بنائے گئے اور ان کی پوجا شروع ہو گئی.

پوجا کا اہتمام مندروں اور اپنے گھروں میں ان کی مورتیاں سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے، پوجا کی رسم میں ان کے سامنے گھنٹیاں بجائی جاتی ہیں، پھولوں کے ہار، غذاؤں اور خوشبوؤں کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے، ان کے سامنے سجدے کئے جاتے ہیں اور بھجن وغیرہ سے مناجات پڑھی جاتی ہے، پھر ان مورتیوں سے مرادیں بھی مانگی جاتی ہیں.

لیکن اصل میں عبادۃ الاوثان یعنی بتوں کی پوجا کا پس منظر کچھ اس طرح ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام کے پانچ بیٹے تھے جن کے نام قرآن مجید کی اس آیت میں آئے ہیں، "**وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا**". (نوح-23)

اور ہر گز نہ چھوڑنا وڈّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو.

یہ پانچوں بڑے نیک اور صالح تھے، جب ان کی مدت عمر پوری ہوئی اور انھوں نے دنیا سے پردہ کیا تو لوگوں نے یہ سوچ کر کہ ہم ان کے مجسّمے دیکھ دیکھ کر اپنے آپ کو تسلّی دیا کریں گے اور عبادت میں مشغول رہنا آسان ہو گا ان کے مجسّمے بنا لئے، اگلی نسل کے ذہن سے یہ وجہ محو ہو گئی اور انھوں نے ان کی تعظیم سے لیکر عبادت کے ہر طریقہ سے پرستش شروع کر دی، اور بڑھتے بڑھتے یہ سلسلہ اتنا وسیع ہوا کہ خانہ کعبہ جو کہ مرکز توحید ہے اس میں بھی (360) بت لا کر رکھ دیئے گئے، قمری سال کے اعتبار سے سال کے تین سو ساٹھ

ہی دن بنتے ہیں اس طرح ہر دن کا الگ بت تھا.

اسی طرح عبادۃ الحیوان یعنی جانوروں کی پوجا میں گائے کو ماں کا درجہ دیکر پوجا جاتا ہے، گائے کی پوجا بھی سب سے پہلے حضرت موسی علیہ السلام کی قوم نے کی تھی کہ آپ کی عدم موجودگی میں ان کی قوم صرف چالیس دن میں اتنی بگڑ گئی تھی کہ گائے کے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی جس کو سامری نے بنایا تھا.

(6) قربانی- جسے "**یگ**" کہا جاتا ہے، قربانی کی یہ رسم قدیم زمانہ سے رائج ہے، لیکن اس کے طریقہ مختلف عہد میں تبدیل ہوتے رہے ہیں، موجودہ دور میں جانوروں، پھلوں اور مختلف قسم کے اناج کی بھی قربانی دی جاتی ہے.

پھلوں اور اناج کی بھی قربانی کا ذکر یجر وید میں اور جانوروں کی قربانی کا ذکر رگوید میں ملتا ہے، البتہ جانوروں کی قربانی میں یہ ضروری ہے کہ اس کا کچھ خون دیوتا کی مورتی کے اوپر بھی گرے، قربانی کا یہ گوشت کھایا نہیں جاتا بلکہ یہ خدا کا حصہ مانا جاتا ہے.

(7) ذکر و تسبیح- جسے "**جاپ**" کہا جاتا ہے، دیگر مذاہب کی طرح ہندوؤں کے یہاں بھی دیوتاؤں کے نام اور مقدس کتابوں سے مختلف منتروں کی تسبیح اور وظیفے پڑھے جاتے ہیں اور یہ داخل عبادت سمجھا جاتا ہے، جیسے "رام رامائے نماں، شری رام جے رام جے جے رام، اوم جانکی ولّ بھائے سو آہا" وغیرہ.

(8) "**ستی**" ہندو عقیدے کے مطابق شوہر کے مرنے پر بیوہ کا شوہر کی چتا میں جل کر مرنا ستی کہلاتا ہے، ستی ہونے والی خاتون کو ماتمی لباس کے بجائے شادی کے کپڑے پہنائے جاتے تھے، اور ستی کی کافی ساری رسمیں شادی کی رسومات سے ملتی جلتی ہوتی تھیں، یہ سمجھا جاتا تھا کہ ستی ہونے سے جوڑے کے تمام گناہ دھل جائیں گے انھیں نجات حاصل ہو گی اور وہ موت کے بعد بھی ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے.

ستی کی رسم ختم کرنے میں مغل بادشاہوں اور انگریزوں کا کافی ہاتھ ہے، اکبر بادشاہ نے یہ قانون بنایا تھا کہ

سرکاری اجازت حاصل کئے بغیر کسی کو ستی نہیں کیا جا سکتا.

ہمایوں نے ستی پر پابندی لگادی تھی مگر ہندوؤں کے دباؤ میں آکر واپس لے لی.

شاہ جہاں نے بچوں والی عورت کے ستی ہونے پر مکمل پابندی لگارکھی تھی.

اورنگزیب عالمگیری نے اس معاملہ میں سب سے زیادہ سختی برتی، اور انھوں نے یہ قانون بنایا کہ مغل بادشاہت کی حدود میں ستی کی اجازت کبھی نہیں دی جائے گی.

انگریزوں نے 1798ء میں صرف کلکتہ میں پابندی لگائی، اس کے بعد 1829ء میں لارڈ ولیم بینٹنک نے بنگال میں ستی پر مکمل پابندی کا اعلان کیا جسے ہندوؤں نے عدالت میں چیلنج کردیا مگر 1832ء میں عدالت سے پابندی کی برقراری کا فیصلہ آگیا، جس کے بعد یہ ہندوستان کے دیگر حصوں میں بھی نافذالعمل ہوگیا.

ہندومت کے کچھ خاص تہوار

(1) **دیوالی**- جو دیپاولی اور عید چراغاں کے ناموں سے بھی معروف ہے، یہ ایک قدیم ہندو تہوار ہے جسے ہر سال ہندی کیلینڈر کے مطابق "کارتک" کے مہینہ میں اماوس کی رات یا نئے چاند کی رات کو منایا جاتا ہے، یہ تہوار روحانی اعتبار سے اندھیرے پر روشنی کی، نادانی پر عقل کی، برائی پر اچھائی کی اور مایوسی پر امید کی فتح و کامیابی کی علامت سمجھا جاتا ہے، اس تہوار کی تیاریاں نو دن پہلے سے شروع ہو جاتی ہیں، ہندوستان کے کئی علاقوں میں یہ تہوار دھنتیرس سے شروع ہوتا ہے، دیوالی کی رات سے پہلے ہندو اتلے گھروں کی مرمت، تزئین و آرائش اور رنگ وروغن کرتے ہیں، اور دیوالی کی رات کو نئے کپڑے پہنتے ہیں، دیئے جلاتے ہیں، کہیں روشن دان، شمع اور کہیں مختلف قسموں کے چراغ جلائے جاتے ہیں، یہ دیئے گھروں کے اندر اور باہر، گلیوں میں بھی رکھے جاتے ہیں، اور دولت خوشحالی کی دیوی "لکشمی" کی پوجا کی جاتی ہے، پٹاخے داغے جاتے ہیں، بعد ازاں

سارے خاندان والے اجتماعی دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں اور خوب مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں، دوست واحباب کو مدعو کیا جاتا ہے اور تحفے تحائف تقسیم کئے جاتے ہیں.

اس کے آغاز کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ جب "شری رام چندر" چودہ برس کے بنواس اور راون کو مار کر اپنے شہر واپس آئے تو وہاں کے لوگوں نے خوشی میں دیئے جلائے اور خوب چراغاں کیا اسی کی یاد میں دیوالی منائی جاتی ہے.

(2) **ہولی** -موسم بہار میں منایا جانے والا ہندومت کا مقدس مذہبی اور عوامی تہوار ہے، یہ تہوار ہندی کیلینڈر کے مطابق "پھاگن" کے مہینے میں پندرہویں تاریخ کو منایا جاتا ہے، رنگوں کا تہوار کہا جانے والا یہ تہوار روایتی طور سے دو دن منایا جاتا ہے، اور ان دنوں ہندو ایک دوسرے پر رنگ پھینک کر تفریح سے محظوظ ہوتے ہیں، لوگ ایک دوسرے کو رنگنے اور نغمے بجانے کے بعد غسل کر کے نئے کپڑے پہن کر ایک دوسرے کے گھر ملنے جاتے ہیں، گلے ملتے ہیں اور مٹھائیاں کھلاتے ہیں، اکثر گھروں کے آنگن کو رنگوں سے نقشین کیا جاتا ہے اور محفلوں میں بھنگ کا بھی خاص اہتمام ہوتا ہے، اس تہوار کی تاریخ بھی کافی قدیم ہے، موسم بہار کی آمد کی خوشی میں آریوں کے یہاں بھی یہ تہوار منایا جاتا تھا، اس رسم کا ذکر پرانوں میں ملتا ہے جس میں اسے رنگوں کا تہوار بتایا گیا ہے، ہولی کو رادھا اور کرشن کی محبت سے بھی منسوب کیا جاتا ہے.

(3) **نوراتری** -یہ تہوار ہندی کیلینڈر کے مطابق "کنوار" کے مہینہ میں پہلی تاریخ سے لیکر نو تاریخ تک لگاتار نو دن تک منایا جاتا ہے، اس تہوار کو "نوراتری" اور "درگا پوجا" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، ہندو لوگ جوش و خروش کے ساتھ اس تہوار کو مناتے ہیں، اس موقع پر ہندو لوگ نو دن تک برت (روزے) بھی رکھتے ہیں اور "درگا ماتا" پر پھل اور پھول بھی چڑھاتے ہیں، اسی سے منسلک "دسہرہ" بھی ہے.

(4) **دسہرہ** -یہ تہوار "کنوار" کے مہینہ میں نوراتری کے نو دن گزرنے کے بعد دس تاریخ کو منایا جاتا

ہے، بعض علاقوں میں یہ "وجے دشمی یا لکشمی، درگا اتسو" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، ہندوؤں کا یہ ایک اہم تہوار ہے جو مختلف صورتوں میں ہندوستان، نیپال، سری لنکا اور بنگلا دیش میں منایا جاتا ہے، ہندوؤں کی کتاب "رامائن" کے مطابق "شری رام" نے اسی دن "راون" کو ختم کیا تھا، اسے باطل پر حق کی فتح کے جشن کے طور پر منایا جاتا ہے، اسی دن "درگا دیوی" (لکشمی) کا یوم فتح بھی منایا جاتا ہے، اسی دن "درگا دیوی" نے ایک دُشٹ راکشس "مہیشاسور" پر فتح پائی تھی، بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ قدیم زمانے میں یہ موسمی تہوار تھا کیونکہ اس روز دن ورات برابر ہو جاتے ہیں اور موسم اعتدال پر آجاتا ہے، پھر اس تہوار پر مذہبی رنگ چڑھ گیا اور یہ "راون" کے خلاف "رام چندر" کی فتح کی یادگار کے طور پر اور درگا دیوی" کی راکشس "مہیشاسور" پر فتح کی یادگار کے طور پر منایا جانے لگا، دسہرے کے دن ہندو لوگ نیا کام شروع کرتے ہیں، شستر پوجا کی جاتی ہے، قدیم دور میں بادشاہ لوگ اس دن فتح کی دعا کر کے میدان جنگ کے لئے روانہ ہوتے تھے، اس جگہ جگہ میلے لگتے ہیں، "رام لیلا" منعقد ہوتی ہے، "راون" کا بھاری پتلا بنا کر اسے جلایا بھی جاتا ہے.

(5) **رکشابندھن** - (راکھی کا تہوار) یہ تہوار "ساون" کے مہینہ میں پورنما کو منایا جاتا ہے، بہن بھائیوں کے پیار، ان کے خوبصورت اٹوٹ رشتے کا تہوار ہے جو دنیا بھر موجود ہندو برادری روایتی طور پر جوش و خروش سے مناتی ہے، رکشابندھن بھی ملنے ملانے اور گھر والوں کے ساتھ خوشیاں منانے کا موقع فراہم کرتا ہے، اس دن ہندو گھرانوں میں بہنیں دِیا، چاول اور راکھیوں سے سجی پوجا کی تھالی تیار کرتی ہیں اور اپنے بھائیوں کی کلائی پر پیار سے راکھی باندھ کر ان کی صحت مندی، عمر درازی اور کامیابی کے لئے دعا کرتی ہیں، محبت کے اس اظہار کے جواب میں بھائی اپنی بہن سے دکھ سکھ میں ساتھ رہنے اور اس کی حفاظت کرنے کا وعدہ کرتا ہے، اور اسے تحفہ بھی دیتا ہے.

(6) **بھائی دوج** - یہ بھی ایک ہندومت کا تہوار ہے جسے ہندو لوگ "کارتک" کے مہینے میں مناتے ہیں، یہ

تہوار دیوالی کے دوران آتا ہے، اس دن کو بھی "رکشابندھن" کی طرح منایا جاتا ہے، بہنیں اپنے بھائیوں کو تحفے پیش کرتی ہیں اور بھائی بھی انھیں کچھ عنایت کرتے ہیں، اس تہوار کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس موقع پر بھارت کے وزیر اعظم عوام کو مبارک باد پیش کرتے ہیں.

(7) **گنیش چترتھی** - یہ تہوار ہندی کیلینڈر کے مطابق "بھادوں" کے مہینے میں منایا جاتا ہے، چار تاریخ سے شروع ہو کر چودھویں کے چاند تک جاری رہتا ہے، یہ ہندوؤں کا ایک مذہبی تہوار ہے جو ان کے دیوتا "گنیش" کی یاد میں منایا جاتا ہے جس کا سرہاتھی جیسا تھا، موجودہ دور میں اس تہوار کے موقع پر جگہ جگہ شامیانے تان کر عارضی مندر بنائے جاتے ہیں اور ان میں مٹی سے بنی "گنیش" کی مورتیاں اور تصاویر رکھی جاتی ہیں، اور دس دنوں تک ان کی پوجا چلتی رہتی ہے، پھر دس دن گزر جانے کے بعد ان تمام مورتیاں اور تصاویر کو کسی تالاب، نہر یا ندی میں وسرجن (غرق) کر دیا جاتا ہے، یہ تہوار ایک عوامی تقریب کی شکل میں مراٹھا بادشاہ شیواجی کے دور حکومت سے منایا جاتا ہے، اگرچہ اس تہوار کو پورے بھارت میں ہندو مناتے ہیں، لیکن بالخصوص مہاراسٹر، کرناٹک، تیلنگانہ، تمل ناڈو، کیرلا، آندھرا پردیش، گوآ، اڑیسہ اور مغربی و جنوبی بھارت کے متعدد علاقوں میں انتہائی اہتمام اور بڑے پیمانے پر منایا جاتا ہے.

(8) **مہاشیوراتری** - یہ ایک ہندو تہوار ہے جسے ہندی کیلینڈر کے مطابق "پھاگن" کے مہینے میں تیرہویں کی رات اور چودہویں تاریخ کے دن بھگوان "شیو" کی تعظیم میں ہر سال منایا جاتا ہے، یہ مانا جاتا ہے کہ اسی دن بھگوان "شیو" کا "وواہ" (شادی) دیوی "پاروتی" کے ساتھ ہوا تھا، "شری گنیش" بھگوان "شیو" کے ہی بیٹے ہیں جس نے "پاروتی" سے جنم لیا، سال میں ہونے والی بارہ (12) شیوراتریوں میں سے مہا شیوراتری کو سب سے اہم مانا جاتا ہے.

اس دن گیندے کے پھولوں کی مالائیں شیوجی پر چڑھائی جاتی ہیں، خاص کر "شیولنگ" پر دودھ یا پانی وغیرہ ڈال

کر اس کا "اسنان" (غسل) کیا جاتا ہے اور اس کے بعد "سندور" کا پیسٹ شیو لنگ پر لگایا جاتا ہے، اسی طرح رات بھر پوجا کر کے اور برت (روزے) رکھ کر، "شنکر جی" کی بھجن وغیرہ بجا کر اس تہوار کو منایا جاتا ہے.

(9) **کرشن جنم اشٹمی** - یہ بھی ایک ہندوؤں کا تہوار ہے جو "بھادوں" کے مہینے میں آٹھویں تاریخ کو "شری کرشن مہاراج" کی پیدائش کی خوشی میں منایا جاتا ہے، جنم اشٹمی پر کرشن بھگوان کی جنم کی خوشی بھی تمام ہندو برادری کے لوگ پوجا، بھجن اور حفاظت کی دعا وغیرہ کر کے مناتے ہیں، یہ کہا جاتا ہے کہ کرشن بھگوان کی پیدائش تمام فرشتے ان کی زیارت کے واسطے آئے تھے، بعض لوگ تو اس تہوار کو نو دن تک مناتے ہیں.

(10) **کرواچوتھ** - ہندوؤں کا ایک تہوار ہے جسے ہندی کیلینڈر کے مطابق "کارتک" کے مہینے میں شادی شدہ خواتین دلہن کی طرح سج دھج کر پورے چاند کی چوتھی رات میں اپنے شوہر کی صحت و تندرستی اور طویل عمر کے لئے کرواچوتھ رکھتی کی رسم ادا کرتی ہیں، اور غیر شادی شدہ خواتین اپنے منگیتر کے لئے ایسا کرتی ہیں، اس رسم کے دن خواتین برت (روزہ) رکھتی ہیں اور سارا دن کچھ نہیں کھاتیں، دن مکمل ہونے پر چاند کو چھلنی کے ذریعہ دیکھ کر اپنے مطلوبہ شخص کی شکل دیکھنے کے بعد برت (روزہ) کھول لیتی ہیں.

(11) **ناگ پنچمی** - اس تہوار کو ہندی سال کے اعتبار سے (ساون) کے مہینے میں پانچویں دن منایا جاتا ہے، جس میں سانپوں سے حفاظت کی دعا کی جاتی ہے، ہندوؤں کے مطابق جے ملک میں وہ رہتے ہیں وہاں سانپ ان کے نہایت خوفناک دشمن ثابت ہو سکتے ہیں اور وہ ان کو ڈس کر ہلاک کر سکتے ہیں تو اس تہوار کی بدولت وہ سانپوں کے دیوتا "ناگ" سے اپنی حفاظت کی دعا کرتے ہیں، ہر جاندار چیز اسی وقت ستاتی ہے جب وہ بھوکا یا دب جائے اس لئے ناگ پنچمی پر بعض لوگ سانپوں کو دودھ پلاتے ہیں تاکہ وہ سیر ہو کر اپنا راستہ لیں اور کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں.

(12) **کانوڑ یاترا** - یہ ایک مقدس سفر ہے جو شیو کے عقیدت مند (جن کو کانوڑیا کہا جاتا ہے) گنگا کا مقدس جل

(پانی) لانے کے لئے صوبہ اتراکھنڈ کے "ہریدوار، گنگوتری اور صوبہ بہار میں سلطان گنج کارخ کرتے ہیں. یہ یاترا "ساون" کے مہینے میں شروع ہوتی ہے اور ساون کی چودہ تاریخ کو گنگا جل اپنے علاقائی شیو مندروں پر چڑھاتے ہیں یا کسی خاص مندر جیسے پرامہادیو، کاشی وشوناتھ، امرناتھ مندر، دیوگھر وغیرہ پر بھی چڑھاتے ہیں. 1980ء سے کی دہائی تک یہ یاترا بہت محدود تھی، محض چند عقیدت منداور سادھو سنت اس میں حصہ لیتے تھے، لیکن 1980ء کے بعد یہ یاترا عوام میں معبول ہونے لگی، آج کے دور میں کاروڑ یاترا بھارت کے سب سے بڑے اجتماعات میں سے ایک ہے جس میں خاص کر اتّر بھارت کے تمام تر علاقوں سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ اس یاترا میں شامل ہوتے ہیں، زیادہ تر عازمین سفر ہریدوار کارخ کرتے ہیں، اسی وجہ سے حکومت اس موقع پر دہلی-ہریدوار نیشنل ہائی وے پر حفاظت اور ٹریفک کے سخت انتظامات کرتی ہے، کانوڑ بانس یا کسی لکڑی کا ڈنڈا ہوتا ہے جس کے دونوں جانب میں یکساں وزن کے برتن لٹکے ہوتے ہیں، جو لوگ کانوڑ کو لیکر چلتے ہیں انھیں کانوڑیا اور اس سفر کو کانوڑ یاترا کہتے ہیں، کانوڑیئے ننگے پاؤں، کیسریا رنگ میں ملبوس اپنے کندھوں پر کانوڑ لیکر کم از کم 105 کلو میٹر کا سفر طے کر کے کسی علاقائی یا آس پاس کے بڑے شیو مندر میں جاتے ہیں اور گنگا جل چڑھاتے ہیں، اگر گھر تک کی مسافت کم ہے تو راستہ بدل کر 105 کلو میٹر کا سفر پورا کرنا پڑتا ہے، دوران سفر وہ "بول بم، بم بم" کہتے رہتے ہیں اور ساتھ بھولے ناتھ شیو جی کے بھجن بھی ڈھیجے کے ساتھ گاتے بجاتے ہیں.

ہندومت میں ذاتیں

دیگر مذاہب سے ہنومت جس چیز میں منفرد ہے وہ ذات پات کی تقسیم ہے، جو ہندوستان کے سوا کسی معاشرے یا ملک میں نہیں پایا جاتا ہے، جس کے سبب ہندو معاشرہ چار ذاتوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ان طبقوں کی تعداد چار ہے جو منو کے ضابطہ قانون کے مطابق خدا کی طرف سے منظور شدہ ہے.

(1) **برہمن** - جسے برہمہ نے اپنے منہ سے پیدا کیا ہے، اور اس کا مرتبہ سب میں اونچا ہے، یہ سب سے اونچی ذات ہے ہندو لوگ ان کو افضل ترین انسان سمجھتے ہیں، یہ علم و مذہب کے محافظ ہیں اور جملہ مذہبی فرائض کی ادائیگی انھیں کے ذمہ ہے.

(2) **چھتری** - (کھتری) طبقہ ہے، ان کی پیدائش برہما کے کندھوں اور ہاتھوں سے ہوئی ہے، یہ طبقہ دوسرے نمبر پر ہے، لیکن ان کا مرتبہ برہمنوں کے مرتبے سے بہت زیادہ کم نہیں ہے، دنیاوی امور، نظام حکومت چلانا اور ان کی حفاظت کی ذمہ داری انھیں کے سپرد ہے، چھتری ویدوں کو پڑھ اور سیکھ سکتا ہے، لیکن ان کی تعلیم نہیں دے سکتا، تاہم چند مذہبی فرائض ادا کر سکتا ہے.

(3) **ویش**- یہ طبقہ تیسرے نمبر آتا ہے، جو برہما کی ران سے پیدا ہوئے ہیں، ان کے فرائض میں کاشت کرنا، مویشی پالنا اور برہمنوں کی ضرورت پوری کرنا شامل ہے.

(4) **شودر**–سب سے آخر اور چوتھے نمبر پر یہی طبقہ ہے، ان کی حیثیت برہمن کے غلام کی سی ہے، مذہب کی رو سے ان کو صرف برہمن کے کاموں میں مصروف رہنا اور ان کی خدمت کرنا چاہیئے.

پوجا کرنا، وید پڑھنا، آگ کی قربانی دینا ویش اور شودر دونوں کے لئے ممنوع ہے، البتہ نیک کام اور صدقہ دینا ان کے لئے ممنوع نہیں، اگر وہ اپنا پیشا چھوڑ کر کوئی اور پیشہ اختیار کرے گا تو وہ گناہ کا مرتکب ہو گا.

ہندومت کی مقدس کتابیں

ہندومذہب کی سبھی کتب بنیادی طور پر دوقسموں میں تقسیم کی جاتی ہیں: **شروتی** (श्रुति) (الہامی) اور **سمرتی** (स्मृति) (محفوظ)، شروتی سے مراد وہ تحریریں ہیں جو نازل کی گئی ہیں یا سنی گئی ہیں، شروتی کو الہامی نوعیت کی کتابیں سمجھا جاتا ہے، اور ان کو مجموعی طور پر "دھرم ستر" بھی کہا جاتا ہے، یہ کتابیں ہندو دھرم کے قانون میں ماخذ کی حیثیت حاصل ہے اور انتہائی تقدس کی حامل ہیں، یہ کسی انسان کی تصنیف نہیں ہے بلکہ یہ وہ علم ہے جو برہمنوں کے یہاں سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا رہا، ان شروتی کتابوں میں وید اور اپنیشد کا شمار ہوتا ہے.

سمرتی سے مراد وہ تحریریں ہیں جو یاد کرکے محفوظ کرلی گئیں، اور اس کا درجہ دوسرا ہے، اس کو مجموعی طور پر "دھرم شاستر" کہتے ہیں، اور وہ انسانوں کی تصنیف کردہ ہی شمار ہوتی ہیں، اس کی حیثیت یوں سمجھ لیجئے جیسے "دین اسلام" میں قرآن کے بعد احادیث وروایات کو جو حیثیت حاصل ہے، اسی طرح ہندودھرم میں شروتی کے بعد سمرتی کو میں حاصل ہے، ان سمرتی کتابوں میں پران، گیتا، مہابھارت اور رامائن وغیرہ شامل ہیں.

(1) **رگ وید** (**ऋग्वेद संहिता**) -اس میں کل: 10-منڈل، 1028-سوتر، 10580-منتر ہیں، یہ مکمل طور پر نظموں پر مشتمل ہے، جس میں ہندوؤں کے خداؤں کی تعریف اور ان کی بزرگی بیان کی گئی ہے، دیوتاؤں کو مخاطب کرکے ان سے دعائیں مانگی گئی ہیں، اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ رگ وید تمام ویدوں میں سب سے قدیم اور پرانا ہے.

رگ وید میں تقریبا33-دیوی دیوتاؤں کا ذکر ہے، سب سے طاقتور اندر دیو کو بتایا گیا ہے، اور قریب 25-ندیوں کا ذکر ہے جس میں سب سے زیادہ سندھو ندی، پھر سرسوتی، گنگا، جمنا وغیرہ کا، اس کے نویں منڈل میں

سوم رس کی تعریف کی گئی ہے، اور ساتویں منڈل میں دس راجاؤں کے درمیان جنگ کا ذکر ہے، کاشت اور ہمالیہ پروت کا بھی ذکر ہوا ہے، اور گائے کے لئے "اہنیا" اور اور کپڑوں کے لئے "وستر، واس، وسن" کا لفظ استعمال ہوا ہے.

(2) یجـرو ید (**यजुर्वेद संहिता**) -اس میں کل: 40-ادھیائے، 1975-منتر ہیں، یہ رگ وید کے بعد دوسرا وید مانا جاتا ہے، اس وید میں یگّ (यग) کی اصل رسومات تحریر ہیں، یگّ میں کہے جانے والے لفظی منتروں کو "یجس" (यजुस) کہا جاتا ہے، یجس کے نام پر ہی اس وید کا نام یجر وید رکھا گیا ہے، اور اس میں قریب 663-منتر "رگ وید" سے ہی ماخوذ ہیں، یہ نظم ونثر ہر دو حصوں پر مشتمل ہے، اس میں یگّ (قربانی) میں استعمال ہونے والے منتر اور یگّ منعقد کرنے کا طریقہ، اس کے آداب ورسومات کے طور طریق کا تذکرہ ہے، اور اس میں قریب 50-دیوی دیوتاؤں کے نام کا بھی ذکر ملتا ہے.

(3) ســام وید (**सामवेद संहिता**) -اس میں کل: 27-ادھیائے، 165-کھنڈ، 1875-منتر ہیں، یہ تیسرا وید ہے اس میں دو حصہ ہیں، ایک کو "آرچک" (आर्चिक) اور دوسرے کو "گان" (गान) کہتے ہیں، اس میں 1504-منتر تو صرف "رگ وید" ہی کے ہیں، اور 17-منتر اتھرووید اور یجر وید کے ہیں، اس میں شیریں نغمے اور دھنیں شامل ہیں، اس کے تمام منتر گائے جانے والے ہیں جو قربانی کے موقع پر ان منتروں کو مناسب آواز یا راگ میں گا کر مخصوص یا مطلوب دیوتا کو پکارا جاتا ہے، اس کے راگ یا گیت کو دیکھتے ہوئے "جواہر لال نہرو" نے کہا تھا کہ اس وید کو ہندوستانی موسیقی کی قدیم ترین مصدر وماخذ کی حیثیت حاصل ہے.

اس میں 45-دیوی دیوتاؤں کا ذکر ہے، اور زیادہ تر اشعار اندر دیوتا کی تعریف میں لکھے گئے ہیں، اس میں ہندوستانی گیت کی طرز (स्वर) "سا-رے-گا-ما-پا-دھا-نی-سا" (**सा-रे-गा-मा-पा-धा-नि-सा**) پر

بھی اشعار ملتے ہیں.

اس وید میں کچھ سائنسی پہلو بھی ملتے ہیں، جیسے (زمین گھومتی ہے) اس میں ہے "اندر نے زمین کو آسمان میں لٹکا کر گھماتے ہوئے رکھا ہے" (اندر پرو، ادھیائے-2، کھنڈ-1، منتر-121)

"سورج کی کرنیں تیز ہو کر چاند کو روشن کرتی ہیں" (اندر پرو، ادھیائے-2، کھنڈ-4، منتر-147)

اس کی اہمیت اس بات سے بھی لگائی جاسکتی ہے کہ اس وید کا ذکر "شری مد بھگوت گیتا" میں بھی ہے.

(वेदानां सामवेदोऽस्मि) یعنی "میں ویدوں میں سام وید ہوں". (ادھیائے-10، شلوک-22)

(4) **اتھروید** (**अथर्ववेद संहिता**) -اس میں کل: 20-کانڈ، 730-سوکت، 5977-منتر ہیں، یہ سب سے آخری وید ہے، طب، حکمت، جادو ٹونا، بھوت پریت وغیرہ اس وید کے اہم موضوعات ہیں، کچھ لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ آریوں اور غیر آریوں کے اختلاط کی وجہ سے کچھ رسومات بھی مختلط ہو گئے ہیں اتھروید اسی اختلاط کا نتیجہ ہے، اس میں قبل از آریہ عقائد بھی شامل ہیں اور سماج کے عوامی رجحانات بھی شامل ہیں، نیز اس وید میں کئی لحاظ سے مذہبی عقائد کے تحریری و تاریخی شواہد بھی موجود ہیں. جڑی بوٹیاں، آیر وید (आयुर्वेद) اور بہت سی خطرناک بیماریوں کا علاج بھی اس میں موجود ہے، حالانکہ اس وید میں کچھ ایسی باتیں بھی آگئیں ہیں جن کا یہاں ذکر کرنا مناسب نہیں ہے.

(5) **اپنیشد** (**उपनिषद्**) ویدوں کے بعد ہندوؤں کے نزدیک "اپنیشد" کا درجہ آتا ہے، یہ لفظ سنسکرت کے تین لفظوں (اُپ + نی + شد) کا مرکب ہے، جس کے معنی "قریب، نیچے، بیٹھنا" ہے، باالفاظ دیگر 'مرشد (رشی) کی صحبت میں معرفت و حصول علم کے واسطے بیٹھنا'. اپنیشد کسی ایک کتاب کا نام نہیں بلکہ سلسلہ کتب اور فلسفے کا نام ہے، جن کی تعداد تقریباً ایک سو بتّیس (132) ہے.

یہ ظاہری عبادات، مذہبی رسومات اور جنتروں منتروں کی بجائے خود آگاہی، حقیقت کی تلاش، حق پرستی اور

تقوی پر زور دیتی ہے، ممتاز ہندو عالم "شنکر اچاریہ" نے اپنیشدوں کی تعلیمات پر بڑا زور دیا اور تقریبا دس اپنیشدوں کی تفسیریں بھی لکھیں،132 میں 13-اپنیشد اہم مانے جاتے ہیں، جن کے نام یہ ہیں.

(1)ایشاواسیا اپنیشد (ईशावास्योपनिषद्)

(2) کین اپنیشد (केनोपनिषद्)

(3) کٹھ اپنیشد (कठोपनिषद्)

(4) پرشن اپنیشد (प्रश्नोपनिषद्)

(5) منڈک اپنیشد (मुण्डकोपनिषद्)

(6) مانڈوکیا اپنیشد (माण्डूक्योपनिषद्)

(7) ایترے یا اپنیشد (ऐतरेयोपनिषद्)

(8) تےتریا اپنیشد (तैत्तरीयोपनिषद्)

(9) چھاندوگیا اپنیشد (छान्दोग्योपनिषद्)

(10) برہادارنیک اپنیشد (बृहदारण्यकोपनिषद्)

(11) شویتاشوترا اپنیشد (श्वेताश्वतरोपनिषद्)

(12) کوشیتکی براہمن اپنیشد (कौषीतकि ब्राह्मणोपनिषद्)

(13) میترائنی اپنیشد (मैत्रायणी उपनिषद्)

ان میں سے بعض نے 10، کسی نے 11، اور کچھ نے 13 کو اہم قرار دیا ہے.

یہ در اصل ان سری (مخفی) علوم کا مجموعہ ہے جو ہندو رشیوں نے جنگلوں میں کوشہ نشینی اختیار کر کے اپنے

شاگردوں کو دیئے تھے، تاریخی لحاظ سے اپنیشد قدیم دانش کا ماخذ ہے، جس میں ویدوں کی تشریح ایک منفرد اسلوب میں ملتی ہے، اور یہ شعری ادب کا حسین مرقہ ہے، سچ پوچھئے تو اپنیشد کی تعلیمات کا منبع توحید اور رب تعالی کی معرفت ہے، جسے دین اسلام کی زبان میں تصوّف و معرفت کہتے ہیں.

(6) پران (**पुराण**) اپنیشد کے بعد پران کا درجہ ہے، لیکن اس کا شمار سمرتی میں ہوتا ہے، اور یہ ویدوں کے کافی بعد مرتب کئے گئے ہیں، پران کا معنی 'پرانا' (प्राचीन) ہے، اس میں بے شمار موضوعات پر گفتگو کی گئی ہے، مثلا دیوی، دیوتاؤں، راجاؤں، رشیوں کی کہانی، تیرتھ یاترا (مقدس سفر)، مندر، طب، سائنس، جغرافیہ اور دیگر علوم، دھرم کے ریتی رواج، زیارت، تاریخ وغیرہ.

پرانوں میں انسان کو اپنی زندگی سنوارنے کے لئے ہر دور کا چہرا دیکھ سکتا ہے، اس میں ماضی کی تاریخ، دور حاضر کا نقشہ، اور اپنے مستقبل کو تابناک بنانے کی تعلیم موجود ہے.

(1) برہما پران (ब्रह्मपुराण) اس میں کل: 246-ادھیائے، 10000-شلوک ہیں، اس میں کائنات کی تخلیق، منو کی اصل، ان کی اولاد کا ذکر، دیوتاؤں اور ان کے پجاریوں کا تذکرہ اور بہت سے مقدس مقامات کا ذکر ملتا ہے.

(2) پدم پران (पद्मपुराण) اس میں کل: 690-ادھیائے، 55000-شلوک ہیں، اور یہ چھ کھنڈوں پر مشتمل ہے، اس پران میں بھی بہت سے موضوعات ہیں، لیکن خاص کر "وشنو بھکتی" کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے.

(3) وشنو پران (विष्णुपुराण) اس میں کل: 126-ادھیائے، 23000-شلوک ہیں، اور یہ چھ کھنڈوں پر مشتمل ہے، اس وید میں "وشنو" کو اہم دیوتا کے روپ میں پیش کیا گیا ہے.

(4) شیو پران (शिवपुराण) اس میں کل: 112-ادھیائے، 24000-شلوک ہیں، یہ بھی سات

کھنڈوں پر مشتمل ہے،اس میں تخلیق، جغرافیہ، موسیقی، مقدس مقامات وغیرہ کئی موضوعات ہیں، لیکن خاص کر "شیو شکتی" پر زور دیا گیا ہے.

(5) بھاگوت پران (भागवतपुराण) اس میں کل: 335-ادھیائے،18000-شلوک ہیں، اور 12-اسکندھ ہیں، یہ سب سے زیادہ پڑھا جانے والا پران ہے، اس میں ہفتہ وار پڑھے جانے والے حصہ بھی ہیں، خاص کر اس میں "وشنو" کی بھکتی اور اس کے 24-اوتاروں کے بارے میں بتایا گیا ہے.

(6) ناردپران (नारदपुराण) اس میں کل: 207-ادھیائے،22000-شلوک ہیں، یہ دو کھنڈوں پر مشتمل ہے،اس میں نجات، دھرم، گھریلو فکر، علم نجوم، جادو، اشتقاق وغیرہ سے متعلق بیان کیا گیا ہے.

(7) مارکنڈے پران (मार्कण्डेयपुराण) اس میں کل: 137-ادھیائے،9000-شلوک ہیں، اس میں اگنی، اندر، سورج(सूर्य)دیوتا کا ذکر ملتا ہے، اور اس میں آداب زندگی، دستور العمل، تہوار، یوگا، برت (روزہ) وغیرہ سے متعلق بیان کیا گیا ہے.

(8) اگنی پران (अग्निपुराण) اس میں کل: 383-ادھیائے،15000-شلوک ہیں، اس میں شیو لنگ، درگا، گنیش، سورج(सूर्य)، شادی بیاہ، موت، جنگ کے اصول وغیرہ کئی موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے، لیکن خاص کر اس میں "وشنو" کے اوتار کے متعلق بتایا گیا ہے.

(9) بھوشیہ پران (भविष्यपुराण) اس میں کل: 423-ادھیائے،14500-شلوک ہیں، یہ چار پرو(पर्व) پر مشتمل ہے، اس میں براہمن، اخلاقیات، تاریخ وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے، لیکن خاص کر مستقبل میں ہونے والے حوادثات کا تذکرہ کیا گیا ہے، اور کئی مسلمان ہستیوں کا بھی ذکر آیا ہے.

(10) برہماویورتا پران (ब्रह्मवैवर्तपुराण) اس میں کل: 218-ادھیائے،18000-شلوک ہیں، اور یہ چار کھنڈوں پر مشتمل ہے، اس میں براہما، گنیش کا ذکر کیا گیا ہے، لیکن خاص کر شری کرشن کے کردار پر

روشنی ڈالی گئی ہے.

(11) لنگ پران (लिंगपुराण) اس میں کل: 163-ادھیائے،11000-شلوک ہیں، اسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اس میں "شیو" کی پوجا اور اس کے اوتاروں کی کہانی (कथाएँ) بیان کی گئی ہیں.

(12) وراہ پران (वराहपुराण) اس میں کل: 217-ادھیائے،24000-شلوک ہیں، اس میں "وشنو" کے اوتار "وراہ" (वराह) کے تعلق سے بتایا گیا ہے، جس نے زمین (पृथ्वी) کو سمندوروں (पाताललोक) سے اوپر اٹھا کر بچا لیا تھا.

(13) سکند پران (स्कन्दपुराण) اس میں کل: 1790-ادھیائے،81100-شلوک ہیں، یہ سات کھنڈوں پر مشتمل ہے، اور سارے پرانوں میں سب سے بڑا پران ہے، یہ "شیو" کے بیٹے (पुत्र) اسکنڈ (کارتیکے) (कार्तिकेय) کے نام پر ہے، اس میں بہت سے مقدس مقامات کا ذکر ملتا ہے، اور کئی ندیوں کے تعلق سے کہانیاں بھی بیان کی گئی ہیں، لیکن خاص کر شیو جی کی بھکتی پر زور دیا گیا ہے.

(14) وامن پران (वामनपुराण) اس میں کل: 95-ادھیائے،10000-شلوک ہیں، اس میں چار "سنہیتائیں" (संहिताएँ) ہیں، اس میں خاص طور پر "وشنو" کے اوتار "وامن" (वामन) کا ذکر کیا گیا ہے.

(15) کورم پران (कूर्मपुराण) اس میں کل: 335-ادھیائے،17000-شلوک ہیں، اس کے دو حصے ہیں اور اس میں چار "سنہیتائیں" (संहिताएँ) ہیں، اس میں خاص طور پر "وشنو" کے اوتار "کورما" (कूर्म) کا ذکر کیا گیا ہے.

(16) متسیہ پران (मत्स्यपुराण) اس میں کل: 291-ادھیائے،14000-شلوک ہیں، اس میں مستقبل کے راجاؤں کی فہرست دی گئی ہے، اور سیلاب کا بھی ذکر کیا گیا ہے.

(17) گروڑپران (गरुडपुराण) اس میں کل: 264-ادھیائے،19000-شلوک ہیں، یہ دو کھنڈوں پر مشتمل ہے،اس میں خاص طور پر "وشنو" کی پوجا پر زور دیا گیا ہے.

(18) برہماندپران (ब्रह्माण्डपुराण) اس میں کل: 156-ادھیائے،12000-شلوک ہیں، یہ چار "پاد" (पाद)پر مشتمل ہے،اس میں کائنات میں واقع سیاروں کی وضاحت ملتی ہے،اور سوریہ ونشی وچندرا ونشی راجاؤں کا بھی ذکر ہے،اور اس میں "پرشورام" کی کہانی بھی موجود ہے.

اس کے علاوہ بھی ان پرانوں کے تحت آنے والے کچھ پران ہیں جن کو اُپ پران (उपपुराण) کہا جاتا ہے، ان کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں.

(1) گنیش پران (गणेश पुराण)

(2) نرسنگھ پران (नरसिंह पुराण)

(3) کلکی پران (कल्कि पुराण)

(4) کپل پران (कपिल पुराण)

(5) گوتم پران (गौतम पुराण)

(6) کالیکا پران (कालिका पुराण)

(7) سور پران (सौर पुराण)

(8) اوشنسو پران (औशनसव पुराण)

(9) سنت کمار پران (सनत्कुमार पुराण)

(10) درواسا پران (दुर्वासा पुराण)

(11) مہیشورپران (महेश्वर पुराण)

(12) شیودھرم پران (शिवधर्म पुराण)

(13) وشنودھرم اتّر پران (विष्णुधर्मोत्तर पुराण)

(14) دیوی پران (देवी पुराण)

(15) نندی پران (नंदी पुराण)

(16) مانوپران (मानव पुराण)

(17) آچاریہ پران (आचार्य पुराण)

(18) مریچ پران (मरीच पुराण)

(7) منوسمرتی (**मनुस्मृति**) جسے منودھرم شاستر (मानव धर्मशास्त्र) کہا جاتا ہے، یہ وہ قانون ہے جسے ہندو دھرم میں فقہ کا درجہ حاصل ہے، اس میں ہندو دھرم کے رسم ورواج، قوانین اور نظام زندگی وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے، ہندو معاشرے پر اس کتاب کا گہرا اثر ہے، اس کے قوانین ہندو معاشرے میں آج بھی قائم ودائم ہیں، اور اس کے قوانین نے ہندوؤں کی زندگی کو یقینا منظّم کیا ہے، اکثر مؤرخین کے نزدیک منوسمرتی کی موجودہ صورت تقریبا دوسری صدی قبل مسیح میں وجود میں آئی.

اس میں کل: 12-ادھیائے، 2690-شلوک ہیں، یہ وہ قانون ہے جو منو نے رشیوں کے ذریعہ لوگوں کو ان کا نظام زندگی عطا کیا ہے. (**منوسمرتی کی کچھ تعلیمات**).

1-سات چیزیں کہیں سے بھی ملیں انھیں حاصل کرلینا چاہیئے، خوبصورت عورت، جواہرات، علم، تہذیب، پاکیزگی، نصیحت اور طرح طرح کے ہنر (کاریگری). (ادھیائے-2، شلوک-240)

(**خوبصورت عورت**) کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے، خوبصورتی سے مراد صرف چہرے کی خوبصورتی

ہی نہیں ہے، بلکہ خوب سیرت، پاک دامنی مراد ہے، کیونکہ عورت گھر کی عزت اور شان ہوتی ہے، اچھے کردار والی عورت اپنے گھر والوں اور اپنے شوہر کے گھر والوں کا خیال رکھتی ہے، اچھے کردار والی عورت ملنے سے مرد کی زندگی میں بہت سی پریشانیاں کم ہو جاتی ہیں، اور وہ ہر مصیبت کی گھڑی میں اپنے شوہر کا ساتھ نبھاتی ہے.

(جواہرات) کئی قسم کے ہوتے ہیں، ہیرے اور موتی کو بھی جواہر بولتے ہیں، اور یہ بیش قیمتی ہوتے ہیں، ہیرا کوئلے کی کان میں ملتا ہے اور موتی سمندر کی گہرائیوں میں، اگر دیکھا جائے تو کوئلے کی کان اور سمندر کی تہہ صاف ستھری اور محفوظ جگہ نہیں ہیں، لیکن پھر بھی یہ بیش قیمتی چیز یہاں ملتی ہے، تو بیش قیمتی چیز کئی طرح کی ہو سکتی ہیں وہ کہیں سے بھی ملے اس کو حاصل کر لینا چاہیئے.

(علم) جانکاری کہیں سے بھی ملے اس کو لینے میں کسی طرح کی شرم محسوس نہیں کرنا چاہیئے، چاہے علم دینے والا شخص اچھا ہو یا برا، بڑا ہو یا چھوٹا اسے لے لینا چاہیئے، کیونکہ علم سے انسان اپنی زندگی کو نئی اونچائی تک لے جا سکتا ہے، پھر علم صرف سننے تک ہی محدود نہیں ہونا چاہیئے، بلکہ اسے اپنے اندر اتارنے کی پوری کوشش کرنا چاہیئے.

(تہذیب) حالانکہ شلوک میں "دھرم" کا لفظ ہے، اور اس کا مفہوم بہت وسیع ہے، مختصر لفظوں میں یوں سمجھیئے کہ دھرم ہمیں اپنا کام ذمہ داری سے کرنا سکھاتا ہے، دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنا، برائی سے روکنا، ایمانداری سے ہر کام کرنا، اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں کا خیال رکھنا، ہر کسی سے انسانیت کے ساتھ پیش آنا، ہر حال میں اپنے کردار کو بے داغ رکھنا یہی مذہب ہے.

(پاکیزگی) کا تعلق صرف جسم سے ہی نہیں ہے، بلکہ اپنی ذہنیت و فکر اور اپنے اخلاق و کردار کو ہمیشہ پاک

دامن رکھنا، اگر انسان کی ذہنیت اور کردار پاک نہیں ہونگے تو وہ کبھی بھی اپنی زندگی میں کامیاب نہیں ہو سکتا، کامیابی کی پہلی سیڑھی پاک دامنی ہے.

(نصیحت) آپ کہیں سے بھی گزر رہے ہوں اور وہاں پر کوئی عظیم شخصیت نصیحت کر رہی ہو تو وہاں رک کر اس کی نصیحت کو سننے میں کوئی پرہیز نہیں کرنا چاہیئے، کسی کی بھی نصیحت آپ کو نئی راہ دکھا سکتی ہے.

(ہنر) جہاں کہیں سے یا کسی بھی شخص سے ہنر ملے تو اسے سیکھنے کی پوری کوشش کرنا چاہیئے، ہنر سیکھنے کے لئے ہمیں کسی بھی انسان کے اچھے یا برے ہونے کو نہیں دیکھنا چاہیئے، کسی بھی چیز کا ہنر انسان کی زندگی میں ایک اہم رول ادا کرتا ہے، اور اس کو معاشرے میں نئی پہچان دلاتا ہے.

پانچ لوگوں کو کبھی اپنا مہمان نہیں بنانا چاہیئے، پاکھنڈی، چور ڈکیت، لوگوں کو بیوقوف بنا کر لوٹنے والا، دوسروں کو ایذا پہونچانے والا، ویدوں کی تعلیم پر یقین نہ رکھنے والا. (ادھیائے-4، شلوک-30،31)

(پاکھنڈی) جو لوگ اپنے اندر کی مکّاری کو چھپا کر ظاہرا بڑے بھلے انسان معلوم ہوتے ہیں انھیں پاکھنڈی کہا جاتا ہے، ایسے لوگ دھرم کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں، دوسروں کو گمراہ کر کے ان کے مال کو لوٹنے کی کوشش کرتے ہیں، ایسے اپنے ذاتی مقصد کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں، وہ اپنے قریبی رشتے داروں کو بھی نہیں بخشتے، لہٰذا ایسے لوگوں سے ہمیشہ بچ کے رہنا چاہیئے.

(چور، ڈکیت) ایسے لوگ جو لوٹ پاٹ، چوری ڈکیتی وغیرہ کرتے ہوں، اور دوسروں کے مال کو ناجائز طریقہ سے لیتے ہوں، ان سے تعلقات نہ رکھے جائیں، کیونکہ وہ آپ کے مال پر بھی ہاتھ صاف کر سکتے ہیں، ایسے معاشرے میں ہمیشہ بدنامی کا ٹیکا ہوتے ہیں، کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہوتے، لہٰذا ان سے رشتہ داری نہ برتی جائے.

(لوگوں کو بیوقوف بنا کر لوٹنے والا) جو لوگ دوسروں کو اپنی چکنی چپڑی باتوں میں الجھا کر ان کا مال ہڑپ لیتے

ہیں، ان سے بھی تعلقات نہ رکھے جائیں، ایسے لوگ زیادہ تر عورتوں اور بزرگوں کو اپنا شکار زیادہ بناتے ہیں اور روپیہ، پیسہ دوگنا کرنے کا لالچ دے کر ان کے مال کو ہڑپ لیتے ہیں، ایسے لوگ وقت آنے پر اپنے اور پرائے کو بھی بھول جاتے ہیں، اور اپنے فائدے کے چکر میں کسی کو بھی دھوکہ دے سکتے ہیں، لہذا ان سے بھی بچ کے رہنا ضروری ہے.

(دوسروں کو ایذا پہونچانے والا) عام طور پر لوگ دوسروں کا دکھ بانٹنے کی کوشش کرتے ہیں، مگر اس کے باوجود بھی کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنھیں دوسروں کو دکھ پہنچاتے ہوئے بڑا مزہ آتا ہے، لہذا ایسے لوگوں سے بچ کر رہنا چاہیئے، کیونکہ وہ آپ کو بھی کوئی تکلیف پہنچا سکتا ہے.

(ویدوں کی تعلیم پر یقین نہ رکھنے والا) اپنے مذہب کی مقدس کتابوں کی تعلیم پر یقین رکھنا اور انھیں اپنانے کی کوشش کرنا، کیونکہ یہی دھرم کی تعلیم ہے، اپنے مذہب کو جاننے اور اس پر قائم رہنے کے لئے مذہبی تعلیم حاصل کرنا، اور اس پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے، جو اپنے مذہب کی تعلیم پر قائم نہ ہو، یعنی جس کے اندر بے دینی ہو وہ شخص رشتہ داری کے قائل نہیں ہوتا.

پانچ چیزوں کو ہمیشہ اپنے قابو میں رکھنا چاہیئے، منہ، ہاتھ، آنکھیں، زبان اور ناک.

(ادھیائے-2، شلوک-88-93)

(منہ) کہتے ہیں کہ جس طرح کمان سے نکلا ہوا تیر سے واپس نہیں آتا، اسی طرح منہ سے نکلی ہوئی بات واپس نہیں آتی، اسی لئے انسان کو بہت سوچ سمجھ کر کوئی بات کہنا چاہیئے، بغیر سوچے سمجھے کہی ہوئی بات سے انسان اپنا ہی نقصان کر بیٹھتا ہے، اور کبھی کبھی غصہ مین انسان ایسی نامناسب بات بھی بول جاتا ہے جو بعد میں شرمندگی کا باعث بنتی ہیں.

(ہاتھ) اگر کوئی انسان بے قابو ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں وہ کچھ ایسے الٹے کام کر بیٹھتا ہے جو اسے گناہ گار

بننے پر مجبور کر دیتے ہیں پھر وہ کسی پر اپنا ہاتھ بھی استعمال کر بیٹھتا ہے جو جھگڑے کا سبب بنتا ہے.

(آنکھیں) جب بھی کسی خوبصورت چیز کو دیکھتی ہیں تو انسان کے دل میں اسے پانے کی چاہ جاگنے لگتی ہے، اور کسی چیز کے پانے کی چاہ میں انسان دیوانہ ہو جاتا ہے، پھر اسے صحیح اور غلط کا امتیاز نہیں رہتا، اس لئے آنکھوں پر کنٹرول ہونا چاہیئے کہ کس چیز کو ہم دیکھیں اور کس طرح دیکھیں، اس بات کا فیصلہ ہمیں اپنے دماغ سے کرنا ہے.

(زبان) جس انسان کا اپنی زبان پر قابو نہیں ہوتا وہ ہمیشہ زبان کے ذائقہ کے لئے کھانے کی تلاش میں رہتا ہے، اور بعض لوگ تو زبان کے ذائقہ کے لئے اپنے کنٹرول سے باہر تک کھالیتے ہیں، یوں کہیئے کہ بعض لوگ تو صرف کھانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں، ایسے لوگ جلد ہی بیماریوں کا شکار بھی ہو جاتے ہیں، اس لئے زبان پر ہمیشہ قابو ہونا چاہیئے.

(ناک) سانس لینے کے علاوہ سونگھنے کا بھی کام کرتی ہے، اکثر انسان کسی بھی چیز کے پیچھے تین وجوہ سے پڑتا ہے، کسی بھی چیز کو دیکھ کر یا کسی چیز کے ذائقہ کو چکھ کر یا پھر سونگھ کر، بعض چیزیں سونگھنے والی بھی نقصان کا باعث بنتی ہیں اس لئے ہمیں اپنی ناک پر بھی کنٹرول رکھنا چاہیئے جس سے نقصان سے بچا جا سکے.

انسان کو 18-بری عادتوں سے دور رہنا چاہیئے، شکار کھیلنا، جوا کھیلنا، دن میں سونا، دوسروں کی برائی کرنا، عورتوں کے ساتھ رہنا، شراب پینا، ناچنا، گانا، بجانا، بغیر کسی مقصد کے گھومنا، چغلی کرنا، جرأت، بغیر سوچے سمجھے مخالفت کرنا، حسد کرنا، دوسروں میں عیب تلاش کرنا، دوسروں کے مال کو ہڑپ لینا، گالیاں دینا، دوسروں کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آنا. (ادھیائے-7، شلوک-45، 47، 48)

(شکار کھیلنا) جو لوگ شکار کے شوقین ہوتے ہیں محض تفریح کے لئے شکار کھیلتے ہیں، تفریح کی خاطر کسی کی بھی جان لینا صحیح نہیں ہے.

(جوا کھیلنا) جوا کھیلنے سے صرف ایک انسان ہی نہیں بلکہ بعض خاندان بھی تباہ ہو جاتے ہیں، یہ ایک معاشرے میں برائی ہے، جس سے بچ کر رہنا ہی بھلائی ہے.

(دن میں سونا) بھی ایک بری عادت ہے، کیونکہ خدا نے دن کو کام کے لئے اور رات کو آرام کے لئے بنایا ہے، اور صبح کے وقت میں سونا رزق میں کمی لاتا ہے.

(دوسروں کی برائی کرنا) کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ دوسروں کی برائی کرتے رہتے ہیں، ایسے لوگ اگر آپ کے سامنے کسی دوسرے کی برائی کرتے ہیں، تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ دوسروں کے سامنے وہ آپ کی بھی برائی کرتے ہوں گے، غیبت کرنا یقینا ایک بری عادت ہے.

(عورتوں کے ساتھ رہنا) بھی ایک بری عادت ہے، عورتوں میں رہنے سے انسان اپنا وقار بھی کھو دیتا ہے، اور ایسے شخص کو بھی بری نظر سے دیکھا جاتا ہے.

(شراب پینا) سے انسان کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے، نشہ کرنے سے عقل زائل ہو جاتی ہے، ایسی حالت میں انسان کو اپنے اور پرائے، اچھے اور برے کا بھی خیال نہیں رہتا، اور اس کے غلط راہ کی طرف بھکنے کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں.

(ناچنا) ایک بری عادت ہے، اور ناچنے والے لوگوں کی معاشرے میں کوئی عزت نہیں ہوتی، ایسے لوگوں کو معاشرے سے دور ہی رکھا جاتا تھا، حالانکہ آج کے دور میں اسے کوئی بھی برا نہیں سمجھتا، بلکہ اسے ایک فن سمجھا جاتا ہے.

(گانا) اپنے گھر کی ذمہ داری چھوڑ کر گانوں کی دھن میں رہنا، گانے لکھنا یا گانا پرانے زمانہ میں ایسے شخص کی معاشرے میں کوئی جگہ نہیں تھی، لیکن دور حاضر میں اس کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے.

(بجانا) بغیر کسی خاص موقع کے باجہ بجانا بھی بری عادت ہے، لیکن موجودہ دور میں اسے بھی ایک فن سمجھا

جاتا ہے.

(بغیر کسی مقصد کے گھومنا) بغیر کسی کام کے دن بھر اِدھر اُدھر خالی گھومتے رہنا بھی بری عادت ہے، ایسے لوگ نہ تو اپنے گھر والوں کے کام آتے ہیں نہ ہی معاشرے کے، ان کی زندگی کا کوئی مقصد بھی نہیں ہوتا، بس دنیا میں آئے اور ایسے ہی چلے گئے.

(چغلی کرنا) یعنی اِس کی بات اُس سے اور اُس کی بات اِس سے کر کے آپس میں پھوٹ ڈالنا یہ بہت بری عادت ہے، میرے نزدیک ایسے شخص کو معاشرے میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے، جو لوگوں میں فتنہ کا سبب ہو، راز کھلنے پر ایسے انسان کو بڑی ذلت و رسوائی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے.

(جرأت) جری ہونا اچھی بات ہے، مگر بے وجہ اپنی جرأت کا مظاہرہ کرنا غلط ہے، ایسا شخص کبھی کبھی خود دوسرے لوگوں کے غصہ کا شکار ہو جاتا ہے.

(بغیر سوچے سمجھے مخالفت کرنا) بغیر سوچے سمجھے کسی کی بھی مخالفت کرنا ایک بری عادت ہے، جو لوگ ہمیشہ دوسروں کی مخالفت میں لگے رہتے ہیں بعد میں حالات سازگار ہونے پر ایسے لوگوں کو بڑی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے.

(حسد کرنا) کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے وہ دوسروں کی ترقی سے جلتے رہتے ہیں، انھیں اتنی تکلیف اپنے دکھ سے نہیں ہوتی جتنی تکلیف دوسرے کے سکھ سے ہوتی ہے، میں تو صرف اتنا کہوں گا ایسے لوگ کبھی زندگی میں خوش نہیں رہ سکتے جو دوسروں سے جلتے ہوں.

(دوسروں میں عیب تلاش کرنا) کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنھیں دوسرے لوگوں میں صرف عیب ہی نظر آتے ہیں، کوئی خوبی نظر نہیں آتی، یا یوں کہہ لیجئے جیسے کو تیسا ہی نظر آتا ہے، ایسے لوگوں سے ملنا جلنا کوئی بھی پسند نہیں کرتا، اس بری عادت سے ہمیشہ بچنا چاہیئے.

ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں " اپنی خرابیوں کو پس پشت ڈال کر- ہر شخص کہہ رہا ہے زمانہ خراب ہے.

(دوسروں کے مال کو ہڑپ لینا) مال سے محبت ایک فطری شئ ہے، لیکن اس کو حاصل کرنے کے لئے انسان کو کبھی ناجائز طریقہ نہیں اپنانا چاہیئے، کچھ لوگ دوسروں کا مال لے تو لیتے ہیں لیکن پھر دینے کا نام تک نہیں لیتے، اور نہ جانے کون کونسے ناجائز طریقے استعمال کر کے دوسروں کے مال کو کھا جاتے ہیں، ایسے لوگ خود کے فائدے کے لئے اپنوں کا نقصان کرنے سے بھی نہیں چوکتے، ایسے لوگوں سے کوئی بھی تعلقات نہیں رکھتا ہے، سبھی بچ کے رہنے کی کوشش کرتے ہیں.

(گالیاں دینا) کچھ لوگ غصہ میں آکر اپنے آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور گالیاں دینے لگتے ہیں، اپنے بزرگوں اور خواتین کا بھی لحاظ نہیں کرتے، اور ایسی ایسی گالیاں دیتے ہیں کہ سننے والے کا بھی سر شرم سے جھک جائے، اور بعض لوگوں کی تو عادت ہو جاتی ہے وہ بات بھی بغیر گالی سے نہیں کرتے، لہذا ایسی بری عادت سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیئے.

(دوسروں کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش آنا) حسن اخلاق آپس میں محبت و مودت کا ذریعہ ہے، اور بد اخلاقی نفرت و انتشار کا سبب، حسن خلق سے باہمی بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے، جبکہ بد خلقی سے نفرت و عداوت کو فروغ دیتی ہے، لوگوں میں بہتر شخص وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے.

مرد کو اپنی عورتوں کو کبھی آزاد نہ ہونے دینا چاہیئے، ناچ گانے کا شوق رکھنے والی عورتوں کو اپنے قابو میں رکھنا چاہیئے.

بچپن میں باپ، جوانی میں شوہر اور بڑھاپے میں بیٹا حفاظت کرے، عورتیں آزاد ہونے کے قابل نہیں ہیں.

(ادھیائے-9، شلوک-2،3)

بیچنے یا چھوڑنے سے بیوی اپنے شوہر سے نہیں چھوٹتی، ایسی مذہبی حد خالق کائنات کی قائم کی ہوئی ہم جانتے

ہیں. (ادھیائے-9، شلوک-46)

مرد چاہے بے وقوف، شہوت پرست، یا اچھی خصوصیات سے محروم ہو تب بھی بیوی کو اس کی خدمت ایک دیوتا کی طرح کرنا چاہیئے. (ادھیائے-5، شلوک-154)

جس گھر میں عورتوں کی تعظیم و تکریم کی جاتی ہے اس گھر سے دیوتا بہت خوش ہوتے ہیں، اور جہاں ان کی عزّت نہیں کی جاتی وہاں سب کام خراب ہو جاتے ہیں. (ادھیائے-3، شلوک-56)

جس گھر میں عورتیں ظلم و ستم کا شکار رہتیں وہ گھر تباہ و برباد ہو جاتا ہے، اور جس گھر میں عورتیں خوش رہتیں ہیں وہ خوشیوں کا چمن نظر آتا ہے. (ادھیائے-3، شلوک-57)

ترازو سے تولنے کے قابل سونا چاندی یا قیمتی سامان چرانے پر اگر یہ سامان 100-پل سے زیادہ ہو تو چور کو مار ڈالو، اور اگر 50-پل سے زیادہ ہو تو چور کے ہاتھ کاٹ ڈالو، اس سے کم ہو تو مال سے گیارہ گنا جرمانہ لے.

(ادھیائے-8، شلوک-321،322)

پرماتمانے کائنات کی حفاظت کے لئے برہمن اور چاروں ذاتوں کے کام الگ الگ بانٹ دیئے ہیں.

(ادھیائے-1، شلوک-87)

پڑھنا، پڑھانا، یگ کرنا، یگ کرانا، دان دینا، دان لینا یہ چھ کام برہمنوں کے ہیں. (ادھیائے-1، شلوک-88)

کائنات کی حفاظت کرنا، دان دینا، یگ کرنا، پڑھنا اور اندریوں کے چکر میں نہ پھنسنا یہ چھتریوں کے کام ہیں.

(ادھیائے-1، شلوک-89)

جانوروں کو پالنا، دان دینا، یگ کرنا، پڑھنا، تجارت کرنا، بیاج لینا اور کھیتی کرنا یہ سب ویش کے کام ہیں.

(ادھیائے-1، شلوک-90)

پرماتمانے شودروں کا ایک ہی کام بتلایا ہے، برہمن، چھتری، ویش کی بھکتی سے خدمت کرنا.

(ادھیائے-1، شلوک-91)

(8) مہابھارت (**महाभारत**) اس میں کل: 18-پرو(पर्व)،100-ادھیائے، 110000-شلوک ہیں، یہ ویدویاس جی کی تصنیف کردہ ہے جسے گنیش جی نے قلم بند کیاہے،اس میں کوروں (कौरवों)اور پانڈوں(पाण्डवों)دوخاندانوں کے درمیان واقع ہوئی آپسی جنگ کاذکر کیاگیاہے،جو تقریبا 18-دنوں تک جاری رہی،

یہ ہندودھرم کی ایک معتمد اور ضخیم کتاب ہے،اس کاشمار بھی سمرتی کتب میں ہوتاہے،یہ کتاب دراصل ہستنا پور(हस्तिनापुर)ریاست کے دوخاندانوں کوروا ور پانڈوں کے درمیان ہونے والی ایک بہت بڑی جنگ کی کہانی ہے،اس کہانی میں جوئے کی بازی ہارے ہوئے پانچ پانڈو انتقام کے لئے 100-کوروا ور ان کے ساتھیوں کے خلاف لڑتے ہیں،اور وشنو کے نویں اوتار شری کرشن کی مدد سے پانڈو یہ جنگ جیت جاتے ہیں، پانڈو(पाण्डु)ایک راجا تھااس کی دوبیویاں تھیں،ایک کُنتی(कुन्ती)اور دوسری مادری(माद्री)، کُنتی کے تین بیٹے تھے،یودھشٹھر(युधिष्ठिर)بھیم(भीम)ارجن (अर्जुन) اور مادری کے دو نکُل(नकुल)سہ دیو (सहदेव).

کورو(कौरव)کی کہانی کچھ ایسی ہے کہ انکی ماں گاندھاری (गांधारी)جب دھرت راشٹر (धृतराष्ट्र) سے شادی کرکے ہستناپور(हस्तिनापुर)آئیں تو دھرت راشٹر کے اندھاہونے کی بات انھیں پتہ نہیں تھی، شوہر کے اندھے ہونے کی خبر سن کر گاندھاری نے بھی اپنی آنکھوں پرپٹی باندھ لی اور اپنے شوہر کی طرح نابیناہوکران کے ساتھ زندگی گزارنے کافیصلہ کرلیا،اسی دوران رشی ویاس ان سے ملنے ہستناپور آئے تو ایسی حالت میں بھی گاندھاری نے ان کی بہت خدمت کی، گاندھاری کی اس خدمت اور اپنے شوہر کی محبت و خدمت گزاری دیکھ کر رشی ویاس بہت خوش ہوئے،اور انھیں 100-بیٹوں کی ماں بننے کا آشیرواد

(आशीर्वाद)دیا، انھیں کے آشیر واد سے گاندھاری دو سال تک حاملہ رہیں، لیکن انھیں مرا ہوا گوشت کا لو تھڑا پیدا ہوا، تب رشی ویاس نے اسے سو بیٹوں کے لئے 100-ٹکڑوں میں کاٹ کر گھڑے میں ایک سال تک بند رکھنے کا حکم دیا، پھر گاندھاری نے ایک بیٹی کی بھی خواہش ظاہر کرنے پر رشی ویاس نے گوشت کے اس لو تھڑے کو 101-ٹکڑوں میں کاٹا اور گھڑوں میں ڈال کر بند کر دیا، جس سے ایک سال بعد دریو دھن (दुर्योधन)سمیت 100-بیٹے اور ایک بیٹی دشلہ (दु:शला) پیدا ہوئی.

اس کتاب میں کل اٹھارہ پرو ہیں جو اس طرح ہیں.

(1) آدی پرو (आदि पर्व) یہ دراصل مہابھارت کے پرو اور اس کے موضوعات کا مجموعہ ہے، اس میں بہت سی کہانیاں ذکر کی گئی ہیں،

(2) سبھا پرو (सभा पर्व)اس پرو میں کورو اور پانڈو کے درمیان جو پاسے (पासे) کا کھیل ہوا تھا اسی کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا ہے، دریو دھن (दुर्योधन) کو جب اپنی حکومت ہاتھ سے چلے جانے کا خوف ہوا تو اس نے اپنے ماما شکُنی (शकुनी) سے مشورہ کیا اور پانڈوں کو پاسے کے کھیل کے لئے راضی کیا، پانڈوں کی طرف سے یودھشٹھر یہ کھیل کھیلا اور شکُنی نے دھوکہ سے پانڈوں کو ہرا دیا، یودھشٹھر نے اس کھیل میں خود کو، اپنے بھائیوں کو اور دروپدی (द्रौपदी) کو بھی داؤں پر لگا دیا، کوروں کی جیت کے بعد دروپدی کو گھسیٹ کر مجلس میں لایا گیا، اور بھری مجلس میں اسے بے عزّت کرنے کی کوشش کی گئی، یہ سب دیکھ کر بھیم نے اجازت لی اور کھیل پھر سے کھیلا گیا، اس بار بھی پانڈو ہار گئے، جس کے بدلے میں انھیں 12-سال کے لئے جلاوطن (वनवास) کر دیا گیا، اور ایک سال تک انھیں چھپ کر رہنا پڑا.

(3) ون پرو (वन पर्व) پانچ پانڈو اور دروپدی (द्रौपदी) جب جلاوطن کر دیئے گئے اور وہ جنگل میں رہنے لگے، تو اس دوران ان کا وقت کس طرح جنگل میں گزرا، اس پرو میں تفصیل سے بتایا گیا ہے.

(4) ویرتاپرو (वीरता पर्व) اس پرو میں پانڈؤں کو تیرہویں سال اپنی بیوی دروپدی(द्रौपदी) کے ساتھ اپنی پہچان کو چھپا کر رہنا تھا، اس دوران سبھی پانڈو اور دروپدی اپنا حلیہ بدل کر رہ رہے تھے، دریودھن نے پانڈؤں کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ انھیں ڈھونڈنے میں ناکامیاب رہا، اس کا ذکر کیا گیا ہے.

(5) ادھوگ پرو(उद्योग पर्व) 13-سال بعد کے پانڈو جب ہستناپور واپس آئے اور انھوں نے اپنا حق مانگا تو دریودھن نے انھیں صاف منع کر دیا، اس پرو میں اسی کے بارے میں بتایا گیا ہے.

(6) بھیشم پرو(भीष्म पर्व) کوروا اور پانڈو کے درمیان جنگ چھڑ چکی تھی، اور بھیشم نے کوروں کی طرف سے کمان سنبھالی، جنگ کے دسویں دن بھیشم تیروں کے اوپر لیٹا ہوا تھا، اسی کا ذکر اس پرو میں کیا گیا ہے.

(7) درون پرو(द्रोण पर्व) بھیشم کے بعد گرو درون آچاریہ(द्रोणाचार्य)نے فوج کی کمان سنبھالی، اور جنگ کے پندرہویں دن وہ بھی سر قلم ہو جاتا ہے، اس کا ذکر اس پرو میں کیا گیا ہے.

(8) کرن پرو(कर्ण पर्व) کرو درون کے بعد کرن نے فوج کی کمان سنبھالی، اور جنگ کے سترہویں دن کرن بھیم اور یودھسٹھر کو ہرا دیتا ہے، لیکن کُنتی سے کئے ہوئے وعدہ کی وجہ سے انھیں مارتا نہیں ہے، جنگ کے دوران کرن کے رتھ کا پہیا زمین میں دھنس جاتا ہے، جب کرن پہیا نکالنے کے لئے نیچے اترتا ہے تو اسی وقت شری کرشن کے کہنے پر ارجن مار دیتا ہے، اس کا ذکر اس پرو میں کیا گیا ہے.

(9) شلیہ پرو(शल्य पर्व) کرن کی موت کے بعد شلیہ(शल्य)نے فوج کی کمان سنبھالی، لیکن وہ بھی یودھشٹھر کے ہاتھوں مارا جاتا ہے، اس کے بعد جنگ کے اٹھارہویں دن بھیم دریودھن کے باقی بچے ہوئے سبھی بھائیوں کو مار دیتا ہے، اور سہ دیو شکُنی کو مار دیتا ہے، اپنی ہار مان کر دریودھن ایک تالاب میں چھپ جاتا ہے، لیکن پانڈؤں کے للکارنے سے وہ بھیم کے ساتھ گدا سے لڑتا ہے تب بھیم چالاکی سے دریودھن کی ران پر وار کرتا ہے اس سے دریودھن کی بھی موت ہو جاتی ہے، اس طرح پانڈو یہ جنگ جیت جاتے ہیں، اس کا ذکر

اس پرو میں کیا گیا ہے.

(10) سوپتک پرو(सौप्तिक पर्व) کوروں کے ہارنے کے بعد درون آچاریہ کے بیٹے اشوت تھامانے انتقام لینا چاہا، وہ پانڈوں کو مروانا چاہتا تھا، لیکن ان کی جگہ پانڈوں کے بیٹے کی موت ہو جاتی ہے، اس پرو میں اس کا ذکر کیا گیا ہے.

(11) استری پرو(स्त्री पर्व)جنگ کے دوران کئی عورتوں نے اپنے شوہروں کو کھویا تھا، پانڈوں نے ان کے شوہروں کی روح کے سکون کے لئے دعا کی، اس کا ذکر اس پرو میں ہوا ہے.

(12) شانتی پرو(शान्ति पर्व)دھرم راج یودھشٹھر نے راجا بننے کے بعد اپنے دل کا سکون کھو دیا تھا، تب بھیشم پتامہ نے ان کی رہنمائی کی تھی، اس پرو میں اس بات کا ذکر ہوا ہے.

(13) انوشاسن پرو(अनुशासन पर्व) بھیشم پتامہ نے یودھشٹھر کو کچھ اور بھی نصیحت کی تھی اسی کے بارے میں اس پرو میں بتایا گیا ہے.

(14) اشومیدھک پرو(आश्वमेधिक पर्व)یودھشٹھر نے ایک اشومیدھ یگ کیا تھا، اس کی تیاری اور اس کے بارے میں بتایا گیا ہے.

(15) آشرم واسک پرو (आश्रमवासिक पर्व)دھرت راشٹر (धृतराष्ट्र) اور ان کی بیوی گاندھاری نے کُنتی کے ساتھ جنگل میں چلے گئے تھے اور یہ تینوں رشیوں کے آشرم میں رہنا وغیرہ کا ذکر اس پرو میں ہوا ہے.

(16) موسل پرو(मौसल पर्व) یادو آپس میں لڑ کر انکی نسل کا ایک شراپ کی وجہ سے خاتمہ ہو گیا تھا، اس کا ذکر اس پرو میں کیا گیا ہے.

(17) مہاپراستھانک پرو(महाप्रास्थानिक पर्व) شری کرشن کی موت کی خبر سن کر پانڈو دروپدی کے

ساتھ پروت کی طرف چلے گئے، اور ان کے پیچھے ایک کتا بھی چل رہا تھا، آخر میں صرف یودھشٹھر اور وہ کتا ہی زندہ رہا، اس پرو میں یہ کہانی بیان کی گئی ہے.

(18) سورگ آروہن پرو(स्वर्गारोहण पर्व) جب یودھشٹھر کی موت ہوئی تو اسے نرک (دوزخ) کے راستے پر لے جایا گیا، لیکن بالآخر میں سورگ (جنت) میں چلے گئے، اور وہاں ان کے سارے رشتہ دار موجود تھے یہ دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے، اس چیز کا ذکر اس پرو میں موجود ہے.

(9) بھگودگیتا (**श्रीमद् भगवद गीता**) اس میں کل: 18-ادھیائے، 700-شلوک ہیں، اس میں 574-شلوک شری کرشن نے، 85-ارجن نے، 40-سنجے نے اور 1-دھرت راشٹر نے شلوک کہے ہیں، اور یہ مہابھارت کے بھیشم پرو(भीष्म पर्व) کا حصہ ہے، یہ دراصل وشنو بھگوان کے اوتار شری کرشن اور پانڈو خاندان کے بہادر سپاہی اور سپہ سالار ارجن کے مابین مکالمہ کی منظوم صورت ہے، گیتا کا پس منظر جنگ کا میدان ہے، جہاں ارجن جیسا بہادر سپاہی جب اپنے ہی گھر والوں کو دولت واقتدار کی خاطر خون بہانے پر آمادہ دیکھتا ہے تو ذہنی کشمکش کا شکار ہو جاتا ہے، جنگ کی ہولناکی اور قتل عام کا منظر ذہن میں سوچ کر آبدیدہ ہو جاتا ہے اور اپنے ہتھیار پھینک دیتا ہے، ایسے میں بھگوان کرشن غیب سے نمودار ہوتے ہیں اور پھر ارجن اور شری کرشن کے درمیان مکالمہ کا آغاز ہوتا ہے، جو اپنے آپ میں ایک آفاقی پیغام لئے ہوئے ہے، اور ہندوؤں کے فلسفیانہ افکار کا علم دیتی ہے.

بھگودگیتا اگرچہ شروتی (الہامی) کتب میں سے نہیں ہے، لیکن پھر بھی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے، اور اپنے بہترین اسلوب، تعلیم اور مذہبی اہمیت میں دیگر کتب سے کہیں بڑھ کر مقبول ہوئی ہے.

بھگودگیتا کا نچوڑ یہ ہے کہ آتما (روح) ہمیشہ باقی رہنے والی ہے، کبھی فنا نہیں ہوتی، ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی، چھتری کا دھرم یہ ہے کہ وہ دل وجان کے ساتھ جنگ میں حصہ لے، اور دشمن پر فتح حاصل کرے، یا

خود مٹ جائے، دھرم یدھ (جنگ) نہ کرنا یا میدان جنگ سے بھاگنا گناہ عظیم ہے، جو اسے سیدھا نرک (جہنم) میں لے جاتا ہے، گیتا یہ بھی کہتی ہے کہ نتیجہ کی فکر چھوڑ اور عمل کر، جو عمل چھوڑتا ہے وہ گرتا ہے، اور جو نتیجہ کی فکر کئے بغیر عمل میں مصروف رہتا ہے اسے اوج نصیب ہوتا ہے.

اس کتاب میں بے شمار مسائل زیر بحث آئے ہیں، لیکن اس کا اصل مرکزی نقطہ جہاد ہی ہے، کیونکہ وہ ایک پست ہمت سپاہی کو جنگ پر ابھارنے اور خوں ریزی سے بیزار دل میں ہمت آرائی کا شوق پیدا کرنے کے لئے لکھی گئی ہے.

(10) رامائن (**रामायण**) اس میں کل: 7-کانڈ، 24000-شلوک ہیں، جس میں رام چندر جی کے حالات زندگی بیان کیے گئے ہیں، اس کتاب کو سنسکرت کے ایک شاعر والمیکی (वाल्मीकि) نے مختلف لوک گیتوں سے استفادہ کرکے تالیف کیا تھا.

رامائن کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ ایودھیا میں دشرتھ (दशरथ) نام کا ایک راجا تھا، بد قسمتی سے راجا بے اولاد تھا، تخت کے وارث کے حصول کے لئے اس نے دیوتاؤں سے دعا کی، دیوتاؤں نے اسے ایک مقدس مشروب پیش کیا، یہ مشروب راجا کی تینوں رانیوں کوشلیا (कौशल्या) کیکئی (कैकेयी) سومترا (सुमित्रा) نے بھی پیا، چنانچہ تینوں رانیوں نے چار بیٹوں کو جنم دیا، کوشلیا نے رام چندر کو، کیکئی نے بھرت (भरत) کو اور سومترا نے لکشمن اور شتروگھن (शत्रुघ्न) کو، رام سب سے بڑا تھا اور اس کی پرورش ولی عہد کے طور پر کی گئی، سب بھائیوں میں بہت اتفاق تھا، مگر لکشمن کی رام سے محبت بہت گہری تھی، رام جب بڑا ہوا تو اس کی شادی ویدہ کے راجا جنک (जनक) کی بیٹی سیتا سے ہوئی، راجا دشرتھ جب بوڑھا ہو گیا تو اس نے سوچا کہ راج پاٹ سے علیحدہ ہو جائے اور رام کو تخت سونپ دے، مگر راجا کی سب سے چھوٹی رانی کیکئی نے دشرتھ کو یاد دلایا کہ اس نے ایک مرتبہ اسے قول دیا تھا کہ وہ اس کی کوئی بھی دو خواہشات پوری کرے گا، کیکئی نے خواہش ظاہر

کی کہ رام کو چودہ سال کے لئے جنگل مین بھیج دیا جائے (بنواس دے دیا جائے) اور اس کے بیٹے بھرت کو تخت سونپ دیا جائے، اس عرصہ میں یہ احتیاط بھی لازم رکھی جائے کہ رام بھرت کی حکمرانی میں دخل اندازی نہ کرنے پائے، راجا دشرتھ اپنا قول نبھانے پر مجبور تھا، چنانچہ رام کی تاج پوشی کی تیاریاں روک دی گئیں، رام کی خواہش تھی کہ وہ اکیلا ہی بنواس لے، مگر اس کی بیوی سیتا اور بھائی لکشمن اس پر کسی طور تیار نہ تھے، ان کا کہنا تھا کہ جہاں رام ہو گا وہیں اس کے ساتھ وہ بھی رہیں گے، چنانچہ ان تینوں نے بنواس لے لیا، اس دوران رام کے دوسرے دو بھائی بھرت اور شترو گھن اتفاقاً ملک سے باہر گئے ہوئے تھے، رام کے بنواس لینے کے بعد دشرتھ بیمار رہنے لگا اور کچھ عرصہ بعد مر گیا، اس کے مرنے پر بھرت اور شترو گھن کو واپس اپنی سلطنت میں بلایا گیا، ان کے واپس آنے پر جب بھرت کو معلوم ہوا کہ کس طرح اس کی ماں نے رام کو اس کی خاطر بنواس دلوایا ہے تو اسے سخت رنج ہوا، اس نے عہد کیا کہ وہ رام کو واپس بلوا کر تخت اس کے حوالہ کر دیگا، لہٰذا وہ رام کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا، بہت ہی دشواریاں برداشت کرنے کے بعد اس کی رام سے ملاقات ہوئی، بھرت نے اسے ایودھیا آنے کے لئے کہا، مگر رام نے اس کی یہ درخواست یہ کہہ کر مسترد کر دی کہ چودہ سال سے پہلے ایودھیا آنا اس کے باپ کے حکم کی خلاف ورزی ہو گی، بھرت اس پر بہت غمگین ہوا، آخر طے پایا کہ بھرت رام کی جوتیاں اپنے ساتھ ایودھیا لے جائے اور انھیں رام کی علامت کے طور پر تخت پر رکھ کر اس کے ماتحت کے طور پر حکومت کرے۔

رام، سیتا اور لکشمن کے چودہ سال کے بنواس کی داستان بہت طویل ہے، اس دوران کبھی ان کی ملاقات بڑے بڑے درویشوں اور سادھوؤں سے ہوتی ہے جو اس طعوبت میں خوشگواری پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے، تو کبھی انھیں بڑے بڑے خطروں اور آزمائشوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے، رام اور لکشمن اس دوران ان راکھشسوں (राक्षसों) کا بھی مقابلہ کرتے ہیں جو جنگلوں میں مجاہدوں اور چلوں میں مصروف تارک الدنیا عبادت

گزاروں کو تنگ کرتے تھے، شورپنکھا(शूर्पणखा)ایک ایسی ہی راکھشس تھی، رام اور لکشمن نے جب اس کے شر کی وجہ سے اس کی خبر لی تو اس نے بدلہ لینے کی ٹھان لی، شورپنکھا کا بھائی راون(रावण)شیطانی قوتوں کا حامل ایک بہت طاقتور راکھشس اور لنکا کا راجا تھا، شورپنکھا نے راون کو سیتا کے حسن وجمال کے متعلق بتایا،سیتا کے حسن وجمال کے متعلق سن کر راون نے تہیّا کر لیا کہ وہ سیتا کو حاصل کر کے رہے گا، اس کے شیطانی ذہن نے ایک منصوبہ بنایا، اس نے اپنے چچا ماریچ(मारीच)کو اپنے منصوبہ سے آگاہ کیا، چنانچہ مریچ نے ایک خوبصورت ہرن کا روپ دھارا اور جنگل کے جس حصہ میں رام مع لکشمن اور سیتا رہتے تھے وہاں گھومنے لگا،سیتا کو ہرن بہت اچھا لگا، اس نے رام سے کہا کہ وہ اسے پکڑ لائے تاکہ اسے پال لیا جائے، رام ہرن کے تعاقب میں روانہ ہوا، کافی دور نکل جانے کے بعد رام کو محسوس ہوا کہ دال میں کچھ کالا ہے، چنانچہ اس نے ہرن کو پکڑنے کی بجائے اسے تیر سے ہلاک کر دیا، ہرن جو اصل میں مریچ تھا، اس نے مرتے مرتے رام کی آواز میں بنا کر سیتا اور لکشمن کو مدد کے لئے پکارا، وہ لوگ سمجھے کہ رام کسی مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہے، چنانچہ لکشمن رام کی مدد کو بھاگا،سیتا اب اکیلی رہ گئی راون اسی موقع کے انتظار میں تھا، وہ آیا اور سیتا کو اٹھا کر شری لنکا لے گیا، رام اور لکشمن جب واپس آئے تو سیتا کو نہ پا کر سخت پریشان ہوئے، اچانک ان کی نظر آسمان کی طرف اٹھی تو انھوں نے دیکھا کہ راون سیتا کو اٹھا کر جنوب کی جانب اڑتا چلا جا رہا ہے، انھوں نے سیتا کو راون کی قید سے چھڑانے کا عہد کیا، وہ اسی طرف روانہ ہوئے جدھر انھوں نے راون کو جاتے دیکھا تھا، چلتے چلتے وہ کشکندھا

(किष्किन्धा) پہنچے، یہاں ان کی دوستی بندروں کے گروہ کے سردار سگریو(सुग्रीव)سے ہو گئی، یہاں انھیں سیتا کے زیورات کی ایک پوٹلی ملی، اس سے ان کے اس خیال کو تقویت ملی کہ وہ درست سمت میں سفر کر رہے ہیں،سیتا نے یہ پوٹلی جان بوجھ کر گرائی تھی، تاکہ اسے تلاش کرنے والوں کو اندازہ رہے کہ راون اسے کس طرف لے جا رہا ہے، ہنومان نے بندروں کی ٹولیاں چاروں اطراف روانہ کیں تاکہ راون کے متعلق پتہ

لگایا جاسکے، بندروں کی ٹولی جنوب کی سمت روانہ ہوئی اس میں سگریو(सुग्रीव)کاوزیر ہنومان بھی تھا، ہنومان ہوا کے دیوتا کا بیٹا تھا اور مافوق الفطرت طاقتوں کا مالک تھا، ہنومان جب ہندوستان کے جنوب علاقہ میں آخری حد تک پہنچا تو اسے رکنا پڑا کیونکہ آگے سمندر تھا، آخر اس نے اپنی مافوق الفطرت طاقتوں کا استعمال کرنے کا فیصلہ کیا اور چھلانگ لگا کر لنکا پہنچ گیا، یہاں اس نے سیتا کو راون کی قید میں پایا، اس نے اسے تسلّی دی، ہنومان واپس ہوا اور رام، لکشمن اور بندروں کی فوج لیکر ایک پل کے ذریعہ لنکا پہنچا، راون کی فوج اور بندروں کی فوج میں شدید جنگ ہوئی، یہ جنگ اٹھارہ مہینے تک جاری رہی، اس جنگ میں راون کو شکست ہوئی اور اس کی سلطنت تباہ کردی گئی، سیتا کو آزاد کروالیا گیا، رام نے یہ یقین کرنے کے لئے کہ اس دوران سیتا نے اپنی عفت پر کوئی آنچ نہیں آنے دی ہے اسے آگ سے گزرنے کا حکم دیا، سیتا بغیر کسی غم کے بے فکر آگ سے گزر گئی، اس دوران بنو اس کے چودہ سال مکمل ہو چکے تھے، چنانچہ رام سیتا اور لکشمن کو لیکر واپس ایودھیا آگیا اور اس نے تخت سنبھال لیا، اس نے کئی سال تک ایک مثالی عادل حکمران کی طرح حکومت کی، رام کے یہاں دو بیٹے بھی پیدا ہوئے، ایک لَو (लव)اور دوسرا کوش(कुश).

(11) رام چرت مانس (**रामचरितमानस**) اس میں کل 7-کانڈ، 9218-چوپائی، 1173-دوہے، 87-سورٹھے، 228- چھند، 27-شلوک ہیں، اس میں بھی تلسی داس نے رامائن کی طرح رام چندر جی کے حالات زندگی اور ان کے صاف ستھرے کردار کو بیان کیا ہے، لیکن رامائن اور رام چرت مانس میں بنیادی فرق یہ ہے کہ والمیکی نے رامائن میں رام کو صرف ایک دنیاوی شخص کے طور دکھایا ہے، وہیں تلسی داس نے رام چرت مانس میں رام کو وشنو کا اوتار مانا ہے.

رام چرت مانس میں سات کانڈ ہیں جو سندر کانڈ کے علاوہ باقی سب کانڈ کسی نہ کسی جگہ یا حالات کے پیش نظر ان کے نام رکھے گئے ہیں، بال لیلا کا بال کنڈ(बालकाण्ड)، ایودھیا کے واقعات کا ایودھیا کانڈ(अयोध्या

(काण्ड)، جنگل میں گزری زندگی کا ارنیہ کانڈ(अरण्य काण्ड)، کشکندھا صوبہ کی وجہ سے کشکندھا کانڈ (किष्किन्धा काण्ड)،لنکا کی جنگ کی وجہ سے لنکا کانڈ(लंका काण्ड)، زندگی سے جڑے سوالوں کے جواب(उत्तर) کی وجہ سے اتّر کانڈ(उत्तरकाण्ड)، ان میں سب سے اہم سندر کانڈ(सुन्दर काण्ड) ہے، اکثر خاص موقعوں پر اس کانڈ کو پڑھا جاتا ہے، کوئی بھی دشوار کام کی شروعات سے پہلے اس کانڈ کو پڑھنے کی ایک خاص اہمیت ہے، جب کسی انسان کی زندگی میں زیادہ پریشانیاں ہوں، کوئی کام نہیں بن پارہا ہو یا کوئی بھی دشواری ہو تو ایسی صورت میں سادھو سنت لوگ اکثر سندر کانڈ کو پڑھنے کی صلاح دیتے ہیں.

سندر کانڈ کو پڑھنے کی خاص وجہ: کہا جاتا ہے کہ سندر کانڈ کے پڑھنے سے بجرنگ بلی کی مدد بہت جلد حاصل ہو جاتی ہے، اس کانڈ میں ہنومان جی نے اپنے دماغ اور قابلیت کی وجہ سے سیتا کو ڈھونڈ نکالا تھا، اس وجہ سے سندر کانڈ کو ہنومان کی کامیابی کا راز شمار کیا جاتا ہے، اس کو پڑھنے سے انسان کے اندر خود اعتمادی اور روحانی طاقت نصیب ہوتی ہے، اس کانڈ میں زندگی کو کامیاب بنانے کے راز بھی بتائے گئے ہیں، اس لئے اس کتاب میں سندر کانڈ کو سب سے اہم مانا گیا ہے.

وید اور پرانوں میں

ذکر محمدی ﷺ

ہندوؤں کا پیغمبر کون ہو سکتا ہے؟

یاد رہے جو مفہوم اسلام میں پیغمبر کا ہے کچھ اس جیسا ہی ہندو دھرم میں اوتار کا تصور ہے، پیغمبر کو اللہ رب العزت لوگوں کی ہدایت کے واسطے اپنا نائب بنا کر دنیا مبعوث فرماتا ہے، ہندومت میں اوتار کا معنی ہوتا ہے کہ خدا کا زمین پر اترنا یا آنا، بس فرق اتنا ہے کہ ہندومت میں خدا زمین پر خود آتا ہے اور اسلام میں خدا زمین پر اپنے نائب کو بھیجتا ہے، لیکن اتنی بات یقینی ہے کہ اوتار اور پیغمبر دنیا میں لوگوں کو گمراہی سے نکال کر ہدایت عطا کرنے کے لئے آتے ہیں.

عام طور پر یہ مانا جاتا ہے کہ ہندو قوم میں کوئی پیغمبر نہیں آیا، لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہندو قوم بھی کسی پیغمبر کی امت ہو اور اس نے اپنا پیغمبر گم کر دیا ہو، کیونکہ ایک طرف قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ "ولقد أرسلنا من قبلك في شيع الأولين" (الحجر-10) اور بیشک ہم نے تم سے پہلے اگلی امتوں میں رسول بھیجے، "ولقد بعثنا في كل أمة رسولا" (النحل-36) اور بیشک ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا.

قرآن مجید کی ان آیات کی بنیاد پر بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہندو حضرت نوح علیہ السلام کی قوم ہو سکتے ہیں، جیسا کہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ویدک دھرم (یعنی ہندومت) سب سے پرانا دھرم ہے، اور حضرت نوح علیہ السلام دنیا کے سب سے پہلے صاحب شریعت رسول ہیں، اور اس بات کی طرف اشارہ کچھ اس حدیث سے بھی ہوتا ہے کہ

"عن أبي سعيد قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يجيء نوح و أمته، فيقول الله تعالى : هل بلّغت ؟ فيقول : نعم أي رب، فيقول لأمته : هل بلّغكم ؟ فيقولون : لا، ما جاءنا من نبي، فيقول لنوح من يشهد لك ؟ فيقول : محمد و أمته، فنشهد أنه قد بلغ، و هو قوله جلّ ذكره {وكذالك جعلناكم أمة وسطا

لتكونكا شهداء على الناس} [البقرة-143] والوسط : العدل"

(صحيح البخاري ح-3339، 4487، 7349/ جامع الترمذي ح-2961)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی امت بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں گے، اللہ تعالی (حضرت نوح علیہ السلام سے) فرمائے گا، کیا تم نے (میرا پیغام لوگوں تک) پہونچادیا تھا؟ نوح علیہ السلام عرض کریں گے: ہاں میں نے تیرا پیغام پہنچادیا تھا اے رب، تو اب اللہ رب العزت ان کی امت سے فرمائے گا: کیا (نوح علیہ السلام نے) میرا پیغام تم تک پہنچادیا تھا؟ وہ جواب دیں گے نہیں، ہمارے پاس تیرا کوئی نبی نہیں آیا تھا، اس پر اللہ تعالی حضرت نوح علیہ السلام سے فرمائے گا: اس کے لئے آپ کی طرف سے کوئی گواہی بھی دے سکتا ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت (میرے گواہ ہیں) چنانچہ ہم اس بات کی گواہی دیں گے کہ نوح علیہ السلام نے پیغام خداوندی اپنی قوم تک پہنچایا تھا، اور یہی مفہوم اللہ جل ذکرہ کے اس ارشاد کا ہے کہ "اور اسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو" اور وسط کے معنی درمیان کے ہیں.

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے اپنے رسول کے پیغام کو بھلادیا ہے، اور یہاں تک کہ اپنے نبی کو بھی پہچاننے سے انکار کردیگی، کیونکہ اس میں صاف انکار موجود ہے کہ ان کی قوم کہے گی کہ ہمارے پاس تیرا کوئی نبی نہیں آیا تھا، اور یہ بات سب پر عیاں ہے کہ تمام مذہبی قوموں میں صرف ہندو قوم کا نبی کھویا ہوا ہے جس کو انھوں نے اپنی ہی دیومالاؤں میں گم کردیا ہے، دوسری طرف اگر دیکھا جائے کہ ہندومت کی مذہبی کتب ویدوں میں اور پرانوں میں منو اور سیلاب کا تذکرہ بہت تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے.

"منو" کا لفظ ویدوں میں تقریبا75-مرتبہ آیا ہے، ویسے تو منو تقریبا چودہ ہیں، لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ان میں کوئی منو نوح بھی ہو، لفظ "نوح" سے ہی "منو" بنا ہو، اور ان میں سے کوئی منو حضرت نوح علیہ السلام بھی ہوں، کیونکہ زبان بدلنے سے لفظ بدل جاتا ہے، جیسے آدم کو انگلش میں ایڈم اور ابراہیم کو ابراہم، عیسی کو جیسس وغیرہ کے نام سے پکارا جاتا ہے، تو اسی طرح نوح علیہ السلام کو منو نام سے پکارا گیا ہو.

ویسے حضرت نوح علیہ السلام کا صراحت کے ساتھ ذکر "بھوشیہ پران کے پرتی سرگ پرو، پرتھم کھنڈ، پنچم ادھیائے میں ہوا ہے، اور اس میں لفظ "نیوح" (न्यूह) آیا ہے.

سیلاب کا ذکر متسیہ پران، بھاگوت پران، پدم پران، وشنو پران، براہمن پران اور مارکنڈے پران وغیرہ میں کافی تفصیل سے ہوا ہے، متسیہ پران کے متسیہ منو سمواد ورنن(मत्स्य मनु सम्वाद वर्णन) میں ہے کہ یہ ساری زمین پانی کے سیلاب میں ڈوب جائے گی، اس سے بچنے کے لئے کشتی تیار کی گئی جو وشنو کی طرف سے تیار ہوئی، اور اس کشتی میں تمام چیزوں کو رکھ کر متسیہ اوتار نے ڈوبنے سے بچالیا.

بھاگوت پران کے آٹھویں سکندھ، چوبیسویں ادھیائے میں ہے کہ وشنو بھگوان نے ستیہ ورت(सत्यव्रत) سے کہا کہ ساتویں دن یہ ساری کائنات پانی کے سیلاب میں ڈوب جائے گی تب میری طرف سے ایک کشتی آئے گی تم اس میں بیٹھ جانا اور اپنی ساری چیزیں رکھ لینا، پھر ہر طرف تاریکی چھا جائے گی تب میں متسیہ کی صورت میں نمودار ہوں گا اور تمہیں ڈوبنے سے بچا لوں گا.

پدم پران کے اتّر کھنڈ میں بھی متسیہ اوتار کا تذکرہ کیا گیا ہے، وشنو پران کے 4-انش، 19-ادھیائے کے 81-شلوک میں بھی متسیہ کا ذکر آیا ہے، گروڑ پران کے آچار کانڈ(आचारकाण्ड) میں ہے کہ وشنو نے متسیہ اوتار یعنی مچھلی کی صورت اختیار کر کے سب کو کشتی میں بٹھا کر ان کو ڈوبنے سے بچالیا.

اس کشتی میں سات رشی بھی تھے جس کو وشنو نے مچھلی کی شکل اختیار کر کے اپنے کانٹے میں کشتی کو پھانسا اور

تیر اکر انھیں ڈوبنے سے بچالیاان بچنے والوں میں سے ایک منو بھی تھے،وشنو کی مچھلی کی شکل اختیار کرنے کو متسیہ اوتار کہتے ہیں جو وشنو کا پہلا اوتار تھا.

اب یہ بھی سوال بنتاہے کہ اگر ہندو نوح علیہ السلام کی قوم ہیں تو یہ وید کیاالہامی کتب ہیں؟ قرآن مجید میں توریت، زبور اور انجیل کا تذکرہ موجود ہے لیکن اس میں کہیں ویدوں کا ذکر موجود نہیں ہے، لیکن یہ بھی سچ ہے کہ آج تک اس بارے میں کسی نے تحقیق نہیں کی،لہذا یہ حق بنتاہے کہ اس بارے میں بھی تحقیق کی جاتی کہ ویدوں کا ذکر قرآن مجید میں ہے یا نہیں؟ آج ہم دیکھتے ہیں کہ جو کتاب داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی اسے سام(PSALM) کہتے ہیں،اسی طرح انجیل کو بائبل(BIBLE) کہتے ہیں،اب اگر ان کو ہم ان ناموں کے ساتھ تلاش کریں گے تو ظاہر سی بات ہے نہیں ملیں گے، کیونکہ قرآن میں انھیں زبور اور انجیل کے نام سے پکارا گیاہے،ویدوں کے بارے میں ہندوؤں کا یہ دعوی ہے کہ یہ آدِ گرنتھ یعنی اولین صحائف ہیں، جبکہ قرآن مجید میں صحف اولی یازبر الاولین کا ذکر موجود ہے.

"وقالوا لو لا يأتينا بآية من ربّه أو لم تأتهم بينة ما في الصحف الأولى" (طه-133) اور کافر بولے یہ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے؟ اور کیا انھیں اس کا بیان نہ آیا جو اگلے صحیفوں میں ہے.

"وإنّه لفي زبر الأولين" (الشعراء-196) اور بیشک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے.

تو ان آیات سے یہ واضح ہوتاہے کہ اولین صحائف یا آدِ گرنتھ غائب نہیں ہوئے بلکہ دنیا میں آج بھی موجود ہیں تبھی تو قرآن اس کو دلیل کے طور پر پیش کر رہاہے، دیگر الہامی مذاہب کی کتب میں آقا علیہ الصلاۃ والسلام کا ذکر موجود ہے، اور وید اور پرانوں میں بھی کچھ اوصاف ایسے بیان کیے گئے ہیں جو نبی پاک ﷺ پر پورے طور پر صادق آتے ہیں، تو یہ بھی ممکن ہے کہ صحف اولی یا زبر الاولین سے وید مراد ہوں.

اگر وید الہامی کتب ہوئے تو اس میں حضرت **محمد** مصطفی ﷺ کے بارے میں پیشن گوئی ہونا کوئی عجیب بات نہیں ہے اس لئے کہ تمام الہامی کتب میں حضور ﷺ کے بارے میں پیشن گوئیاں اور آپ کے آنے کی بشارتیں موجود ہیں، کیونکہ ہر نبی سے عالم ارواح میں یہ وعدہ لیا گیا تھا کہ اگر حضرت **محمد** مصطفی ﷺ تمہارے زمانے میں آجائیں تو تم ان پر ایمان لانا اور انکی مدد کرنا، اور ہر نبی دنیا میں آنے کے بعد نبی پاک ﷺ کے آنے کی خوشخبری سناتا رہا ہے.

حضرت عیسی علیہ السلام کا قول قرآن مجید کی سورۂ صف کی آیت نمبر-6 میں آیا ہے.

اور اس جیسی ہی بات بائبل میں متّی کی انجیل سورت-26، آیت-64 میں بھی ہے، اسی طرح دیگر انبیاء کرام کی بشارتیں ان کی اپنی نازل شدہ کتابوں میں موجود ہیں.

اوصاف محمدی ﷺ

وشنو کے آخری اوتار کلکی ہوں گے جو انتم رشی کے روپ میں دنیا میں رونما ہوں گے، ان کے اوصاف جو ویدوں اور پرانوں میں ذکر کیے گئے ہیں ان میں سے کچھ بیان کیے جاتے ہیں.

ایک طرف کلکی اوتار کے اوصاف سامنے رکھتے ہیں اور دوسری طرف حضرت **محمد** مصطفی ﷺ کے اوصاف سامنے رکھتے ہیں پھر یہ فیصلہ کریں گے کہ کلکی اوتار وہ حضرت **محمد** مصطفی ﷺ ہی کی ذات ہو سکتی ہے.

(1)-کلکی اوتار جس شہر میں پیدا ہوں گے اس کا نام بھاگوت پران اور کلکی پران میں "شنبھل" (शम्भल) آیا ہے، تو سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ شنبھل کسی خاص شہر کا نام ہے یا پھر اس کی خاصیت ہے، شنبھل کسی خاص شہر کا نام نہیں ہو سکتا، کیونکہ اگر کسی خاص شہر کا نام ہوتا تو اس کی تفصیل بھی دی گئی ہوتی، لیکن کہیں بھی اس کی تفصیل نہیں ملتی، ہندوستان میں ڈھونڈنے پر اتر پردیش میں مراد آباد کے قریب ایک

سنبھل ملتا ہے، یا کہیں اور بھی کسی شہر کا نام اگر شنبھل ہو تو وہاں آج تک ایسی کوئی شخصیت پیدا نہیں ہوئی جسے "کلکی اوتار" کا نام دیا جا سکے، تو یقیناً یہ اس کا صفتی نام ہو گا، شنبھل لفظ "شم" (शम्) سے بنا ہے جس کا معنی ہے شانت کرنا (शान्त करना)، تو مطلب یہ ہوا کہ جس شہر میں شانتی ملے، امن کا شہر اس میں کلکی اوتار جنم لیں گے.

---

(1) 1- **शम्भले** विष्णुयशसो गृहे प्रादुर्भवाम्यहम् – सुमत्यामातरि विभो पत्नियां त्वन्निदेशत.
हे विभो मैं **शम्भल ग्राम** में विष्णुयश के यहाँ उनकी पत्नी सुमति के गर्भ से उत्पन्न हूँगा.
(कल्कि पुराण, प्रथम अंश, अध्याय-2, श्लोक-4)

2- महिमा स्वस्य भगवान्निजजन्मकृतोधम - विप्रर्षे **शम्भलग्राम**माविवेश परातमक.
अपनी महिमा से महिमान्वित भगवान् विष्णु इस प्रकार **शम्भल ग्राम** में स्वय अवतार धारण करने के लिए प्रविष्ट हुए. (कल्कि पुराण, प्रथम अंश, अध्याय-2, श्लोक-10)

3- **शम्भलग्राम**मुख्यस्य ब्राह्मणस्य महात्मन – भवने विष्णुयशस कल्कि प्रादुर्भविष्यति.
उन दिनों **शम्भल ग्राम** में विष्णुयश नाम के एक श्रेष्ठ ब्राह्मण होंगे उन का ह्रदय बड़ा उदार एवं भगवद् भक्ति से पूर्ण होगा उनके घर कल्कि भगवान अवतार ग्रहण करेंगे.
(श्रीमद भागवत पुराण, स्कन्ध-12, अध्याय-2, श्लोक-18)

تو اگر اس کا عربی زبان میں ترجمہ کیا جائے تو اسے: "البلد الأمین" کہیں گے، تو نبی پاک ﷺ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے جسے "البلد الأمین" امان والا شہر کہا جاتا ہے.

و هذا البلد الأمين. (التین-3) اور اس امان والے شہر کی قسم.

و إذ قال إبراهيم رب اجعل هذا بلدا آمنا. (البقرة-126، إبراهيم-35)

اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب اس شہر کو امان والا بنادے.

و من دخله كان آمنا. (آل عمران-97) اور جو اس میں داخل ہو جائے امان میں ہو.

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال النبي صلى الله عليه وسلم يوم افتتح مكة، فإنّ هذا بلد حرم الله يوم خلق السماوات و الأرض، و هو حرام بحرمة الله إلى يوم القيامة. (صحيح البخاري، ح-1834 / صحيح مسلم، ح-1353)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا بیشک اس شہر (مکہ) کو اللہ تعالی نے اسی دن حرمت عطا کی تھی جس دن اس نے آسمان و زمین پیدا فرمائے، اس لئے یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حرمت کی وجہ سے صبح قیامت تک محترم ہے.

(2)-ان کی ولادت 12-تاریخ کو ہوگی، کلکی پران میں ہے کہ کلکی اوتار نے (द्रादशी) بارہ تاریخ کو جنم لیا، اور (शुक्ला) کا مطلب ہوتا ہے چاند کے اعتبار سے، اور حضرت محمد مصطفی ﷺ کی پیدائش چاند کے اعتبار سے 12-ربیع الاول پیر کے دن ولادت ہوئی.

---

(2) **द्रादश्या** शुक्लपक्षस्य माधवे मासि माधव – जात दहृशतु पितरौ हृष्टमानसौ. वैशाख शुक्ला **द्रादशी** के दिन भगवान् ने अवतार लिया, उनको प्रकट होते हुए देखकर माता - पिता पुलकित हो उठे. (कल्कि पुराण, प्रथम अंश, अध्याय-2, श्लोक-15)

عن جابر وابن عباس أنهما قالا : ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفيل، يوم الإثنين الثاني عشر من شهر ربيع الأول، و هذا هو المشهور عند الجمهور. (البداية والنهاية لإبن كثير، ج-3 / ص-32 و السيرة النبوية لإبن كثير، ج-1 / ص-199)

حضرت جابر و حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ واقعہ فیل کے سال، ربیع الاول کے مہینہ کی 12-تاریخ پیر کے دن پیدا ہوئے، اور یہی جمہور علماء کے

نزدیک مشہور ہے.

عن محمد بن إسحاق المطلبي قال : ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الإثنين، لإثنتي عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الأول، عام الفيل. (السيرة النبوية لإبن هشام، ص-76)

حضرت محمد بن اسحاق مطلبی سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیر کے دن، ربیع الاول کے مہینہ کی 12-راتیں گزرنے کے بعد، واقعہ فیل کے سال پیدا ہوئے.

ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفيل، لإثنتي عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الأول. (السيرة النبوية للذهبي، ص-6 و الوفا بأحوال المصطفى لإبن الجوزي، ج-1 / ص-155)

رسول اللہ ﷺ واقعہ فیل کے سال، ربیع الاول کے مہینہ کی 12-راتیں گزرنے کے بعد پیدا ہوئے.

و المشهور: أنه ولد يوم الإثنين، ثاني عشر من شهر ربيع الأول.

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية للقسطلاني، ج-1 / ص-142)

اور مشہور روایت یہی ہے کہ آپ ﷺ پیر کے دن 12-ربیع الاول کو پیدا ہوئے.

(3)-ان کے والد کا نام "وشنویش" (विष्णुयश)ہو گا، وشنویش یہ دو لفظوں کا مرکب ہے، ایک "وشنو" جو تریمورتی میں سے ایک خدا کا نام ہے، اور وہ کائنات کی حفاظت کرنے والا ہے، اور دوسرا "یش" اس کا معنی بندہ آتا ہے، تو مطلب ہوا خدا کا بندہ.

---

(3) 1- शम्भले **विष्णुयशसो** गृहे प्रादुर्भवाम्यहम् – सुमत्यामातरि विभो पत्नियां त्वन्निदेशत.

हे विभो मैं शम्भल ग्राम में **विष्णुयश** के यहाँ उनकी पत्नी सुमति के गर्भ से उत्पन्न हूँगा. (कल्कि पुराण, प्रथम अंश, अध्याय-2, श्लोक-4)

2- सुमत्यां **विष्णु यशसा** गर्भमाधत्त वैष्णवम् – गृह-नक्षत्र-राश्यादि-सेवित-श्रीपदाम्बुजम्.

भगवान् श्रीहरि **विष्णुयश** के द्वारा उनकी पतनी सुमति के गर्भ में प्रविष्ट होकर

भ्रूण रूप हुए. (कल्कि पुराण, प्रथम अंश, अध्याय-2, श्लोक-11)

3- शम्भलग्राममुख्यस्य ब्राह्मणस्य महात्मन – भवने **विष्णुयशस** कल्कि प्रादुर्भविष्यति.

उन दिनों शम्भल ग्राम में **विष्णुयश** नाम के एक श्रेष्ठ ब्राह्मण होंगे उन का हृदय बड़ा उदार एवं भगवद् भक्ति से पूर्ण होगा उनके घर कल्कि भगवान अवतार ग्रहण करेंगे. (श्रीमद भागवत पुराण, स्कन्ध-12, अध्याय-2, श्लोक-18)

4- अथासौ युगसन्ध्यायां दस्यूप्रायेषु राजसु – जनिता **विष्णुयश**सो नाम्ना कल्किर्जगत्पति:.

इसके भी बहुत पीछे जब कलयुगका अन्त समीप होगा और राजालोग प्राय: लुटेरे हो जायेंगे तब जगत् के रक्षक भगवान् **विष्णुयश** नामक ब्राह्मणके घर कल्किरूप में अवतीर्ण होंगे. (श्रीमद भागवत पुराण, स्कन्ध-1, अध्याय-3, श्लोक-25)

تو اگر اس کا عربی میں ترجمہ کیا جائے تو لفظ بنے گا "عبد الله" اللہ کا بندہ، خدا کا بندہ، اور حضرت محمد مصطفی ﷺ کے والد کا نام حضرت عبد اللہ تھا، جس کا معنی ہوتا ہے خدا کا بندہ.

وهو ابن عبد الله، و كان أصغر ولد أبيه عبد المطلب.

(السيرة النبوية لإبن كثير، ج-1 / ص-184)

اور وہ (یعنی حضرت محمد مصطفی ﷺ) حضرت عبد اللہ کے بیٹے ہیں، جو اپنے والد عبد المطلب کے سب سے چھوٹے لڑکے تھے.

قال : أنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب.

(البداية والنهاية لإبن كثير، ج-3 / ص-22، 24)

اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ﷺ عبد اللہ بن عبد المطلب کا بیٹا ہوں.

فهو محمد بن عبد الله بن عبد المطلب.

(زاد المعاد في هدي خير العباد لإبن قيم، ج-1 / ص-70)

پس سیدنا محمد مصطفی ﷺ عبد اللہ بن عبد المطلب کے بیٹے ہیں.

فهو محمد بن عبد الله الذبيح. (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية للقسطلاني، ج-1 / ص-90)

پس سیدنا محمد ﷺ عبد اللہ کے بیٹے ہیں جو ذبیح کہلاتے ہیں.

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے شرائط کو لکھنا شروع کیا تو اس میں لکھا یہ محمد رسول اللہ کی طرف سے تحریر ہے، تو مکہ والوں نے کہا کہ اگر ہم ان کو اللہ کا رسول مانتے تو کبھی نہ روکتے بلکہ ان پر ایمان لے آتے، اس لئے تمہیں یوں لکھنا چاہیئے کہ یہ محمد بن عبد اللہ کی طرف سے تحریر ہے، تو آقا علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا "أنا و الله محمد بن عبد الله" واللہ میں محمد بن عبد اللہ ہوں، اور واللہ میں اللہ کا رسول ہوں.

(صحيح البخاري، ح-2699، 3184 / صحيح مسلم، ح-1783، 1784)

(4)-ان کی والدہ کا نام "سُمتی" (सुमति) ہوگا، سُمتی کا معنی ہے "شانتی، امن والی" تو اگر اس کا عربی میں ترجمہ کیا جائے تو لفظ بنے گا "آمنة" امن والی شانتی والی، اور حضرت محمد مصطفی ﷺ کی والدہ کا نام آمنہ تھا.

---

(4) 1- शम्भले विष्णुयशसो गृहे प्रादुर्भवाम्यहम् – **सुमत्या**मातरि विभो पत्नियां त्वन्निदेशत.

हे विभो मैं शम्भल ग्राम में विष्णुयश के यहाँ उनकी पत्नी **सुमति** के गर्भ से उत्पन्न हूँगा. (कल्कि पुराण, प्रथम अंश, अध्याय-2, श्लोक-4)

2- **सुमत्यां** विष्णु यशसा गर्भमाधत्त वैष्णवम् – गृह-नक्षत्र-राश्यादि-सेवित-श्रीपदाम्बुजम्.

भगवान् श्रीहरि विष्णुयश के द्वारा उनकी पतनी **सुमति** के गर्भ में प्रविष्ट होकर भ्रूण रूप हुए. (कल्कि पुराण, प्रथम अंश, अध्याय-2, श्लोक-11)

أمّه آمنة بنت وهب . (كتاب الطبقات الكبير لإبن سعد، ج-1 / ص-95)

آپ ﷺ کی ماں آمنہ بنت وہب ہیں.

أن آمنة إبنة وهب أم رسول الله صلى الله عليه وسلم.
(الروض الأنف للسهيلي، ج-2 / ص-137 / السيرة النبوية لإبن هشام، ص-76)

حضرت وہب کی بیٹی حضرت آمنہ رسول اللہ ﷺ کی ماں ہیں.

آمنة بنت وهب أم رسول الله صلى الله عليه وسلم.
(البداية والنهاية لإبن كثير،ج-3 / ص-36)

حضرت آمنہ بنت وہب رسول اللہ ﷺ کی ماں ہیں.

عن عثمان بن أبي العاص قال : حدثتني أمي أنها شهدت ولادة آمنة بنت وهب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة ولدته.
(دلائل النبوة للبيهقي، ج-1 / ص-111 / الخصائص الكبرى، ج-1 / ص-113)

حضرت عثمان بن ابی عاص ثقفی روایت کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی رات موجود تھیں جب ان کی ماں حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو جنا.

(5)-کلکی اوتار کے چار مددگار ہوں گے، جو مل کر ان کی مدد کریں گے، اور شیطان کو ختم کریں گے، یعنی شیطانی کام جو اس دور میں رائج ہوں گے انھیں مٹادیں گے، اور عدل وانصاف کا ماحول قائم کریں گے.

---

(5) चतुर्भिर्भ्रातृभिर्देव करिष्यामि कलिक्षयम् – भवन्तो भान्धवा देवा स्वशेनावतरिष्यथ.

हे ब्रह्मण हम चारो भाई मिलकर उस कलि (शैतान) को नष्ट कर डालेंगे, अब सभी देवताओं को भी अपने-अपने बांधवों सहित पृथ्वी पर अवतार लेना है. (कल्कि पुराण, प्रथम अंश, अध्याय-2, श्लोक-5)

چار بھائی سے مراد چار مددگار ہیں، کیونکہ اصل میں (भ्राता) کا معنی مددگار آتا ہے، اور آقا علیہ الصلاۃ والسلام کے چار مددگار تھے جو آپ کے بعد منصب خلافت پر فائز ہوئے، جنہیں خلفاء راشدین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے.

1-حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ.

2-حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ.

3-حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ.

4-حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ.

اور (कलि) شیطان کا (नष्ट) خاتمہ کس طرح ہوا وہ خود ملاحظہ کر لیں.

عن مجاهد قال : إنّ إبليس رنّ أربع رنات : حين لعن، و حين أهبط من الجنة، و حين بعث محمد صلى الله عليه وسلم، و حين نزلت فاتحة الكتاب.
(تفسير القرطبي، ج-1 / ص-109، البداية والنهاية لإبن كثير،ج-3 / ص-42، الروض الأنف للسهيلي، ج-2 / ص-149)

حضرت مجاہد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: بیشک ابلیس چار مرتبہ آواز کے ساتھ رویا ہے، جب اللہ نے اسے ملعون قرار دیا، اور جب جنت سے نکالا گیا، اور جب حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ولادت ہوئی، اور جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی.

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : والذي نفسي بيده، ما لقيك الشيطان قطّ سالكا فجّا إلّا سلك فجّا غير فجّك. (صحيح البخاري، ح-3294، 3683، 6085 / صحيح مسلم، ح-2396)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، (اے عمر) اگر شیطان بھی کہیں راستے میں تمھیں مل جائے، تو جھٹ وہ تمہارا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے.

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : إن الشيطان ليخاف منك يا عمر.
(جامع الترمذي، ح-3690)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر بیشک شیطان بھی تم سے ڈرتا ہے.

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : إني لأنظر إلى شياطين الإنس و الجنّ قد فرّوا من عمر. (جامع الترمذي، ح-3691)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں دیکھ رہا ہوں کہ شیاطین انس و جن بھی عمر کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں.

(6)-کلکی اوتار(शीघ्रगामी) اڑنے والے گھوڑے پر سوار ہو کر زمین کا چکر لگائیں گے، اور وہ گھوڑا بھی دیوتاؤں کی طرف سے عطا کیا جائے گا، اور اپنی تلوار سے شر پسندوں اور فتنہ وفساد پھیلانے والوں سے جنگ لڑ کر انھیں ٹھیک کریں گے، ان کے بدن سے نور کی کرنیں (شعائیں) نکل رہی ہوں گی.

اس میں کئی باتیں ذکر کی گئی ہیں جو قابل ذکر ہیں، پہلی بات یہ کہ وہ(शीघ्रगामी)اڑنے والا گھوڑے پر سوار ہو کو زمین پر چکر لگائیں گے، اور وہ گھوڑا بھی(देवदत्त)یعنی دیوتاؤں کے ذریعہ دیا جائے گا، تو نبی پاک ﷺ بھی اڑنے والا گھوڑے "براق" پر سوار ہو کر مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ وغیرہ کی سیر کی، وہ براق بھی (देवदत्त)فرشتوں کے ذریعہ دیا گیا، اور(जगत्पति)ساری دنیا کی حفاظت کرنے والے، آپ ﷺ جس دور میں پیدا ہوئے وہ جہالت اور ظلم وزیادتی کا دور تھا کہ جب بچیوں کو زندہ در گور کیا جا رہا تھا، غریبوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ کر ان پر ہر طرح کا ظلم روا رکھا جا رہا تھا، اور عدل وانصاف کا تو دور دور تک پتہ نہیں تھا، اور گرتے ہوئے معاشرے کو سدھارنا ظالموں کو تلوار کے گھاٹ اتار کر ٹھیک کرنا.

---

(6) 1- अश्वमाशुगमारुह्य **देवदत्तं जगत्पति** – आसिनासाधुदमनमष्टैश्वर्यगुणान्वित. श्रीभगवान् ही अष्टसिध्दियोंके और समस्त सद्‌गुणोंके एकमात्र आश्रय हैं, समस्त चराचर **जगतके वे ही रक्षक** और स्वामी हैं, वे **देवदत्त** नामक **शीघ्रगामी घोड़ेपर** सवार होकर दुष्टोंको **तलवार**के घाट उतार ठीक करेंगे. (श्रीमद भागवत पुराण, स्कन्ध-12, अध्याय-2, श्लोक-19)

2- विचरन्नाशुना क्षोण्यां हयेनाप्रतिमद्युति – नृपलिग्ङच्छदो दस्युन्कोटिशो निहनिष्यति.
उनके रोम-रोमसे **अतुलनीय तेजकी किरणे** छिटकती होंगी, वे अपने **शीघ्रगामी घोड़े**से पृथ्वीपर सर्वत्र विचरण करेंगे और राजाके वेषमें छिपकर रहनेवाले कोटि-कोटि डाकुओंका संहार करेंगे.
(श्रीमद भागवत पुराण, स्कन्ध-12, अध्याय-2, श्लोक-20)

قال النبي صلى الله عليه و سلم : و أتيت بدابّة أبيض دون البغل فوق الحمار البراق، فانطلقت مع جبريل إلخ. (صحيح البخاري، ح-3207، 3887 / صحيح مسلم، ح-164)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک سفید سواری لائی گئی، خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی یعنی براق، میں اس پر سوار ہو کر جبریل علیہ السلام کے ساتھ چلا.

وہ اپنی تلوار سے فسادیوں کو موت کے گھاٹ اتاریں گے، تو اس سے یہ صاف ظاہر کہ وہ زمانہ تلوار سے جنگ لڑنے کا ہو گا ایٹم بم کا نہیں، اور سواری کے طور پر گھوڑوں کا استعمال ہوتا ہو گا، اور نبی پاک ﷺ کا دور تلوار سے جنگ لڑنے کا تھا جنگ میں گھوڑوں کا استعمال بھی ہوتا تھا، اور آپ ﷺ کے پاس نو تلواریں تھیں جس میں تلوار ذوالفقار کافی مشہور ہے آپ نے وہ تلوار حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی تھی، اگر ہندو لوگ ابھی بھی اس انتظار میں ہوں کہ کلکی اوتار آئیں گے، تو یہ سراران کی بھول ہے، کیونکہ آج کا دور ایٹم بم سے جنگ لڑنے کا ہے نہ کہ تلوار سے، اور شلوک میں اس بات کی صراحت ہے کہ وہ ایسے دور میں آئیں گے جب تلوار سے جنگ لڑنے کا ہو گا.

1- ذو الفقار، 2- الماثور، 3- البتّار، 4- الحتف، 5- الرسوب، 6- المخذم، 7- القضيب، 8- العضب، 9- القلعي (یہ ہندوستانی تلوار تھی).

عن ابن سيرين قال : سيف رسول الله صلى الله عليه و سلم كان حنفيا. (جامع الترمذي، ح-1683)

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار بنو حنیف کی تلواروں کی طرح تھی.

عن مزيدة قال : دخل رسول الله صلى الله عليه و سلم يوم الفتح و على سيفه ذهب و فضة قال طالب فسألته عن الفضة فقال كانت قبيعة السيف فضة. (جامع الترمذي، ح-1690)

حضرت مزیدہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز (مکہ میں) داخل ہوئے تو

آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی لگا ہوا تھا، طالب کہتے ہیں میں نے ان سے چاندی کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا.

عن ابن عباس ، أن النبي صلى الله عليه و سلم تنفّل سيفه ذا الفقار يوم بدر و هو الذي رآى فيه الرؤيا يوم أحد. (جامع الترمذي، ح-1561) / سنن ابن ماجة، ح-2808)

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے موقعہ پر اپنی تلوار ذوالفقار اپنے حصہ سے زیادہ لی، اور اس کے متعلق آپ ﷺ نے احد کے موقعہ پر خواب دیکھا تھا.

عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما ، فنزل رسول الله صلى الله عليه و سلم تحت شجرة و علّق بها سيفه إلخ. (صحيح البخاري، ح-2910 / صحيح مسلم، ح-843)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا اور اپنی تلوار اس پر لٹکا دی.

آپ ﷺ کے پاس کئی گھوڑے بھی تھے، جن کے نام یہ ہیں.

1- السّكب، 2- المرتجز، 3- لزاز ، 4- اللحيف، 5- سبحة، 6- الظرب، 7- ذو اللمة، 8- السرحان، 9- المرتجل، 10- الأدهم، 11- اليعسوب، 12- ذو العقّال، 13- الورد، 14- البحر، 15- الشحاء.

ان میں پہلے چھ راجح قول کے مطابق ہیں، اور باقی مختلف فیہ ہیں.

عن أنس رضي الله تعالى عنه ، استقبلهم النبي صلى الله عليه و سلم على فرس عري ما عليه سرج، في عنقه سيف. (صحيح البخاري، ح-2866)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کیا کہ نبی پاک ﷺ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر جس پر زین نہیں تھی سوار ہو کر صحابہ کرام سے آگے نکل گئے تھے، آپ کی گردن مبارک میں تلوار لٹکی ہوئی تھی.

عن سهل بن الساعدي قال: كان للنبي صلى الله عليه و سلم في حائطنا فرس يقال له اللحيف. (صحيح البخاري، ح-2855)

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انھوں نے بیان کیا کہ ہمارے باغ میں نبی پاک ﷺ کا ایک گھوڑا رہتا تھا جس کا نام لحیف تھا.

عن أبي ايوب قال : أتى النبي صلى الله عليه و سلم أعرابي فقال يا رسول الله صلى الله عليه و سلم إنّي أحبّ الخيل أ في الجنة خيل؟ قال رسول الله صلى الله عليه و سلم إن أدخلت الجنة أتيت بفرس من ياقوتة له جناحان فحملت عليه ثمّ طار بك حيث شئت. (جامع الترمذي، ح-2544 / مشكاة المصابيح، ح-5643)

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں، کیا جنت میں بھی گھوڑے ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم جنت میں داخل ہو گئے تو تمہیں ایسا گھوڑا دیا جائے گا جو یاقوت کا ہو گا، اس کے دو پر ہوں گے، تم اس پر سوار ہو گے اور جہاں چاہو گے وہ تمہیں اڑا کر لے جائے گا.

عن أبي هريرة قال : ما رأيت شيئا أحسن من رسول الله صلى الله عليه و سلم كأنّ الشمس تجري في وجهه.
(جامع الترمذي، ح-3648 / صحيح ابن حبان، ح-6309 / مسند أحمد بن حنبل، ح-8930)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی، یوں لگتا تھا گویا سورج آپ کے چہرہ مبارک پر گردش کر رہا ہو.

قال كعب بن مالك رضي الله تعالى عنه : و كان رسول الله صلى الله عليه و سلم إذا سرّ استنار وجهه حتّى كأنّه قطعة قمر.
(صحيح البخاري، ح-3556 / صحيح مسلم، ح-2769)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی بات پر خوش ہوتے تو چہرۂ مبارک چمک اٹھتا، ایسا معلوم ہوتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو.

عن جابر بن سمرة قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه و سلم في ليلة إضحيان فجعلت أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه و سلم و إلى القمر و عليه

حلّة حمراء فإذا هو عندي أحسن من القمر. (جامع الترمذي، ح-2811 / السنن الكبرى للنسائي، ح-9562)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا تو کبھی میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف، آپ ﷺ نے سرخ رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا، آپ ﷺ مجھے چاند سے زیادہ حسین لگ رہے تھے.

رسول اللہ ﷺ کے حسن کا عالم یہ تھا کہ اتنی چمک چاند اور سورج میں بھی کہاں تھی جتنی چہرۂ مصطفی میں تھی، اور یہ حال تو صرف اس وقت کا جب کہ آپ کا حسن پورے طور پر ظاہر نہیں کیا گیا اگر پورے طور پر ظاہر کر دیا جاتا تو کوئی بھی دیکھنے کی تاب نہیں لا سکتا تھا، ورنہ آنکھوں کی بینائی چلی جاتی.

قل یا أیّها النّاس إنّي رسول الله إلیکم جمیعا. (الأعراف-158)

تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں.

اور آپ ﷺ پر جو کتاب نازل ہوئی اس میں سب کو غلط کاموں سے ڈرایا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے.

تبارك الذي نزّل الفرقان علی عبده لیکون للعالمین نذیرا. (الفرقان-1)

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہے.

أذن للّذین یقاتلون بأنّهم ظلموا و إنّ الله علی نصرهم لقدیر. الّذین أخرجوا من دیارهم بغیر حقّ إلّا أن یقولوا ربّنا الله. (الحج-39، 40)

اجازت عطا ہوئی انھیں جن سے ظالم لڑتے ہیں اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے، وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ انھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے.

اللہ رب العزت کی طرف سے اجازت بھی عطا ہوگئی کہ جو ظالم ہیں انھیں اپنی تلوار سے موت کے گھاٹ اتار

کرامن وامان کاماحول قائم کریں، اور فسادیوں کا خاتمہ کیا جائے.

(7)-ان کے بدن سے خوشبو نکلے گی جو ہوا میں پھیل کر لوگوں کے دلوں کو مہکائیگی، حضور ﷺ کے پسینہ میں بھی ایسی خوشبو تھی کہ آپ جس راستے سے گزر جاتے وہ راستہ خوشبو سے مہکنے لگتا تھا، اور جو اپنے بدن پر مل لیتا تو اس کی کئی نسلوں تک وہ خوشبو باقی رہتی تھی.

---

(7) अथ तेषां भविष्यन्ति मनांसि विशदानि वै –
वासुदेवाग्ङरागातिपुण्यगन्धानिलस्पृशाम्.
प्रिय परीक्षित् जब सब डाकुओंका संहार हो चुकेगा तब नगरकी और देशकी सारी प्रजाका हृदय पवित्रतासे भर जायगा क्योकि भगवान कल्किके शरीरमें लगे हुए अग्ङरागका स्पर्श पाकर अत्यन्त पवित्र हुई वायु उनका स्पर्श करेगी और इस प्रकार वे भगवानके श्रीविग्रहकी दिव्य **गन्ध** प्राप्त कर सकेंगे. (श्रीमद भागवत पुराण, स्कन्ध-12, अध्याय-2, श्लोक-21)

عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : ولا شممت مسكة ولا عبيرة أطيب رائحة رائحة رسول الله صلى الله عليه و سلم.

(صحيح البخاري، ح-1973 / صحيح مسلم، ح-2330)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کرتے ہیں کہ میں نے مشک وعنبر کو بھی رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں پایا.

عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : دخل علينا النبي صلى الله عليه و سلم فقال عندنا فعرق، و جاءت أمّي بقارورة، فجعلت تسلت العرق فيها، فاستيقظ النبي صلى الله عليه و سلم فقال : يا أمّ سليم ! ما هذا الذي تصنعين؟ قالت هذا عرقك نجعله في طيبنا، وهو من أطيب الطيب. (صحيح مسلم، ح-2331)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے اور ہمارے یہاں ہی آپ ﷺ نے قیلولہ فرمایا تو آپ کو پسینہ آنے لگا، میری امی جان ایک شیشی لائیں اور اس

میں پسینہ کو جمع کرنے لگیں، حضور ﷺ بیدار ہوگئے اور فرمایا اے امّ سلیم! تم یہ کیا کر رہی ہو؟ انھوں نے عرض کیا یہ آپ کا پسینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ڈالیں گے، اور وہ سب سے عمدہ خوشبو ہے۔

(8)-پرشورام نے کلکی اوتار کو اپنے آشرم میں لے کر تعلیم دی، اسی طرح روح الامین حضرت جبرئیل علیہ السلام غار حراء میں حضور ﷺ کی خدمت میں وحی لیکر حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اللہ رب العزت کے کلام قرآن مجید کو سکھایا۔

---

(8) 1- ततो वस्तु गुरूकुले यान्त कल्कि निरीक्ष्यस – महेन्द्रद्रिस्थितो राम **समानीयाश्रम** प्रभु.

भगवान कल्कि को गुरूकुल वास के लिए जाते देख कर महेन्द्र पर्वत निवासी परशुराम उन्हें अपने आश्रम में ले गये. (कल्कि पुराण, प्रथम अंश, अध्याय-3, श्लोक-1)

2- वेद वेदाग्ड **तत्वज्ञ** धनुर्वेद विशारदम – कृत्वा निक्षत्रिया पृथ्वी दत्वा विप्राय दक्षिणाम.

मैंने इस पृथ्वी को क्षत्रिय-विहीन करके ब्राह्मणों को दक्षिणा स्वरूप दे डाली थी, अब तुम मुझे धर्म पूर्वक गुरू मानो **मैं तुमको शिक्षा दूंगा.** (कल्कि पुराण, प्रथम अंश, अध्याय-3, श्लोक-3)

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت : ثمّ حبّب إليه الخلاء و كان يخلو بغار حراء فيتحنّث فيه - وهو التعبّد الليالي ذوات العدد، قبل أن ينزع إلى أهله و يتزوّد لذالك، ثمّ يرجع إلى خديجة و يتزوّد لمثلها، حتّى جاءه الحق وهو في غار حراء فجاءه الملك فقال : إقرأ. فقال : فقلت ما أنا بقاريء، قال : فأخذني فغطّني حتّى بلغ منّي الجهد، ثمّ أرسلني فقال : إقرأ، قلت : ما أنا بقاريء، فأخذني فغطّني الثانية حتّى بلغ منّي الجهد، ثمّ أرسلني فقال : إقرأ، فقلت : ما أنا بقاريء، فأخذني فغطّني الثالثة، ثمّ أرسلني فقال : إقرأ باسم ربك الذي خلق. خلق الإنسان من علق. إقرأ و ربّك الأكرم. فرجع بها رسول الله صلى الله عليه و سلم يرجف فؤاده، فدخل على خديجة بنت خويلد رضي الله تعالى عنها فقال :

زمّلوني زمّلوني، فزمّلوه حتّى ذهب عنه الروع إلخ.
(صحيح البخاري، ح-3)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ "پھر من جانب قدرت آپ ﷺ تنہائی پسند ہو گئے اور آپ نے غار حرا میں خلوت نشینی اختیار فرمائی، اور کئی کئی دن ورات وہاں مسلسل عبادت اور یاد الہی میں مشغول رہتے، قبل اس کے کہ اپنے گھر والوں سے جدا رہیں توشہ اپنے ساتھ لے لیتے، پھر (توشہ ختم ہو نے پر ہی) حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تشریف لاتے اور کچھ اس جیسا ہی توشہ اور ساتھ لے کر پھر وہاں خلوت نشیں ہو جاتے، یہی طریقہ جاری رہا یہاں تک کہ حق منکشف ہو گیا اور غار حرا ہی میں قیام پذیر تھے کہ اچانک حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے اے محمد ﷺ پڑھئے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا میں نہیں پڑھتا، آپ فرماتے ہیں کہ فرشتے نے مجھے اتنی زور سے پکڑ کر دبایا کہ میری طاقت جواب دے گئی، پھر مجھے چھوڑ کر کہا پڑھئے، میں نے پھر وہی جواب دیا کہ میں نہیں پڑھتا، اس فرشتے نے دوسری بار پھر مجھے پکڑ کر اتنی زور سے دبایا کہ میری طاقت جواب دے گئی، پھر مجھے چھوڑ کر کہا پڑھئے، میں نے پھر وہی جواب دیا کہ میں نہیں پڑھتا، فرشتے نے تیسری بار مجھ کو پکڑ کر دبایا اور پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، انسان کو خون کی پھٹک سے بنایا، پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے، بس یہی آیتیں لے کر رسول اللہ ﷺ اس حال میں واپس ہوئے کہ آپ کا دل کانپ رہا تھا، آپ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھادو، مجھے کمبل اڑھادو، تو آپ کو کمبل اڑھا دیا اور آپ کا ڈر جاتا رہا.

(9)-کلکی اوتار کل یُگ (कलयुग) کے آخری اوتار ہوں گے، اسی طرح نبی پاک ﷺ بھی آخری زمانہ میں آخری نبی بن کر تشریف لائے، اب آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا.

(9) अथासौ **युगसन्ध्यायां** दस्यूप्रायेषु राजसु – जनिता विष्णुयशसो नाम्ना कल्किर्जगत्पतिः.

इसके भी बहुत पीछे **जब कलयुगका अन्त समीप होगा** और राजालोग प्राय: लुटेरे हो जायेंगे तब जगत् के रक्षक भगवान् विष्णुयश नामक ब्राह्मणके घर कल्किरूप में अवतीर्ण होंगे.

(श्रीमद भागवत पुराण, स्कन्ध-1, अध्याय-3, श्लोक-25)

ما كان محمد أبا أحد من رجالكم و لكن رسول الله و خاتم النبيين. (الأحزاب-40)

محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں.

و أنا خاتم النّبيين. (صحيح البخاري، ح-3535 / صحيح مسلم، ح-2286)

اور میں آخری نبی ہوں.

و أنا خاتم النّبيين لا نبي بعدي. (جامع الترمذي، ح-2219 / سنن أبي داؤد، ح-4252)

اور میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا.

و أرسلت إلى الخلق كافة و ختم بي النبيون. (صحيح مسلم، ح-523)

اور مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے، اور میرے ذریعہ سے نبیوں کے سلسلہ کو ختم کر دیا گیا.

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم إنّ الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي و لا نبيّ. (جامع الترمذي، ح-2272)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا رسالت و نبوت منقطع ہو گئی ہیں اور اب میرے بعد کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا.

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم فإنّي آخر الأنبياء. (صحيح مسلم، ح-1394)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک میں آخری نبی ہوں.

(10)-چاروں ویدوں میں "نراشنس"(नराशंस)کالفظ کئی مرتبہ آیاہے، یہ لفظ دو لفظوں کامرکب ہے، ایک "نر" اور دوسرا "آشنس" نر آدمی کو کہتے ہیں اور آشنس جس کی تعریف(प्रशंसा)کی جائے، تو اگر اس لفظ کا عربی میں ترجمہ کیا جائے تو اس کے مقابل لفظ آئے گا "محمد" جس کی حمد (تعریف) کی جائے، تو پتہ چلا کہ وہ نراشنس کوئی اور نہیں بلکہ حضرت محمد ﷺ ہیں.

حضرت محمد ﷺ کی وہ ذات ہے جس کی تعریف اپنے تو اپنے رہے غیر بھی کرتے ہیں، بلکہ خود رب کائنات بھی آپ کی تعریف فرماتا ہے.

---

(10) 1- **नराशंस**मिह प्रियमस्मिन् यज्ञ उप ह्वये – मधुजिह्नं हविष्कृकम्.
(ऋग्वेद संहिता, प्रथमं मण्डलम्, सूक्त-13, मन्त्र-3)

2- **नराशंसं** सुधृष्टममपश्यं सप्रथस्तमम् – दिवो न सद्ममखसम्.
(ऋग्वेद संहिता, प्रथमं मण्डलम्, सूक्त-18, मन्त्र-9)

3- **नराशंसं** वाजिनं वाजयन्निह क्षयद्वीरं पूषणं **सुम्नैरीमहे** – रथं न दुर्गाद्वसव सुदानवो विश्वस्मात्रो अंहसो निष्पिपर्तन,
(ऋग्वेद संहिता, प्रथमं मण्डलम्, सूक्त-106, मन्त्र-4)

4- शुचि पावको अभ्दुतो मध्वा यज्ञं मिमिक्षति – **नराशंसस्त्रि**रा दिवो देवो देवेषु यज्ञिय. (ऋग्वेद संहिता, प्रथमं मण्डलम्, सूक्त-142, मन्त्र-3)

5- **नराशंस** प्रति धामान्यज्जन् तिस्त्रो दिव प्रति महा स्वर्चि – घृतप्रुषा मनसा हवेयमुन्दन्मूर्धन्यज्ञस्य समनक्तु देवान्. (ऋग्वेद संहिता, द्वितीयं मण्डलम्, सूक्त-3, मन्त्र-2)

6- तनूनपादुच्यते गर्भ आसुरो **नराशंसो** भवति यद्विजायते – मातरिश्वा यदमिमीत मातरि वातस्य सर्गो अभवत्सरीमणि.
(ऋग्वेद संहिता, तृतीयं मण्डलम्, सूक्त-29, मन्त्र-11)

7- **नराशंस** सुषूदतीमं यज्ञमदाभ्य – कविर्हि मधुहस्त्य.
(ऋग्वेद संहिता, पञ्चमं मण्डलम्, सूक्त-5, मन्त्र-2)

8- **नराशंसस्य** महिमानमेषा मुप स्तोषाम यजतस्य यज्ञै – ये सुक्रतव शुचयो धियधा स्वदन्ति देवा उभयानि हव्या. (ऋग्वेद संहिता, सप्तमं मण्डलम्, सूक्त-2, मन्त्र-2)

9- **नराशंसं** पूषणमगोह्यमग्निं देवेध्दमभ्यर्चसे गिरा – सूर्यमासा चन्द्रमसा यमं दिवि त्रितं वातमुषसमक्तुमश्विना. (ऋग्वेद संहिता, दशमं मण्डलम्, सूक्त-64, मन्त्र-3)

10- **नराशंसो** नोवतु प्रयाजे शं नो अस्त्वनुयाजो हवेषु – क्षिपदशस्तिमप दुर्मतिं हन्नथा करद्यजमानाय शं यो. (ऋग्वेद संहिता, दशमं मण्डलम्, सूक्त-182, मन्त्र-2)

11- मनो नवाह्वामहे **नराशंसेन** स्तोमेन – पितृणां च मन्मभि.
(यजुर्वेद संहिता, अध्याय-3, मन्त्र-53)

12- **नराशंस** प्रति शूरो मिमानस्तनूनपात्प्रति यज्ञस्य धाम - गोभिर्वपावान् मधुना समञ्जन् हिरण्यैश्चन्द्री यजति प्रचेता. (यजुर्वेद संहिता, अध्याय-20, मन्त्र-37)

13- इन्द्रायेन्दुं सरस्वती **नराशंसेन** नग्नहुम् – अधातामश्विना मधु भेषजं भिषजा सुते. (यजुर्वेद संहिता, अध्याय-20, मन्त्र-57)

14- होता यक्ष**न्नराशंसन्न** नग्नहुं पतिंसुरया भेषजं मेष सरस्वती भिषग्रथो न चन्द्रयश्विनोर्वपा इन्द्रस्य वीर्यंबदरैरुपवाकाभिर्भेषजं तोक्मभि पय सोम परिस्त्रुता घृतं मधु व्यन्त्वाज्यस्य होतर्यज. (यजुर्वेद संहिता, अध्याय-21, मन्त्र-31)

15- देव इन्द्रो **नराशंस**स्त्रिवरूथ सरस्वत्याश्विभ्यामीयते रथ – रेतो न रूपममृतं जनित्रमिन्द्राय त्वष्टा दधदिन्द्रयाणि वसुवने वसुधेयस्य व्यन्तु यज.
(यजुर्वेद संहिता, अध्याय-21, मन्त्र-55)

16- मध्वा यज्ञं नक्षसे प्रीणानो **नराशंसो** अग्ने – सुकृद्देव सविता विश्वार.
(यजुर्वेद संहिता, अध्याय-27, मन्त्र-13)

17- होता यक्षत्तनूनपातमूतिभिर्जेतारमपराजितम् – इन्द्रं देवं स्वर्विदं पथिभिर्मधुमत्तमै**र्नराशंसेन** तेजसा वेत्वाज्यस्य होतर्यज. (यजुर्वेद संहिता, अध्याय-28, मन्त्र-2)

18- देव इन्द्रो **नराशंस**स्त्रिवरूबन्धुरो देवमिन्द्रमवर्धयत् – शतेन

शितिपृष्ठानामाहित सहस्त्रेण प्रवर्त्तते मित्रावरूणेदस्य होत्रमर्हतो बृहस्पति स्तोत्रमश्विनाध्वर्यवं वसुवने वसुधेयस्य वेतु यज.
(यजुर्वेद संहिता, अध्याय-28, मन्त्र-19)

19- देवो **नराशंसो** देवमिन्द्रं वयोधसं देवो देवमवर्धयत् – विराजा छन्दसेन्द्रियं रूपमिन्द्रे वयो दधद्वसुवने वसुधेयस्य वेतु यज. (यजुर्वेद संहिता, अध्याय-28, मन्त्र-42)

20- **नराशंस**मिह प्रियमस्मिन् यज्ञ उप ह्वये – मधुजिह्वं हविष्कृकम्.
(सामवेद संहिता, उत्तरार्चिके, अध्याय-11, प्रथमखण्ड, मन्त्र-3)

21- इदं जना उप श्रुत **नराशंस** स्तविष्यते – षष्टिं सहस्त्रा नवतिं च कौरम आ रूशमेषु दद्महे. (अथर्ववेद संहिता, काण्ड-20, सूक्त-127, मन्त्र-1)

اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے، "**و رفعنا لك ذكرك**". (الشرح-4)

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا.

قال أبو العالية : صلاة الله ثناءه عليه عند الملائكة .

(رواه البخاري في صحيحه، كتاب التفسير تحت الآية إنّ الله و ملائكته يصلّون على النبي إلخ.)

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کا صلاۃ پڑھنے کا مطلب ہے اپنے فرشتوں میں آپ ﷺ کی تعریف فرمانا.

جب نبی پاک ﷺ کی ولادت کے ساتویں دن آپ کے دادا حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ کی جانب سے عقیقہ فرمایا اور اہل قریش کی دعوت کی، اہل قریش جب کھانے سے فارغ ہوئے تو بچہ کا نام پوچھا آپ کے دادا نے بتایا کہ میں نے اس کا نام محمد ﷺ رکھا ہے، انھوں نے نام رکھنے کی وجہ پوچھی تو آپ کے دادا نے فرمایا: أردت أن يحمده الله في السماء و خلقه في الأرض.

(البداية و النهاية لإبن كثير، ج-3 / ص-41 و دلائل النبوة للبيهقي، ج-1 / ص-113)

(میں نے اس بچہ کا نام محمد ﷺ اس لئے رکھا ہے) کہ میں چاہتا ہوں اس کی تعریف آسمان میں اللہ رب

العزت فرمائے اور زمین میں اس کی مخلوق اس بچہ کی تعریف کرے.

(11)-بات صرف لفظ "نراشنس"(नराशंस) کی ہی نہیں ہے، بلکہ نراشنس کی جو خصوصیات ویدوں میں ذکر کی گئی ہیں وہ بھی حضرت محمد ﷺ میں پائی جاتی ہیں.

پنڈت وید ترکاش اوپادھیاے لکھتے ہیں:

(ऊँट)اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نراشنس ایسے علاقہ میں پیدا ہوں گے جو ریگستانی ہوگا اور وہاں سواری کے طور پر اونٹوں کا استعمال کیا جاتا ہوگا، حضرت محمد ﷺ بھی عرب میں پیدا ہوئے جو ریگستانی ہے اور وہاں پر سواری کے لئے اس دور میں عام طور پر اونٹ ہی استعمال ہوتے تھے.

نبی پاک ﷺ نے اونٹ پر کئی مرتبہ سواری فرمائی ہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے جب مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو بھی اونٹنی پر سوار ہو کر سفر طے کیا جس کو "قصواء" کہا جاتا ہے، وہ اونٹنی کئی سال تک زندہ رہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اس اونٹنی نے موت پائی.

(सौ स्वर्ण मुद्राओं)سے مراد سو ایسے لوگ ہیں جو نراشنس کی تعلیم کو دوسروں تک پہنچاتے ہوں، کیونکہ علم سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں، نبی پاک ﷺ کی تعلیم کو عام کرنے والے سو لوگ تھے جنھیں اصحاب صفہ کہا جاتا ہے، تعلیم کو عام کرنے والے صحابہ کرام اور بھی تھے مگر اصحاب صفہ کا حال یہ تھا کہ انھوں نے دنیا کو پس پشت ڈال کر صرف تعلیم پر توجہ فرمائی.

(दस हारों)سے مراد ایسے دس لوگ ہیں جو نراشنس کے قریبی اور محبوب ہوں، کیونکہ گلے کا ہار قریبی اور محبوب شیٔ ہے، نبی پاک ﷺ کے دس صحابہ کرام قریبی اور محبوب تھے جنھیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے.

(तीन सौ अश्वों)سے مراد تین سو بہادر مجاہدین ہیں، جنگ بدر میں آپ ﷺ کے مجاہدین کی تعداد تین سو کے قریب تھی جنھوں نے بے سروسامانی کے عالم میں بھی اپنی بہادری کے ایسے جوہر دکھائے کہ ہزاروں

پر غالب آ گئے.

(दस हजार गौओं) سے مراد دس ہزار ایسے لوگ ہیں جو نراشنس کے مدد گار ہوں، جب آقا علیہ الصلاۃ والسلام فتح مکہ کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تو اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ دس ہزار صحابہ کرام کا لشکر تھا، اور ان کی خوبیوں کا کیا کہنا کہ مکہ بھی فتح ہو گیا نہ جنگ ہوئی نہ کسی کا خون بہا اور نہ کسی کا کوئی نقصان ہوا.

(मधुजिह्नं) کا مطلب ہے جس کی بات میں مٹھاس ہو، آپ ﷺ کا کلام اتنا شیریں تھا کہ جو کوئی آپ کی گفتگو سن لیتا وہ بغیر متاثر ہوئے نہیں رہ سکتا، لوگ آپ کی گفتگو سن کر ہی مسلمان ہو جاتے تھے.

(स्वर्चि) کا مطلب ہوتا ہے ایسا خوبصورت شخص جس کی روشنی سے گھر گھر بلکہ دونوں جہان روشن ہو جائیں، آپ ﷺ نے علم کو گھر گھر پہنچایا اور جہالت کو دور کیا، کیونکہ علم نور ہے اور جہالت تاریکی، اور گمراہی کے اندھیروں میں بھٹک رہے لوگوں کو ہدایت کا نور عطا کیا.

---

(11) 1- उष्ट्रा यस्य प्रवाहणो वधुमन्तो द्विर्दश – वर्ष्मा रथस्य नि जिहीडते दिव ईषमाणा उपस्पृश.

बीस ऊँट अपनी वधुओं (शक्तियों) सहित उस (नर) के रथ को खींचते हैं, उस रथ के सिर द्युलोक को स्पर्श करने की इच्छा के साथ चलते हैं.

2- एष इषाय मामहे शतं निष्कान् दश स्त्रज – त्रीणि शातान्यर्वतां साहस्त्रा दश गोनाम्.

इस (नर श्रेष्ठ ने) मामह ऋषि को **सौ स्वर्ण मुद्राओं, दस हारों, तीन सौ अश्वों तथा दस हजार गौओं का दान दिया.** (अथर्ववेद संहिता, काण्ड-20, सूक्त-127, मन्त्र-2,3)

3- **नराशंस**मिह प्रियमस्मिन् यज्ञ उप ह्वये – **मधुजिह्नं** हविष्कृकम्.

हम इस यज्ञ में देवताऔं के प्रिय और अहादक (मधुजिह्नं) अग्नीदेव का आवाहन

करते हैं, वह हमारी हवियों को देवताओं तक पहुँचाने वाले हैं, अस्तु, वे स्तुत्य हैं. (ऋग्वेद संहिता, प्रथमं मण्डलम्, सूक्त-13, मन्त्र-3)

4- **नराशंस** प्रति धामान्यज्जन् तिस्त्रो दिव प्रति मह्ना स्वर्चि – घृतप्रुषा मनसा हवेयमुन्दन्मूर्धन्यज्ञस्य समनक्तु देवान्.

सबके द्वारा स्तुत्य ये अग्नीदेव **पृथिवी, अंतरिक्ष और आकाश तीनों लोकों को अपने महान सामर्थ्य से प्रकाशित करते हुए**, स्नेहयुक्त मन से हविष्यात्र को ग्रहण करते हुए यज्ञ स्थल में अपने दिव्य प्रभाव को प्रकट करते हैं. (ऋग्वेद संहिता, द्वितीयं मण्डलम्, सूक्त-3, मन्त्र-2)

بخاری شریف کی ایک طویل حدیث میں واقعہ ہجرت کا ذکر ہوا ہے جس کی راوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں اس میں ہے،"قال أبو بكر: فخذ بأبي أنت يا رسول الله صلى الله عليه و سلم إحدى راحلتيّ هاتين، قال رسول الله صلى الله عليه و سلم بالثمن، قالت قائشة: فجهّزناهما أحثّ الجهاز و صنعنا لهما سفرة في جراب، فقطعت أسماء بنت أبي بكر قطعة من نطاقها فربطت به على فم الجراب، فبذالك سميت ذات النطاق". (صحيح البخاري، ح-2905)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے باپ آپ پر فدا ہوں ان دونوں میں سے ایک اونٹنی آپ لے لیجئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیکن قیمت سے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے جلدی جلدی ان کے لئے تیاریاں شروع کر دیں اور کچھ زاد راہ ایک تھیلے میں رکھ دیا، اسماء بنت ابو بکر نے اپنے پٹکے کے ٹکڑے کر کے تھیلے کا منہ اس سے باندھ دیا اور اسی وجہ سے اس کا نام ذات النطاق (پٹکے والی) پڑ گیا.

اصحاب صفہ کے اسماء گرامی: 1- أبو هريرة، 2- عبد الله بن مسعود، 3- عبد الله بن عمر بن الخطاب ، 4- سلمان الفارسي، 5- عبد الله بن أم مكتوم، 6- أبو اليقظان عمار بن ياسر، 7- بلال بن رباح، 8- صهيب بن سنان، 9- عتبة بن

غزوان، 10- زيد بن الخطاب أخو عمر، 11- أبو كبشة مولى رسول الله صلى الله عليه و سلم، 12- أبو مرثد كناظ بن حصين العدوي، 13- صفوان بيضاء، 14- أبو عبس بن جبر، 15- سالم مولى أبي حنيفة بن عتبة بن ربيعة، 16- مسطح بن أثاثة بن عباد بن عبد المطلب، 17- عكاشة بن محصن الأسدي، 18- مسعود بن ربيع القاري، 19- عمير بن عوف مولى سهيل بن عمرو، 20- عويم بن ساعدة، 21- أبو لبابة بن عبد المنذر، 22- سالم بن عمير، 23- أبو البشر كعب بن عمرو، 24- خبيب يساف، 25- عبد الله بن أنيس، 26- أبو ذر جندب بن جنادة الغفاري، 27- عتبة بن مسعود الهذلي، 28- أبو الدرداء عويمر بن عامر،

29- عبد الله بن زيد الجهني، 30- الحجاج بن عمرو الأسلمي، 31- عبد الله بن ذو البجادين،

32- ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه و سلم، 33- معاذ بن الحارث القاري، 34- السائب بن خلاد، 35- ثابت بن وديعة، 36- أوس بن أوس الثقفي، 37- أبو برزة الأسلمي، 38- أبو ثعلبة الخشني، 39- أبو رزين، 40- أبو ريحانة شمعون الأزدي، 41- أبو عسيب مولى رسول الله صلى الله عليه و سلم، 42- أبو فراس الأسلمي، 43- أبو مويهبة مولى رسول الله صلى الله عليه و سلم، 44- أسماء بن حارثة، 45- الأغر المزني، 46- البراء بن مالك، 47- الحسن بن علي، 48- الحكم بن عمير، 49- الطفاوي الدوسي، 50- العرباض بن سارية، 51- بشير بن الحصاصية، 52- ثابت بن الضحاك، 53- ثقيف بن عمرو، 54- جارية بن حميل، 55- جرهد بن خويلد، 56- جعيل بن سراقة، 57- حارثة بن النعمان، 58- حازم بن حرملة، 59- حبيب بن زيد، 60- حذيفة بن أسيد، 61- حذيفة بن اليمان، 62- حرملة بن إياس، 63- حنظلة بن أبي عامر، 64- خالد بن زيد،

65- خريم بن أوس، 66- خريم بن فاتك، 67- خنيس بن حذافة، 68- دكين بن سعيد، 69- ربيعة بن كعب الأسلمي، 70- رفاعة أبو لبابة، 71- سالم بن عبيد الأشجعي، 72- عبادة بن خالد الغفاري، 73- سعد بن أبي وقاص، 74- سعد بن

شالك، 75- سعيد بن عامر بن جذيم الجمحي، 76- سفينة أبو عبد الرحمن، 77- أبو عبد الله الفارسي، 78- المقداد بن عمرو بن ثعلبة أو المقداد بن الأسود الكندي، 79- شداد بن أسيد، شقران مولى رسول الله صلى الله عليه و سلم، 80- طخفة بن قيس، 81- طلحة بن عمرو، 82- عبادة بن قرص، 83- عبد الرحمن بن جبر بن عمرو،
84- عبد الرحمن بن قرط، 85- عبد الله الحارث بن جزء الزبيدي، 86- عبد الله بن مسعود الهذلي، 87- عبد الله بن حبشي الخثعمي، 88- عبد الله بن حوالة الأزدي، 89- عبد الله بن عبد الأسد المخزومي، 90- خباب بن الأرت، 91- أبو عبيدة عامر بن عبدالله بن الجراح، 92- عبد الله بن عمرو بن حرام الأنصاري، 93- عتبة بن الندر السلمي، 94- عقبة بن عامر الجهني، 95- عتبة بن عبد السلمي، 96- عمرو بن تغلب، 97- فضالة بن عبيد الأنصاري، 98- معاوية بن الحكم السلمي، 99- واثلة بن الأسقع، 100- فرات بن حيان العجلي.
عن عبد الرحمن بن عوف قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : أبو بكر في الجنة و عمر في الجنة و عثمان في الجنة و علي في الجنة و طلحة في الجنة و الزبير في الجنة و عبد الرحمن بن عوف في الجنة و سعد في الجنة و سعيد في الجنة و أبو عبيدة بن الجراح في الجنة. (جامع الترمذي، ح-3747 / السنن الكبرى للنسائي، ح-8138)

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق جنتی ہیں اور حضرت عمر ابن خطاب جنتی ہیں اور حضرت عثمان غنی جنتی ہیں اور حضرت علی ابن ابی طالب جنتی ہیں اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ جنتی ہیں اور حضرت زبیر بن عوام جنتی ہیں اور حضرت عبد الرحمن بن عوف جنتی ہیں اور حضرت سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں اور حضرت سعید بن زید جنتی ہیں اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح جنتی ہیں رضی اللہ تعالی عنہم.

أن سعيد بن زيد حدثه في نفر أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال : عشرة

في الجنة، أبو بكر في الجنة و عمر في الجنة و عثمان و علي و الزبير و طلحة و عبد الرحمن و أبو عبيدة و سعد بن أبي وقاص قال فعدّ هؤلاء التسعة و سكت عن العاشر فقال القوم ننشدك الله يا أبا الأعور من العاشر قال نشدتموني بالله أبو الأعور في الجنة.

(جامع الترمذي، ح-3748 / السنن الكبرى للنسائي، ح-8139)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ نے چند لوگوں کو یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس لوگ جنتی ہیں، حضرت ابو بکر صدیق جنتی ہیں اور حضرت عمر ابن خطاب جنتی ہیں اور حضرت عثمان غنی اور حضرت علی ابن ابی طالب اور حضرت زبیر بن عوام اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت سعد بن ابی وقاص راوی کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں سے خاموش ہو گئے، لوگوں نے کہا اے ابو اعور ہم تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتے ہیں کہ دسویں شخص کے متعلق بھی بتایئے کہ وہ کون ہے؟ فرمانے لگے تم نے مجھے اللہ کی قسم دے دی ہے (لہذا سنو) ابو اعور (حضرت سعید بن زید) بھی جنتی ہیں رضی اللہ تعالی عنہم.

عن البراء رضي الله عنه قال : استصغرت أنا و ابن عمر يوم بدر، و كان المهاجرون يوم بدر نيّفا على ستين، و الأنصار نيّفا و أربعين و مئتين. (صحيح البخاري، ح-3956)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں مجھے اور عبد اللہ بن عمر کو کم سن قرار دے دیا گیا تھا اور اس لڑائی میں مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے کچھ زیادہ تھی، اور انصار دو سو چالیس سے کچھ زیادہ تھی (کل تین سو کچھ ہوتی ہے).

عن البراء رضي الله عنه قال : كنا نتحدث أن أصحاب بدر ثلاث مائة و بضعة عشر. (وفي رواية الترمذي ثلاث مائة و ثلاثة عشر)

(صحيح البخاري، ح-3957، 3958، 3959 / جامع الترمذي، ح-1598)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا کہ ہم آپس میں یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی

تعداد تین سو دس کے کچھ اوپر تھی،(امام ترمذی کی روایت میں تین سو تیرہ کا ذکر ہے)

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : خرج رسول الله صلى الله عليه و سلم إلى مكة لعشر مضين من رمضان، فصام و صام الناس حتى إذا كان بالكديد أفطر، فنزل مر ظهران في عشرة آلاف من الناس، فيهم ألف من مزينة، و سبع مائة من بني سليم.

(المطالب العالية لإبن حجر العسقلاني، ج-17/ص-459، ح-4301 / السيرة النبوية لإبن هشام، ص-543)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہمانے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ دس رمضان کو مکہ شریف کی طرف روانہ ہوئے، آپ ﷺ اور آپ کے جاں نثار روزے سے تھے یہاں تک کہ جب سخت زمین پر سفر طے کرنے کی نوبت آئی تو آپ نے روزے کو توڑ دیا، پھر آپ ﷺ نے دس ہزار لوگوں کے ساتھ "مر الظہران" نامی جگہ پر پڑاؤڈالا،ان دس ہزار میں ایک ہزار قبیلہ مزینہ کے افراد تھے اور سات سو قبیلہ بنو سلیم کے افراد تھے.

و كان جميع من شهد فتح مكة من المسلمين عشرة آلاف.

(البداية والنهاية، ج-4/ص-565)

اور فتح مکہ میں جتنے مسلمان شریک ہوئے تھے ان کی کل تعداد دس ہزار تھی.

وما ينطق عن الهوى. إن هو إلّا وحي يوحى. (النجم-3، 4)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے،ان کی بات تو وحی الہی ہوتی ہے جو انھیں کی جاتی ہے.

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : أنا أفصح العرب.

(تفسير روح المعاني، ج-11/ص-119 / بحار الأنوار، ج-17/ص-102)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اہل عرب میں سب سے بڑھ کر فصیح اللسان ہوں.

و في رواية : أنا أفصح العرب و العجم. (عوالي اللئالي العزيزية، ج-4/ص-120، ح-193)

میں عرب و عجم کا سب سے بڑا فصیح اللسان ہوں.

و في رواية : أنا أعرب العرب. (المعجم الكبير، ح-5437 / كنز العمال للهندي، ح-31873)

میں اہل عرب میں سب سے زیادہ فصیح ہوں.

و في رواية أخرى : أنا أعربكم .

(كنز العمال للهندي، ح-31884 / الجامع الصغير، ح-2681)

میں تم سب سے زیادہ فصیح ہوں.

و كان النبي صلى الله عليه و سلم إذا صمت فعليه الوقار و إذا تكلم سما و علاه البهاء، حلو المنطق.

(السيرة النبوية لإبن كثير، ج-2/ص-261، و الأنوار في شمائل النبي المختار ﷺ، ص-342)

نبی پاک ﷺ جب سکوت فرماتے تو بہت سنجیدہ نظر آتے اور جب کلام فرماتے تو چہرہ مبارک کھل اٹھتا نہایت حسین نظر آتے، اور آپ شیریں کلام تھے، آپ کی گفتگو میں بہت مٹھاس تھی.

إن الله قال : أبثّ العلم في آخر الزمان حتى يعلم الرجل، والمرأة، والعبد، والحر، والصغير، والكبير. (سنن الدارمي، ح-273)

بیشک اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں مَیں علم کو اس طرح پھیلاؤں گا کہ ہر مرد و عورت، غلام و آزاد، چھوٹے اور بڑے اس کو حاصل کر لیں گے.

قال النبي صلى الله عليه و سلم : و رأت أمي حين حملت بي أنه خرج منها نور أضاءت له قصور بصرى من أرض الشام .

(المستدرك للحاكم، ح-4174، 4175 / مسند أحمد بن حنبل، ح-17281)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میری ولادت کے وقت میری ماں (حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا) نے دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس کی روشنی سے ملک شام کی زمین پر آباد بصری شہر کے قلعے چمک اٹھے.

اللہ رب العزت اپنے محبوب پاک ﷺ کے ذریعہ سے علم کو ہر انسان اور ہر گھر میں علم کی روشنی کو پھیلا دے گا، اسی لئے صحابہ کرام بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے قیامت تک کی ہر چیز کا علم ہمیں عطا کر دیا،

یہاں تک کہ آپ نے تو ہمیں ہوا میں اڑنے والے پرندے کی اڑنے کی سائنس بھی ہمیں بتادی، اہل جنت کے جنت اور اہل دوزخ کے دوزخ میں جانے تک کے تمام واقعات سے ہمیں آگاہ فرمادیا.

(12)-لفظ "احمد" بھی چاروں ویدوں میں آیاہے، اس کا ترجمہ کئی طرح سے کیا گیاہے، لیکن اگر ان شلوک کے پورے مفہوم پہ غور کیا جائے تو یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ اس سے مراد حضرت محمد ﷺ ہی ہو سکتے ہیں، کیونکہ ان اوصاف کی حامل ذات صرف آپ ہی کی ہے، جن کا دوسرا نام احمد بھی ہے، محمد اور احمد دونوں "حمد" سے مشتق ہیں، جن کا معنی ایک ہی ہے.

---

(12) 1- वेदाहमेतं (वेद अहमेत) पुरूषं महान्तमादित्यवर्ण तमस परस्तात् – तमेव विद्त्वाति मृत्युमेति नान्य पन्था विद्यतेयनाय.
सूर्य के समतुल्य तेजसम्पन्न अंधकाररहित वह विराट पुरूष है जिसको जानने के पश्चीत् साधक को मोक्ष की प्राप्ति होती है, मोक्षप्राप्ति का यही मार्ग इससे भिन्न और कोई मार्ग नहीं. (यजुर्वेद संहिता, अध्याय-31, मन्त्र-18)

2- **अहमिध्दि** पितुष्परि मेधामृतस्य जग्रह – अहं सूर्य इवाजनि.
हमने पालनकर्ता यक्षरूपी इन्द्रदेव की बुध्दि को अपनी ओर आकर्षित कर लिया है, इससे हम सूर्यदेव के सदृश तेज से युक्त हो गये हैं.
(सामवेद संहिता, ऐन्द्रं पर्व, अध्याय-3, चतुर्थ खण्ड, मन्त्र-8)
(सामवेद संहिता, उत्तरार्चिके, अध्याय-14, प्रथमखण्ड, मन्त्र-12)
(ऋग्वेद संहिता, अष्टमं मण्डलम्, सूक्त-6, मन्त्र-10)
(अथर्ववेद संहिता, काण्ड-20, सूक्त-115, मन्त्र-1)

3- उक्ष्णो हि मे पञ्चदश साकं पचन्ति विंशतिम – **उताहमद्मि** (उत **अहमद**) पीव इदुभा कुक्षी पृणन्ति मे विश्वस्मादिन्द्र उत्तर.
मेरे लिए पन्द्रह-बीस उक्षा एक साथ परिपक्क होते हैं उनक सेवन करके में पुष्ट होता हूँ, मेरे दोनों पार्श्व उससे भर जाते हैं विश्व में इन्द्रदेव ही सर्वोपरि हैं.
(अथर्ववेद संहिता, काण्ड-20, सूक्त-126, मन्त्र-14)

و مبشّرا برسول يأتي من بعدي اسمه أحمد. (الصفّ-6)

اوران رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام "احمد" ہے.

عن جبير بن مطعم قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم إنّ لي أسماء أنا محمد، و أنا أحمد، و أنا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر، و أنا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي، و أنا العاقب. (صحيح البخاري، ح-3532، 4896 / صحيح مسلم، ح-2354)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پانچ نام ہیں ،میں محمد، احمد اور ماحی (یعنی مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالی میرے ذریعہ سے کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر ہوں کہ تمام انسانوں کا (قیامت کے دن) میرے بعد حشر ہوگا، اور میں عاقب ہوں (یعنی خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نیا نبی دنیا میں نہیں آئے گا.

(13)-لفظ "محمد" بھی بھاگوت پران اور بھوشیہ پران میں آیا ہے، اور اس کا مفہوم تو اتنا واضح ہے کہ جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا، بھاگوت پران میں لفظ "محمد" کا ترجمہ دو لفظوں میں بانٹ کر "مُح اور مد" کیا گیا ہے، جو کہ جان بوجھ کر حقیقت کو چھپانے کی ایک کوشش ہے، لفظ آیا ہے "محمد اندھ کار ناشم" (मोहमदान्धकारनैशं) محمد ﷺ کے ذریعہ اندھیروں کو ختم کیا جائے گا، اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ بعثت محمدی کا مقصد لوگوں کو گمراہی کے اندھیروں کو ختم کرکے ہدایت کا نور پھیلانا ہے.

اور بھوشیہ پران میں تو حضرت آدم، نوح، عیسی علیہم السلام وغیرہ کئی نبیوں کا ذکر صراحت کے ساتھ آیا ہے، اس لئے یہاں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ اس لفظ محمد (महामद) سے کوئی دوسرا مراد ہو.

اس کہانی سے پہلے حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر ہے اور اس کے بعد محمد ﷺ کا، حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد دنیا میں اگر کوئی دوسرا نبی تشریف لایا ہے تو وہ آپ ﷺ ہی ہیں.

(13) 1- भाग्योदयेन बहुजन्मसमार्जितेन सत्सगड़मं च लभते पुरूषो यदा वै – अज्ञान हेतुकृत **मोहमदान्ध्कारनैशं** विधाय हि तदोदयते विवेक.

जब अनेकों जन्मों के संचित पुण्यपुड़ का उदय होने से मनुष्य को सत्सड़ मिलता है, तब वह उसके अज्ञानजनित **मोह** और **मद** रूप अन्धकार का नाश करके विवेक उदय होता है. (श्रीमद भागवत पुराण, अधाय-2, श्लोक-76)

2- **महामद** इति ख्यात: शिष्यशाखा समन्वित – नृपश्चैव महादेवं मरूस्थलनिवासिनम्.

महामद शिष्यों की अपने शाखाओं में बहुत प्रसिध्द थे, नृप (राजा) ने मरुस्थल में निवास करने वाले महादेव को नमन किया.

(भविष्य पुराण, प्रतिसर्गपर्व, खण्ड-3, अध्याय-3, श्लोक-6)

3- अयोनि: स वरो मत्त: प्राप्तवान् दैत्यवर्ध्दन – **महामद** इति ख्यात: पैशाच कृति तत्पर.

वह मुझसे वरदान प्राप्त अयोनिज हैं एवं दैत्य समाज की वृध्दि कर रहा है, **महामद** के नाम से प्रसिध्द और पैशाचिक कार्यों के लिए तत्पर है.

(भविष्य पुराण, प्रतिसर्गपर्व, खण्ड-3, अध्याय-3, श्लोक-13)

4- इति श्रुत्वा नृपश्चैव स्वदेशान् पुनरागमत – **महामदश्च** तै सार्ध्दं सिन्धुतीरमुपाययौ.

यह सुनने पर राजा ने स्वदेश को वापस प्रस्थान किया और **महामद** उनके पीछे सिन्धु नदी के तीर (तट) पर आ गया.

(भविष्य पुराण, प्रतिसर्गपर्व, खण्ड-3, अध्याय-3, श्लोक-15)

و ما محمد إلّا رسول. (آل عمران-144)

اور محمد ﷺ (اللہ کے) ایک رسول ہیں.

ما كان محمد أبا أحد من رجالكم و لكن رسول الله و خاتم النبيين.

(الأحزاب-40)

محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں.

و الذین آمنوا و عملوا الصالحات و آمنوا بما نزّل علی محمد و ھو الحق من ربھم . (محمد-2) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر اتارا گیا اور وہی ان کے رب کے پاس سے حق ہے.

محمد رسول الله . (الفتح-29) محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں.

جب آپ ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حمل میں جلوہ فگن تھے، تو آپکی والدہ خواب میں دیکھتی ہیں کہ کوئی آنے والا آیا اور اس نے کہا آپ کے یہاں دونوں جہانوں کا سردار تشریف لانے والا ہے، لہذا جب اس کی ولادت ہو جائے "**فسمّیه محمدا**" تو اس کا نام محمد ﷺ رکھنا. (المواهب اللدنية، ج-1 / ص-120، 124 و الخصائص الكبرى، ج-1 / ص-106، 119 و السيرة النبوية لإبن هشام، ص-76 و دلائل النبوة للبيهقي، ج-1 / ص-111)

(14)-مہابھارت میں ایک عظیم شخص کے جو آٹھ اوصاف ذکر کیے گئے ہیں وہ بھی نبی پاک ﷺ میں کامل طور پر پائے جاتے ہیں.

(प्रज्ञा)بہت زیادہ علم، نبی پاک ﷺ کو بھی خدا کی عطا سے ہر چیز کا علم تھا، آپ نے دنیا میں جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ قیامت تک ہو گا ہر چیز کی خبر دی، آپ کی زبان سے نکلی ہوئی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی.

(कुलीनता)بڑے اونچے خاندان سے تعلق، نبی پاک ﷺ کا تعلق جس خاندان سے تھا اس کو قریش کہتے ہیں اور آپ کے گھرانے کو بنی ہاشم کہتے ہیں، جس کو خانہ کعبہ کی تولیت اور کل عرب پر فضیلت حاصل تھی.

(दम)اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے کی قابلیت، آپ ﷺ نہایت ہی شریف، امین، حلیم، امن پسند،

رحم دل، نرم طبیعت، شفیق، بڑے عاجزی پسند اور بیشمار خوبیوں کے حامل تھے.

(श्रुतं)الہامی بات کو جاننا، آپ ﷺ پر اللہ رب العزت کی جانب سے وحی نازل ہوتی تھی اور آپ اسے سنتے تھے اور اسے دوسروں کو بتاتے تھے.

(पराक्रम)بہت بہادر، طاقتور، آپ ﷺ نہایت ہی طاقتور اور بہادر تھے، آپ کی طاقت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ عرب کا مشہور "رکانہ" نامی پہلوان جو اکیلا دو سو آدمیوں کو مقابلہ میں پچھاڑ دیا کرتا تھا آپ نے اسے دو مرتبہ کشتی میں ہرایا تھا.

(बहुत न बोलना)زیادہ گفتگو نہ کرنا یعنی ضرورت سے زیادہ نہ بولنا، کم بولنا ایک عظیم شخص کی پہچان ہوتی ہے، آپ ﷺ بھی کم گفتگو فرماتے تھے، لیکن جو کچھ بولتے وہ اتنا اثر انداز ہوتا کہ لوگ آپ کی بات کو نہیں بھولتے، یہاں تک کہ لوگ صرف آپ کی بات سن کر ہی دامن اسلام سے وابستہ ہو جاتے تھے.

(दान देना)غریبوں کی صدقات کے ذریعہ مدد کرنا، آپ ﷺ جیسا سخی تو آج تک دنیا میں کوئی پیدا ہی نہیں ہوا، یہاں تک کہ دنیا والے جو کچھ پا رہے ہیں وہ سب میرے نبی کا صدقہ ہے.

(कृतज्ञता) کسی کے احسان کو یاد رکھنا، یوں تو آپ ﷺ کے لوگوں پر بے حساب احسانات ہیں، لیکن اگر کسی نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کوئی بھلائی کی تو آپ نے اس کے احسان کو ہمیشہ یاد رکھا، مدینے والوں نے آپ کا ساتھ دیا تو آپ نے ان کے احسان کو ہمیشہ یاد رکھا.

---

(14) अष्टौ गुणा: पुरीषं दीपयन्ति प्रज्ञा च कौल्यं च दम: श्रुतं च – पराक्रमश्चाबहुभाषिता च दानं यथाशक्ति कृतज्ञता च.
आठ गुण पुरूष की शोभा बढ़ाते हैं- बुध्दि, कुलीनता, दम, शास्त्रज्ञान, पराक्रम,

बहुत न बोलना, यथाशक्ति दान देना और कृतज्ञ होना.
(महाभारत, उद्योगपर्व, अध्याय-35, श्लोक-52)

و علّمك ما لم تكن تعلم و كان فضل الله عليك عظيما. (النساء-113)

اور اللہ نے آپ کو سکھا دیا جو کچھ آپ نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے.

عن عمر رضي الله تعالى عنه قال : قال فينا النبي صلى الله عليه و سلم مقاما، فأخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل أهل الجنة منازلهم و أهل النار منازلهم حفظ ذالك من حفظه و نسيه من نسيه. (صحيح البخاري، ح-3192 / جامع الترمذي، ح-2191)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک مقام پر کھڑے ہو کر ہمارے درمیان وعظ فرمایا اور ابتداء خلق کے بارے میں ہمیں خبر دی، یہاں تک کہ جنت والے اپنی منزلوں میں داخل ہو جائیں گے اور جہنم والے اپنے ٹھکانوں کو پہنچ جائیں گے (وہاں تک کی ساری تفصیل کو آپ نے بیان فرمایا) جسے اس حدیث کو یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھول جانا تھا وہ بھول گیا.

عن حذيفة رضي الله تعالى عنه قال : لقد خطبنا النبي صلى الله عليه و سلم خطبة ما ترك فيها شيئا إلى قيام الساعة إلا ذكره، علمه من علمه و جهله من جهله، إن كنت لا أرى الشيئ قد نسيته فأعرفه كما يعرف الرجل الرجل إذا غاب عنه فرآه فعرفه. (صحيح البخاري، ح-6604 / صحيح مسلم، ح-2891)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کی کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا بیان نہ کیا ہو، جسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا، جب میں ان میں کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح ایک آدمی دوسرے آدمی کو پہچانتا ہے جب وہ غائب ہو جائے تو پھر اسے دیکھ کر پہچان لیتا ہے.

جب لوگوں نے علم مصطفی کی وسعت پر باتیں کیں تو آقا علیہ الصلاۃ، السلام نے فرمادیا "سلوني عما

شئتم" جو چاہتے ہو پوچھ لو. (صحيح البخاري، ح-92، 7291 / صحيح مسلم، ح-2360)

دنیا کا بڑے سے بڑا اہل علم یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ جو چاہتے ہو پوچھ لو، کیونکہ دنیا میں ایسا کوئی سپوت پیدا نہیں ہوا جسے ہر چیز کا علم ہو، اللہ رب العزت نے یہ شرف اپنے محبوب کو ہی بخشا ہے کہ ہر چیز کا علم دے دیا. نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ابتداء خلق سے قیامت تک کی کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا بیان نہ کیا ہو، کائنات کی عرضی پر ایسا کوئی شخص نظر نہیں آئے گا جسے ابتداء خلق سے قیامت تک کے تمام واقعات کا علم ہو، وہ ذات صرف محمد رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ہی کی ہے.

عن واثلة بن الأسقع يقول : سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول : إن الله اصطفى كنانة من ولد إسماعيل، و اصطفى قريشا من كنانة، و اصطفى من قريش بني هاشم، و اصطفاني من بني هاشم.

(صحيح مسلم، ح-2276 / جامع الترمذي، ح-3605، 3606)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالی نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں کنانہ کو فضیلت دی، اور کنانہ میں قریش کو فضیلت دی، اور قریش میں بنی ہاشم کو فضیلت دی، اور بنی ہاشم میں سب سے زیادہ مجھے فضیلت عطا کی.

و إنك لعلى خلق عظيم. (القلم-4)

اور اے محبوب مکرم بیشک آپ بڑے اخلاق پر ہیں، یعنی آپ کا اخلاق خلق عظیم سے بھی اعلی تر ہے.

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال : إنما بعثت لأتمم صالح الأخلاق و في رواية مكارم الأخلاق.

(مسند أحمد بن حنبل، ح-8939/ الأدب المفرد، ح-273 / المستدرك للحاكم، ح-4221)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا بیشک میں اعلی اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں.

(صالح الأخلاق، مكارم الأخلاق) سے مراد خواہ وہ خلق صدق ہو، خلق صبر ہو، خلق حیاء ہو، خلق احسان ہو، خلق امانت داری ہو، خلق دیانت داری ہو، خلق وفائے عہد ہو، خلق شکر ہو، خلق عفو ہو، خلق ایثار ہو، خلق عدل وانصاف ہو، خلق تواضع انکساری ہو، خلق حلم وبردباری ہو، خلق رحم ومہربانی ہو، خلق سخاوت وجود وکرم ہو، خلق شجاعت وبہادری ہو، خلق حق گوئی اور صاف گوئی ہو، خلق اعتدال وتوازن ہو اور خلق رفق ونرمی ہو سب ہیں، یہ تمام اخلاق رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بدرجہ اتم پروان چڑے ہوئے تھے.

وما ینطق عن الھوی. إن ھو إلّا وحي یوحی. (النجم-3، 4)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، ان کی بات تو وحی الٰہی ہوتی ہے جو انھیں کی جاتی ہے.

عن عائشة رضي الله تعالى عنها : أن الحارث بن هشام سأل النبي صلى الله عليه و سلم كيف يأتيك الوحي؟ قال : كل ذالك، يأتيني الملك أحيانا في مثل صلصلة الجرس، فيفصم عني و قد وعيت ما قال، و هو أشد عليّ، و يتمثل لي الملك أحيانا رجلا فيكلمني، فأعي ما يقول.

(صحيح البخاري، ح-2، 3215 / صحيح مسلم، ح-2333 / جامع الترمذي، ح-3634 / سنن النسائي، ح-933، 934)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بیان کیا کہ حارث بن ہشام رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے؟ آپ نے فرمایا کئی طرح سے آتی ہے، کبھی وحی گھنٹی کی آواز کی طرح فرشتہ میرے پاس لے کر حاضر ہوتا ہے، جب وحی ختم ہو جاتی ہے تو فرشتہ نے جو کچھ نازل کیا ہوتا ہے میں اسے پوری طرح یاد کر چکا ہوتا ہوں، وحی اترنے کی یہ صورت میرے لئے بہت دشوار ہوتی ہے، کبھی فرشتہ میرے سامنے ایک آدمی کی صورت میں آکر مجھ سے کلام کرنے لگتا ہے، اور جو کچھ کہہ جاتا ہے میں اسے پوری طرح یاد کرلیتا ہوں.

عن عبادة بن الصامت قال : كان النبي صلى الله عليه و سلم إذا أنزل عليه

الوحي نكس رأسه، و نكس أصحابه رؤسهم فلما أتلي عنه رفع رأسه.
(صحيح مسلم، ح-2335 / صحيح الجامع الصغير، ح-4686)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ اپنا سر کو نیچے کر لیتے اور آپ کے صحابہ کرام بھی اپنے سر نیچے کر لیتے، پھر جب وحی ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھا لیتے.

عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه يقول : كان النبي صلى الله عليه و سلم إذا أنزل عليه الوحي سمع عند وجهه كدوي النحل.
(جامع الترمذي، ح-3173 / مسند أحمد بن حنبل، ح-223 / المستدرك للحاكم، ح-1961)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کے چہرے کے پاس شہد کی مکھی کی طرح گنگناہٹ محسوس ہوتی.

و كان ركانة بن عبد يزيد بن هاشم بن المطلب ابن عبد مناف أشد قريشا فخلا يوما برسول الله صلى الله عليه و سلم في بعض شعاب مكة، فقال له رسول الله صلى الله عليه و سلم : يا ركانة ألا تتقي الله و تقبل ما أدعوك إليه ؟ قال : إني لو أعلم أن الذي تقول حق لاتبعتك، فقال له رسول الله صلى الله عليه و سلم : أ فرأيت إن صرعتك، أ تعلم أن ما اقول حق ؟ قال : نعم، قال : فقم حتى أصارعك، قال : فقام ركانة إليه فصارعه، فلما بطش به رسول الله صلى الله عليه و سلم أضجعه لا يملك من نفسه شيئا ثم قال : عد يا محمد فعاد فصرعه، فقال : يا محمد و الله إن هذا للعجب ! أ تصرعني ؟ قال : و أعجب من ذالك إن شئت أريكه إن اتقيت الله و اتبعت أمري، قال : وما هو ؟ قال : أدعو لك هذه الشجرة التي ترى فتأتيني، قال : فادعها فدعاها فأقبلت حتى وقفت بين يدي رسول الله صلى الله عليه و سلم فقال لها إرجعي إلى مكانك فرجعت إلى مكانها.
(البداية والنهاية، ج-3 / ص-332 و الروض الأنف، ج-3 / ص-372، 373 و السيرة النبوية لإبن هشام، ص-179، 180)

رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف قریش میں سب سے قوی و طاقتور سمجھا جاتا تھا، ایک دن وہ

رسول اللہ ﷺ کے پاس مکہ کی کسی پہاڑی گھاٹی میں جا پہنچا اسے دیکھ کر آپ نے فرمایا: اے رکانہ! کیا تم اللہ کا خوف نہیں رکھو گے اور وہ بات قبول نہ کرو گے جس کی میں تمہیں دعوت دیتا ہوں؟

اس نے کہا میں اس وقت تک ایسا نہیں کروں گا جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ آپ کی بات سچی ہے.

تو آپ نے فرمایا اگر اس کا تمہیں ثبوت مل جائے تو؟ اگر میں تجھے پچھاڑ دوں تو تم مان لو گے کہ میری بات سچی ہے.

رکانہ نے کہا ہاں.

آپ نے فرمایا اچھا تم میرے سامنے آکر کھڑے ہو، جب وہ سامنے آیا تو آپ نے اسے اٹھا کر زمین پر ایسا پٹخا کہ اس نے لاکھ زور لگایا مگر اپنی جگہ سے ہل نہ سکا، پھر کھڑا ہو کر بولا ایک بار ایسا کر کے اور دکھایئے.

چنانچہ آپ نے دوبارا اسے مقابلہ میں ہرا دیا، پھر وہ اٹھ کر بولا اے محمد یہ تو بڑی عجیب و غریب بات ہے، کہ آپ نے مجھے مقابلہ میں ہرا دیا، آپ نے فرمایا اس سے بھی عجیب و غریب چیز دکھاؤں اگر تو خدا سے ڈرنے لگے اور میری اتباع کرنے لگے، اس نے کہا اس بھی عجیب چیز کیا ہے؟

آپ نے فرمایا یہ جو سامنے درخت نظر آرہا ہے اسے اپنے پاس بلا کر دکھاؤں، اس نے کہا بلا کر دکھایئے، تو آپ نے اس درخت کو بلایا تو وہ خود بخود اپنی جگہ سے چل کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا، پھر آقا علیہ الصلاۃ و السلام نے اس درخت کو حکم دیا کہ اپنی جگہ چلے جاؤ تو وہ اپنی جگہ جا کر اپنے حال پر قائم ہو گیا.

نبی کریم ﷺ نے خندق کھودتے وقت ایک بڑی چٹان آڑے آئی تو آپ ﷺ نے اکیلے ہی اس چٹان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جو کئی صحابہ کرام سے نہیں ٹوٹ رہی تھی.

عن سماك قال : قلت لجابر بن سمرة : أ كنت تجالس رسول الله صلى الله عليه و سلم ؟ قال : نعم، كان طويل الصمت، قليل الضحك.

(مسند أحمد بن حنبل، ح-21095 / المعجم الأوسط، ح-7031 / صحيح الجامع الصغير، ح-4822 / مسند

(الطيالسي، ح-808)

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ کیا تمہیں کبھی رسول اللہ ﷺ کی مجلس نصیب ہوئی؟ انھوں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ خاموش زیادہ رہتے تھے اور ہنستے کم تھے.

عن عبد الله بن عمرو قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم من صمت نجا. (جامع الترمذي، 2501 / مسند أحمد بن حنبل، ح-6481، 6654 / شعب الإيمان، ح-4629)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا.

عن عمران بن حصين، أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال : مقام الرجل بالصمت أفضل من عبادة ستين سنة. (مشكاة المصابيح، 4865 / شعب الإيمان، ح-4602)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کی خاموشی کا مقام ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے.

عن عبد الله بن عباس قال : كان رسول الله صلى الله عليه و سلم أجود الناس و كان أجود ما يكون في رمضان حين يلقاه جبريل، و كان يلقاه في كل ليلة من رمضان فيدارسه القرآن، فلرسول الله صلى الله عليه و سلم أجود بالخير من الريح المرسلة. (صحيح البخاري، ح-6 / صحيح مسلم، ح-2308)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے، اور رمضان میں جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو بہت ہی زیادہ جود و کرم فرماتے، حضرت جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دورہ کرتے، غرض کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ جود و کرم فرمایا کرتے تھے.

عن انس، أن رجلا سأل النبي صلى الله عليه و سلم غنما بين جبلين، فأعطاه إياه، فأتى قومه فقال : أي قوم ! أسلموا فوالله إن محمدا ليعطى عطاء ما يخاف الفقر.

(صحيح مسلم، ح-2312 / مسند أحمد بن حنبل، ح-12821، 13766، 14074)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی پاک ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بھی بکریاں تھیں مانگ لیں، آپ نے اسے عطا فرمادیں، پھر وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا اے میری قوم! اسلام لے آؤ، خدا کی قسم! حضرت محمد ﷺ تو اتنا دیتے ہیں کہ پھر غربت کا ڈر نہیں رہتا.

عن جابر بن عبد الله قال : ما سئل رسول الله صلى الله عليه و سلم شيئا قط فقال : لا. (صحيح البخاري، ح-6034 / صحيح مسلم، ح-2311)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ نے نہ کہا ہو.

هل جزاء الإحسان إلّا الإحسان. (الرحمن-60)

احسان کا بدلہ صرف احسان ہے.

و أحسن كما أحسن الله إليك. (القصص-77)

اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا.

جب اللہ رب العزت نے فرمادیا کہ احسان کا بدلہ احسان ہے تو اس پر آقا علیہ الصلاۃ والسلام سے بڑھ کر کون عمل پیرا ہو سکتا ہے؟ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق قرآن ہے، یہ جو کچھ قرآن میں بیان ہوا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق ہی ہے.

والسّابقون الأولون من المهاجرين و الأنصار والذين اتبعواهم بإحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه وأعدّ لهم جنات تجري تحتها الأنهار خالدين فيها أبدا ذالك

الفوز العظيم . (التوبة-100)

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر وانصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے.

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه و سلم قال : لو أن الأنصار سلكوا واديا أو شعبا لسلكت في وادي الأنصار، ولو لا الهجرة لكنت امرأ من الأنصار.

(صحيح البخاري، ح-3779، 7244 / السنن الكبرى للنسائي، ح-8261)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: انصار جس نالے یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انھیں کے نالے میں چلوں گا،اور اگر میں ہجرت نہ کرتا تو میں انصار کا ایک فرد ہونا پسند کرتا.

قال النبي : والذي نفسي بيده، إنكم أحب الناس إليّ، مرتين أو ثلاث مرار.

(صحيح البخاري، ح-3786، / صحيح مسلم، ح-2508)

نبی پاک ﷺ نے (انصار کے حق میں) فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، بیشک تم لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو، آپ نے یہ جملہ دو یا تین مرتبہ فرمایا.

(15)-اپنیشد میں بھی حضرت محمد ﷺ اور اسلام کے بارے میں کہیں کہیں ذکر ملتا ہے، ہم یہاں "اللہ اپنیشد" (अल्लोपनिषद)کے شلوک ذکر کر دیتے ہیں جو حضرت محمد ﷺ اور اسلام کی حقانیت پر دال ہیں، اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا.

اسی طرح شویتیشوتر اپنیشد (श्वेताश्वतर उपनिषद्) میں وہی بات کہی گئی ہے جو سورۂ اخلاص کا مفہوم ہے.

(15) 1- अस्माल्लां इल्ले मित्रावरुणा दिव्यानि भत्ते, इल्लल्ले वरुणो राजा

पुनर्द्दुः हमा मित्रो इल्लां इल्लल्ले इल्लां वरुणो मित्रस्तेजस्कामः.

उस देवता का नाम अल्लाह है, वह एक है, मित्रा वरुण आदि उसकी विशेषताएँ हैं, वास्तव में अल्लाह वरुण है **जो तमाम सुष्टि का बादशाह** है,

मित्रो ! **उस अल्लाह को अपना पूज्य समझो वह वरुण है**, और एक दोस्त की तरह वह सब लोगों के काम सँवारता है.

होतारमिन्द्रो होतारमिन्द्र महासुरिन्द्राः अल्लो ज्येष्ठं परमं पूर्ण ब्राह्मणं अल्लाम्.

वह इन्द्र है श्रेष्ठ इन्द्र, अल्लाह सबसे बड़ा, सबसे बहतर, सबसे ज्यादा पूर्ण और सबसे ज्यादा पवित्र है.

अल्लोरसूलमहामदरकूरस्य अल्लो अल्लाम्.

मोहम्मद (सल्ल0) अल्लाह के रसूल हैं, अल्लाह आदि, अंत और सारे संसार का पालनहार है.

आदल्लाबूकमेककम् अल्लाबूक निखातकम्.

सब अच्छे काम अल्लाह के लिए ही हैं.

अल्लो यज्ञेन हुतहुत्वा अल्ला सूर्य्यचन्द्रसर्वनक्षत्राः.

वास्तव में अल्लाह ही ने सूर्य, चन्द्रमा एवं सितारों को पैदा किया.

अल्ला ऋषीणां सर्वदिव्या इन्द्राय पूर्व माया परममन्तरिक्षाः.

अल्लाह ही ने सारे ऋषि भेजे और आकाश को पैदा किया.

अल्ल पृथिव्या अन्तरिक्षं विश्वरूपम्.

अल्लाह ने प्रथ्वी अंतरिक्ष और पूरे विश्व को बनाया.

इल्लां कबर इल्लां कबर इल्लां इल्लल्लेति इल्लल्लाः.

अल्लाह श्रेष्ठ है, अल्लाह श्रेष्ठ है, उसके सिवा कोइ पूज्य नहीं.

ओम् अल्लाइल्लल्ला अनादिस्वरूपाय अथर्वणाश्यामा हुं ह्मीं

जनानपशूनसिध्दान् जलचरान् अदृष्टं कुरू कुरू फट्.
ऐ पुजारी कह दे अल्लाह के सिवा कोइ पूज्य नहीं, अल्लाह अनादि से है, वह सारे विश्व का पालनहार है, वह सब बुराइयों और मुसीबतों को दूर करने वाला है.
असुरसंहारिणी हुं ह्रीं **अल्लोरसूलमहामदर**कूरस्य अल्लो अल्लाम् इल्लल्लेति इल्लल्ला:.
मोहम्मद (सल्ल0) उस अल्लाह के रसूल हैं जो इस संसार का पालनहार है, अत घोषणा करो कि अल्लाह एक है और उसके सिवा कोइ पूज्य नहीं.
(अल्लोपनिषद, श्लोक-1 to10)

2- एको देव: सर्वभूतेपु गूढ: सर्वव्यापी सर्वभूतान्तरात्मा – कर्माद्यियक्ष: सर्वभूताद्यिवास: साक्षी चेता केवलो निर्गुणश्च.
कह दो कि ईश्वर एक है बाकी सब उसी के आश्रय है, **न वह कभी जन्म लेता है और न किसी को जनता है, उसके जोड़ का कोई दूसरा नही है**, परमेश्वर एक है सभी प्राणियों में व्याप्त है, सभी कर्मों का अध्यक्ष है, सभी के ऊपर है सभी का साक्षी है, सब कुछ जानता है और निगुर्ण है.
(श्वेताश्वतर उपनिषद्, अध्याय-6, मन्त्र-11)

3- अग्ने नय सुपथा राये अस्मान्विश्वानि देव वयुनानि विद्वान् – युयोध्य स्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठां ते नमउक्तिं विधेम.
दिव्य गुणों से युक्त हे **अग्निदेव** आप सम्पूर्ण मार्गों (ज्ञान) को जानते हुए हम याजकों को यज्ञ फल प्राप्त करने के लिए **सन्मार्ग पर ले चलें**, हमें कुटिल आचरण करने वाले शत्रुओं तथा पापों से मुक्त करें हम आपके लिए स्तोत्र एवं नमस्कारों का विधान करते हैं.
(ऋग्वेद संहिता, प्रथमं मण्डलम्, सूक्त-189, मन्त्र-1)

"محمد رسول الله". (الفتح-29) حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، یہ کلمہ کا جزء ہے جسے مانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا، اور قرآن مجید کی ایک آیت کا حصہ بھی ہے.

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بني الإسلام على خمس شهادة أن لا إله إلا الله، و أن محمدا رسول الله إلخ.

(صحيح البخاري، ح-8 / صحيح مسلم، ح-16، 17 / جامع الترمذي، ح-2609)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں الخ.

الحمد لله رب العالمين. الرحمن الرحيم. مالك يوم الدين. إياك نعبد و إياك نستعين. إهدنا الصراط المستقيم. (سورة الفاتحة-2-6)

تمام خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے، بہت مہربان رحمت والا، روز جزا کا مالک، ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہم کو سیدھا راستہ چلا.

قل هو الله أحد. الله الصمد. لم يلد و لم يولد. و لم يكن له كفوا أحد. (سورة الإخلاص)

تم فرماؤ وہ اللہ ہے ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی.

آخر میں بس اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں اسلام میں جو مقام و مرتبہ نبیوں اور رسولوں کا ہے وہی ہندو دھرم میں اوتاروں کا ہے، مسلمان حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں اور ہندو کلکی اوتار کو آخری اوتار مانتے ہیں. اگر کلکی اوتار کی خصوصیات کو دیکھا جائے اور حضرت محمد ﷺ کی زندگی کو پڑھا جائے تو اکثر باتیں یکساں ملیں گی، تو یہ ممکن ہے کہ حضرت محمد ﷺ ہی کلکی اوتار اور انتم رشی کے روپ میں جنم لئے ہوں.

اگر ہندو لوگ یہ سوچ رہے ہوں کہ اوتار کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہندوستان ہی میں جنم لے تو یہ غلط فہمی ہے، کیونکہ ساری کائنات اس خدا کی ہے جس نے اس دنیا کو وجود بخشا، وہ کہیں بھی کسی بھی ملک میں اپنے اوتار کو بھیج سکتا ہے.

حضرت محمد ﷺ صرف مسلمانوں ہی کے نبی نہیں بلکہ انسانوں جنات اور جمیع خلائق کے نبی ہیں، آپ کی نبوت ورسالت کا دائرہ صرف کسی ملک یا قوم تک محدود نہیں بلکہ ہر شخص آپ کا امتی ہے، وہ لوگ جنھوں نے آپ کی نبوت ورسالت کو مان لیا اور آپ کی غلامی اختیار کر لی وہ امت اجابت کہلائے اور جنھیں آپ کی غلامی کا شرف نصیب نہ ہوا وہ امت دعوت کہلائے، لہذا ہر شخص آپ کا امتی ہوا.

آپ ﷺ کی شریعت پچھلی تمام شریعتوں کی جامع ہے، اور قرآن مجید تمام کتب وصحائف کا خلاصہ، اب صبح قیامت تک آپ ہی کی نبوت ورسالت کا سکّہ چلے گا اور صبح قیامت بھی آپ ہی کی نبوت ورسالت کا سورج طلوع ہو گا.

تم بحمد اللہ و منتہ